بمعونِ صناعِ مکین و مکان و فضلِ خلاقِ زمین و زمان
تحفۃ الزوجین
بمطبع منشی نولکشور واقع کانپور مزین بہ طبع ہوئی

التماس

اس مطبع مین ہر علم وفن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے اور فہرست اوسکی ہر ایک شائق کو چھاپے خانے سے مل سکتی ہے جسکے معائنہ وملاحظہ سے شائقان اصلی حالت کتب معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ سادہ مین کتب متفرقات دینیہ اردو درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اوس فن کی اور بھی کتب موجود کارخانہ سے قدر دانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

کتب متفرقات دینیہ اردو

شمیمۂ احمدی۔ سراپاے رسول کا بیان از جمال الدین حسین خان۔

مثنوی زائر۔ دعوت کرنا اسلام کا قبائل قریش کو از نواب شیر علیخان۔

دوازدہ مجلس مسمی بہ ریاض الازہار از مولوی محمد قمر الدین گوپامئوی۔

اسرار کربلا۔ از منشی ظہیر الدین بلگرامی۔

چہاردہ مجلس مسمی بہ تاریخ الائمہ بنا بر روایات مذہب امامیہ از سید وزیر حسن سب جج راے بریلی۔

دہ مجلس منظوم شعر کربلا علی الترتیب چودہ مجلس ہین۔

دہ مجلس مخزن۔ مصائب کربلا از حکیم نصر اللہ خان وصال تخلص۔

چہل مجلس مسمی بہ ذائقہ ماتم۔ از سید وزیر حسن رضوی مشہدی اثنا عشری۔

دہ مجلس نثر مسمی بہ عین البکا مع رسالۂ شط غرا۔ مشہور بہ چہل مجلس تصنیف نواب سید عطاء اللہ صاحب

جواب السائلین۔ مؤلفہ مولوی لعل محمد۔

مہر نبوت۔ از نواب محمد مردان علیخان نظام مرحوم۔

رموز القرآن۔ اوقاف قرآن کا بیان از محمد حسین علی ہانفی۔

آثار محشر۔ منظوم ذکر علامات قیامت۔

صبح کا ستارہ۔ حالات قیامت وبہشت ودوزخ از مولوی غیاث علی۔

قیامت نامہ بہشت نامہ۔ از مولوی فیاض الحق۔

آثار قیامت۔

قیامت نامہ مسمی بہ آئینہ نشور۔ از مولوی شمس الدین احمد بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ بارہ بنکی۔

تحفۂ درود ملقب بہ خیر الکلام۔ از مولوی منظور احمد۔

رسالۂ کسب الانبیاء۔ از مولوی ظہور الحق۔

مجموعۂ توشۂ عقبے۔ درود وظائف اسمای الٰہی واسماے رسالت پناہی۔

مجموعۂ نو دو نہ نام باریتعالی شامل چھہ رسالہ (۱) دعاے مغنی (۲) قصیدۂ بردہ (۳) قصیدۂ بانت سعاد (۴) قصیدۂ غوثیہ (۵) دعاے سریانی (۶) قصیدۂ حضرت اویس قرنی

بمعہ صنائع مکین و مکان فضل خلاصۂ زمین و زمان
تحفۃ الزوجین
مطبع منشی نول کشور واقع کانپور میں [illegible] مرتبہ طبع ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی ارشدنا بکلامہ العظیم یا ایہا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم
من نفس واحدۃ وخلق منہا زوجہا وبث منہما رجالا کثیرا ونساء والصلوۃ
والسلام علی سیدنا محمد المبعوث لبطیر اونذیرا وعلی الہ الاطہار واصحابہ الابرار
کلما ذکرہ الذاکرون وکلما غفل عن ذکرہ الغافلون بعد اسکے عرض کرتا ہے بندہ مسکین
محمد قطب الدین بن محمد محی الدین شاہجہان آبادی تلمیذ بے تمیز شہرۂ آفاق مولانا محمد اسحق صاحب
رحمہ اللہ کا غفر اللہ لہ ولوالدیہ ولاستاذہ ولجمیع المؤمنین والمؤمنات ووقاہم
اللہ عن سیئات الدنیا والآخرۃ کہ ان دنون مین کہ مہینہ شعبان ۱۲۶۱ سنہ ہجری کا ہی فرمایش
کی میرے محب صادق برادر دینی مجمع الحسنات خواجہ ضیاء الدین احمد صاحب نے حفظہ اللہ تعالی عن
آفات الدین کہ اگر ایک رسالہ حقوق میان بیوی کے مین کہ متضمن ہو شادی غمی کی رسمون قبیحہ کو
اور قبر وغیرہ کو تالیف کیا جاوی تو بہت مناسب ہے کہ اکثر مرد و عورت حقوق آپس مین مقصور کرتے ہین

اور طرح بطرح کے منہیات کے مرتکب ہوتے ہین یہ پیچمدان اگرچہ عدیم الفرصت تھا لیکن بنظر نفع اور فلاح
مسلمین کے قصد کرنیوالا اسکے لکھنے کا ہوا اور اوسکو اوپر ایک مقدمہ اور دو باب اور ایک خاتمہ کے
روایات صحیحہ سے مرتب کیا مقدمہ مین بیان وفائدہ ہے اتباع احکام خدا اور رسول کا اور بیان ہے تقوی
اور شرک کا اور برائی اچھا اور سبک جاننے گناہونکا اور ایک باب مین حقوق خاوند کے کہ بیوی پر ہین اور
دوسرے باب مین حقوق بیوی کے کہ خاوند پر ہین اور اسی ضمن مین شادی غمی کی بری رسمین وغیر ذلک مذکور
ہین اور خاتمہ مین ایک خطبہ مشتمل اوپر احادیث صحیحہ اور نافعہ کے اور اسکا نام تحفۃ الزوجین رکھا ہر مسلمان
کو چاہیے کہ اسکو اپنا دستور العمل بناکر مستحق فلاح دارین حاصل ہو اللّٰہم وفقنا لصالح الاعمال وجنبنا وحفظنا
عن اقوال حشو والآثام۔ مقدمہ جاننا چاہیے ہر مسلمان مرد وعورت کو کہ ہر امر مین فرمانبرداری کرے
اللہ اور رسول کی اور دوست رکھے اللہ اور رسول کو اور اونکے احکام کو اور بچے گناہون سے
اور اچھا اور ہلکا نہ جانے گناہون کو فرماتا ہے اللہ تعالی یا ایہا الذین امنوا اطیعوا اللہ واطیعوا
الرسول واولی الامر منکم فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ والرسول ان کنتم
تؤمنون باللہ والیوم الآخر ذلک خیر واحسن تاویلا ۔ یعنے ای ایمان والو فرمانبرداری
کرو اللہ تعالی کی اور فرمانبرداری کرو رسول کی اور انکی کہ صاحب حکم کے ہین تم مین سے یعنے حاکم اور
علما اور خاوند وغیرہم بشرطیکہ خلاف شرع حکم نکرین پس اگر خلاف کرو تم کسی چیز مین تو پھیرو تم اسکو
طرف اللہ کے یعنی کتاب وکی کے اور طرف رسول اسکے کے یعنی انکی زندگانی مین اور بعد انکی سنت
کیطرف اگر ایمان رکھتے ہو تم ساتھ اللہ کے اور دن آخرت کے یہ بہتر ہے اور بہت خوب از روے
انجام کار کے اور فرمایا قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ یعنی کہہ ای محمد اگر دوست رکھتے
ہو تم اللہ کو تو پیروی کرو میری دوست رکھیگا تمکو اللہ تعالی اور فرمایا فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک
فیما شجر بینہم ثم لا یجدوا فی انفسہم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما ۔

یعنی قسم ہی تیرے رب کی نہین مومن ہوئینگے لوگ یہانتک کہ حکم نہ دین تجھکو بیچ اُس چیز کے کہ اختلاف کرین
آپسمین پھر نہ پاوین اپنے دلون مین تنگی اُس چیز سے کہ حکم کرے تو اور تابعدار ہون تیرے حکم کے تابعدار
ہونا اور فرمایا ہے وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ
النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ یعنی اور جو نکہ فرمانبرداری کرتے ہین اللہ کی
اور رسول کی پس وہ لوگ ساتھ اونکے ہونگے کہ انعام کیا ہی اللہ نے اُنپر کہ وہ نبی ہین اور صدیق اور
شہدا اور صالحین اور فرمایا ہی وَمَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ یعنی اور جو کوئی اطاعت کرتا ہے
رسول کی پس تحقیق اطاعت کی اوسنے اللہ کی اور فرمایا يَوْمَئِذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ
لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ یعنی دن قیامت کے دوست رکھینگے وہ لوگ کہ کفر کیا ہی انہون نے
اور نافرمانی کی ہے رسول کی یہ کہ برابر کیجاوے ساتھ اونکے زمین یعنی ہوجاوین مٹی مانند زمین کے
بسبب شدت ہول اور سختی کے جیسے کہ اور آیہ مین ہے يَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِىْ كُنْتُ تُرٰبًا یعنی کہیگا
کافر ای کاش کہ ہوجاتا مین مٹی انتہی اور فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے كُلُّ اُمَّتِيْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ
اِلَّا مَنْ اَبٰى قِيْلَ وَمَنْ اَبٰى قَالَ مَنْ اَطَاعَنِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ اَبٰى یعنی سب امت
میری داخل ہوگی جنت مین مگر جسنے انکار کیا عرض کیا گیا کہ کسنے انکار کیا فرمایا کہ جسنے
اطاعت کی میری داخل ہوا جنت مین اور جسنے نافرمانی کی میری پس تحقیق انکار کیا اور فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِّمَا جِئْتُ بِهٖ یعنی نہین
پورا مومن ہوتا ایک تمہارا یہانتک کہ ہو خواہش اوسکی تابع واسطے اُس چیز کے کہ لایا مین اُسکو یعنی
دین اسلام اور شریعت اور روایت ہی انس سے کہ کہا مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
يَا بُنَيَّ اِنْ قَدَرْتَ اَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِيَ وَلَيْسَ فِيْ قَلْبِكَ غِشٌّ لِاَحَدٍ فَافْعَلْ ثُمَّ قَالَ يَا بُنَيَّ وَذٰلِكَ
مِنْ سُنَّتِيْ وَمَنْ اَحَبَّ سُنَّتِيْ فَقَدْ اَحَبَّنِيْ وَمَنْ اَحَبَّنِيْ كَانَ مَعِيْ فِي الْجَنَّةِ یعنی اے

چھوٹے سے بیٹے میرے اگر قدرت رکھے تو یہ کہ صبح کرے تو اور شام کرے تو اس حال مین کہ نہو تیرے دلمین کدورت و نفاق کسی کیطرف سے تو کر پھر فرمایا ای بیٹے میرے اور یہ صاف رہنا میری سنت ہی اور جسنے دوست رکھی سنت میری پس تحقیق دوست رکھا مجھکو اور جسنے دوست رکھا مجھکو ہوگا ساتھ میرے جنت مین اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ[1] یعنی نہین پورا مومن ہوتا ایک تمھارا یہانتک کہ ہوؤن مین بہت دوست طرف اسکے باپ اسکے سے اور فرزند اسکے سے اور سب لوگون سے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مَنْ اَکَلَ طَیِّبًا وَعَمِلَ فِیْ سُنَّۃٍ وَاَمِنَ النَّاسُ بَوَائِقَہٗ دَخَلَ الْجَنَّۃَ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ ھٰذَا الْیَوْمَ لَکَثِیْرٌ فِی النَّاسِ قَالَ وَسَیَکُوْنُ فِیْ قُرُوْنٍ مِّنْ بَعْدِیْ[2] یعنی جسنے کھایا حلال اور عمل کیا موافق سنت کے اور امن مین رہے لوگ ہلاکت و آفت اسکی سے داخل ہوگا جنت مین یعنی پہلی جماعت کے ساتھ پس عرض کیا ایک شخص نے کہ یا رسول اللہ تحقیق یہ کام آجکے دن یعنی ہمارے زمانہ مین بہت ہے لوگون مین یعنی بعد اسکے کیا حال ہوگا فرمایا ہان اس زمانے مین تو بہت ہے اور قریب ہے کہ ہوگا ان لوگون مین کہ بعد میرے پیدا ہونگے یعنی منقطع نہین ہونے کی خیر امت میری سے بالکل اگرچہ تفاوت ہو قلت و کثرت کا اور آخیر زمانہ مین بھی لوگ متقی ہونگے اور فرماتا ہی اللہ جل شانہ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ یعنے ای ایمان والو ڈرو اور بچو اللہ کے گناہون سے اور چاہیے کہ دیکھے ہر نفس اس چیز کو کہ آگے بھیجا ہی کل آنے والی کے لیے یعنے روز قیامت کے لیے اور ڈرو اللہ سے بلاشک اللہ خبردار ہی ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم اور فرمایا وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ الآیۃ یعنے جو کوئی ڈرے اللہ سے پیدا کرتا ہے اللہ اسکے لیے راہ خلاصی کی یعنی سختی دنیا اور آخرت سے اور رزق دیتا ہے اسکو اس جگہ سے کہ گمان نہین کرتا آخر آیۃ تک حق آیا ہے حدیث شریف مین کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ

[1] متفق علیہ
[2] رواہ الترمذی

علیہ وآلہ وسلم نے کہ مین جانتا ہون ایک آیہ کہ اگر عمل کرین اُسپر لوگ تو کفایت کرے اُنکو وآیۃ
یہ ہی ومن یتق اللہ الخ انتہی حضرت شیخ عبد الحق رحمہ نے اُسکی شرح مین لکھا ہی کہ یعنی اگر عمل کرین
لوگ اُسپر یعنی تقوی کرین تو البتہ کفایت کرے اُنکو طلب رزق سے اور رنج اُٹھانے سے بیچ اسباب
اُسکے کے کہا ہی بعض مشائخ نے کہ ہر قوم کے لیے ایک حرفہ ہی اور حرفہ ہمارا تقوی اور توکل ہے انتہی
اور کتاب منعنی المطالب لبنی المطالب مین لکھا ہی کہ اصل اور عمدہ تمہید اسباب دفع شر نفس کا تقوی ہی اور
تمام خیر وسعادت دارین کی تقوی کے نیچے رکھی ہین اس جہت سے کہ مدار عبادت کا کہ موجب سعادت
کی ہی تین چیزون پر ہے ایک تو توفیق آلہی بندیکو عمل پر اور دوسرے اصلاح تقصیر عمل کی تاتمام عمل اور
تیسرے قبول کرنا حق تعالی کا عمل کو اور دینا تینون چیزونکا حق تعالی کیطرف سے وعدہ کیا گیا ہے
تقوی پر جو کوئی تقوی اختیار کرے البتہ ان چیزون مذکور کو پہونچے اور پہونچنا انکو البتہ موجب
سعادت دارین کا ہے اور وعدہ عطا کرنے ان تینون چیزون کا قرآن مین موجود ہے کہ فرمایا
اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ یعنے توفیق اور مدد خدا کی ساتھ متقیون کے ہے اور فرمایا یَااَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا
اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا یُّصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ یعنے اے ایمان والو ڈرو خدا سے اور کہو
بات محکم اصلاح کریگا یعنے سنوار دیگا خدا عمل تمہارے اور فرمایا اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ
یعنی قبول نہین کرتا خدا عمل کو مگر متقیون سے اور بہت چیزین خیر دین ودنیا کی مربوط ساتھ تقوی
کے کی ہین جیسے کہ فرمایا اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا یَضُرُّکُمْ کَیْدُھُمْ شَیْئًا یعنی اگر صبر کرو اور تقوی
کرو نہین ضرر کریگا تمکو مکر کفار کا کچھ اور فرمایا وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ آخر تک جو کہ اوپر ابھی مذکور ہوئی اور فرمایا
وَاتَّقُوْہُ وَاَطِیْعُوْنِ یَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ یعنے ڈرو اللہ سے اور اطاعت کرو میری بخشیگا اللہ تمہارے
لیے گناہ تمہارے اور فرمایا وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ یعنے اللہ دوست رکھتا ہے متقیون کو
اور فرمایا اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ لَھُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ یعنے جو لوگ

کہ ایمان لائے اور رہے وہ تقوی کرتے انکے لیے خوشخبری زندگانی دنیا مین اور آخرت مین اور
اسی لیے متقی بزرگتر سب سے ہوا کہ فرمایا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰکُمْ یعنی بلاشبہہ بزرگتر تمہارا نزدیک
اللہ کے بڑا پرہیزگار تمہارا ہی اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کچھ خوش نہین آتا تھا
دنیا مین سوے مانند متقی کے اور توریت مین آیا ہی اے فرزند آدم کے تقوی کر اور جہان چاہیے تو سو اور فرمایا
خدا یتعالے نے وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِیْنَ غَیْرَ بَعِیْدٍ یعنے قریب کی گئی جنت واسطے متقیون کے
نہ دور پس محافظت مکروہون سے اور فراخی رزق کی اور مغفرت گناہونکی اور دوستی خدا یتعالے کی
اور بشارت خیر دنیا اور آخرت کی اور نزدیکی بہشت کی اور اکرام نزدیک خدا یتعالے کے وغیر ذلک
وعدے کیے گئے تقوی پر ہین کہ متقی کو یہ سب چیزین نصیب ہوتی ہین جیسے کہ آیات سابقہ مین مذکور ہوئین
اور معنی تقوی کے پاک کرنا دل کا ہی سب گناہون سے اور ڈرنا اور ہیبت رکھنی خدا یتعالے سے
اور اطاعت و عبادت کرنی اور یہ تینون معنی آیتون سے سمجھے جاتے ہین اور مراتب تقوی کے تین ہین
تقوی شرک سے اور تقوی بدعت سے اور تقوی معاصی فرعیہ سے جیسے کہ اس آیہ مین مذکور ہین
لَیْسَ عَلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِیْمَا طَعِمُوْا الآخ اور تقوی یعنی اجتناب کرنیکے
فضول حلال سے بھی حدیث مشہور سے ظاہر ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے متقیونکو اس
سبب سے متقی کہتے ہین کہ ترک کرتے ہین اس چیز کو کہ اوسمین خوف نہین ہے بخوف اسکے کہ پڑین اس چیز مین
کہ اسمین خوف ہی انتہی پس تقوی چار قسم پر ہوا اور یہ قسم اخیر اہم اور اعلی درجات تقوی کی اور موجب
سعادت دارین اور حاصل ہونے سب نعمتونکی اور ساتھ ترک کرنے اسکے کے بندہ مستحق حساب اور عتاب اور حبس اور
سرزنش کا ہوتا ہی اور ساتھ کرنے اسکے کے پہونچنے والا اتمام معلا ہیون اور قربتون اور نعمتونکا ہوتا ہی
اوسکو متقی کامل کہتے ہین و الا تقوی شرک اور حرام اور گناہون سے ہر مومن پر فرض ہے اور ساتھ ترک کرنے
اسکے کے جہنمی اور معذب ہوتا ہی اور ترتیب استعمال تقوی کی نفس مین یہ ہی کہ بقوت تمام قیام کرے جسکو

تمام گناہوں سے باز رکھے اور تمام فضولیوں سے پرہیز کرے اور تمام اعضا کو لگام تقوی کی ڈالے اور غور کرے جن
چیزوں کو کہ پیدا کیا ہے انکو استعمال میں لاوے اور عمل حرام و لایعنی سے باز رکھے تمام ہوا کلام صاحب مغنی کا پس شخص کو چاہیے
کہ ان مضامین میں غور کرکے اتباع سنت ہر حال میں اپنے پر لازم کرے اور کفر اور شرک اور بدعتوں اور
گناہوں سے پرہیز کرے اور کفر و گناہوں کو اچھا اور مباح اور سہل اور سبک جانے اور نہ اور کے کرنے پر
راضی ہو کہ ملا علی نے شرح فقہ اکبر میں لکھا ہے اَلرِّضَاءُ بِالْکُفْرِ کُفْرٌ وَمِنْھَا اِسْتِحْلَالُ الْمَعْصِیَۃِ صَغِیْرَۃً
کَانَتْ اَوْ کَبِیْرَۃً کُفْرٌ اِذَا ثَبَتَ کَوْنُھَا مَعْصِیَۃً بِدَلَالَۃٍ قَطْعِیَّۃٍ وَکَذَا الْاِسْتِھَانَۃُ بِھَا کُفْرٌ بِاَنْ
یَعُدَّھَا ھَیِّنَۃً سَھْلَۃً وَیَرْتَکِبُھَا مِنْ غَیْرِ مُبَالَاۃٍ بِھَا وَیُجْرِیْھَا مَجْرَی الْمُبَاحَاتِ فِی اِرْتِکَابِھَا
وَکَذَا الْاِسْتِھْزَاءُ عَلَی الشَّرِیْعَۃِ الْغَرَّاءِ کُفْرٌ لِاَنَّ ذٰلِکَ مِنْ اَمَارَاتِ تَکْذِیْبِ
الْاَنْبِیَاءِ انتہی یعنے راضی ہونا ساتھ کفر کے کفر ہے بعض کفریات سے حلال جاننا گناہ کا صغیرہ ہو یا
کبیرہ کفر ہے جبکہ ثابت ہو ہونا اسکا گناہ ساتھ دلیل قطعی کے اور ایسا ہی حقیر و سبک جاننا گناہ کا
کفر ہے یعنی یہ کہ گنے انکو ہلکا اور سہل اور مرتکب ہو انکا بے پرواہ ہوکر اور قائم مقام مباحات کے کرے
انکو عمل میں لانے میں اور ایسا ہی ٹھٹھا کرنا شریعت روشن پر کفر ہے اسلیے کہ یہ نشانی تکذیب انبیا کی ہے اور
سید جلال الدین نے لکھا ہے کَانَ مَنْ لَّمْ یُنْکِرْ بِالْقَلْبِ یَرْضٰی فِی الْمُنْکَرِ فَیَکُوْنُ کُفْرًا یعنے جسنے نہ برا جانا
برائی کو دل سے راضی ہوا ساتھ برائی کے پس ہوگا یہ کفر انتہی اور مولانا عبد العزیز محدث دہلوی نے
بیچ تفسیر وَاَحَاطَتْ بِہٖ خَطِیْئَتُہٗ کے لکھا ہے کہ استباحت کا کفر ہے اور معنی استباحت کے یہ ہیں کہ
دل میں خوف عذاب کا اسپر نہ رہے اور قبح اسکا اعتقاد میں سے جاتا رہے گو جانے کہ اس گناہ کو شرع میں
حرام کیا ہے اور اس سے منع شدید کیا ہے اور زبان سے بھی اقرار کرے کہ یہ گناہ گناہ ہے اسلیے کہ معنی استباحت کے
مباح جاننا ہے نہ مباح کہنا اور جب خوف عذاب کا گناہ سے جاتا رہا اور وہ گناہ اعتقاد میں قبیح نہ رہا مباح ہوا
اور معاملہ مباحات کا ساتھ اس گناہ کے وقوع میں آیا بظاہر بنیان فقہ سمجھے میں کہ انکار ورد ہونے حرمت اسکی کا شرع میں

بھی لازم استباحت کا ہے اور یہ معنی نادر الوقوع ہی از روے احادیث و آیات کی بیچ تحقیق استباحت کے
اسیقدر کافی ہی کہ مذکور ہوا انکار ورود حرمت اوسکی کا شرع مین ساتھ دل یا زبان کے ضرور نہین بسا
اوقات آدمی یون اعتقاد کرتا ہے کہ شرع مین واسطے مصلحت عام کے تا رسم فاسد شائع نہو اور رفتہ رفتہ
منجر ساتھ اوس قبح کے نہو اس فعل کو حرام کیا ہی اور واسطے ترہیب اور تخویف کے وعدہ عذاب کا اسپر کیا ہی والا
فی نفسہ یہ فعل کوئی وجہ قبیح کی نہین رکھتا اور عقاب اسپر مرتب نہین ہوتا اس فرق کو خاطر مین نگاہ رکھنا
چاہیے کہ بیچ فہم اکثر احادیث اور آیات اس باب کے کام مین آویگا انتہی پس اے بھائیو سرکشی کو چھوڑو
اور اس دنیا کے خاطر مستحق دوزخ کے نہو اور ڈرو اپنے رب کے سامنے کھڑے رہنے سے اور جو گناہ ہو
سے اور تیار کرو توشہ آخرت کا اپنے لیے کہ پاک پروردگار فرماتا ہے فَاَمَّا مَنْ طَغٰی وَاٰثَرَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا فَاِنَّ
الْجَحِیْمَ هِیَ الْمَاْوٰی وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَی النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰی فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِیَ الْمَاْوٰی یعنے
جسنے سرکشی کی اور اختیار کیا زندگانی دنیا کو یعنی ساتھ پیروی کرنے شہوات کی پس تحقیق جہنم ٹھکانا اسکا ہے
اور جو کوئی ڈرا کھڑے رہنے سے آگے پروردگار اپنے کے اور منع کیا نفس امارہ کو خواہش نفسانی سے
پس تحقیق ٹھکانا اُسکا جنت ہے اسکی تفسیر جلالین مین لکھی ہے کہ حاصل اسکا یہ ہی کہ گنہگار دوزخ مین ہوگا
اور مطیع جنت مین پس سوچو اسکے مضمون کو اور کسی کے خاطر گناہ مین نگرفتار ہو کہ روز آخرت کے
کوئی کسی کے کام نہین آنیکا جیسے کہ فرماتا ہی اللہ تعالے فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْهِ
وَاُمِّهٖ وَاَبِیْهِ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِیْهِ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ یَوْمَئِذٍ شَاْنٌ یُّغْنِیْهِ یعنی پس جب کہ آویگا نفخہ
دوسرا جسدن بھاگیگا آدمی اپنے بھائی سے اور ماں سے اور باپ سے اور جورو سے اور فرزندون سے ہر آدمی کے
لیے انمین سے اُسدن ایکحال ہوگا کہ مشغول کریگا اُسکو حال غیرسے ہر شخص اپنے اپنے حال مین گرفتار ہوگا
کہ کوئی کسی کیطرف متوجہ نہین ہونیکا انتہی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انھون نے
ایکدن یاد کیا آگ دوزخ کو اور روئین پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کس چیز نے رلایا تجکو

کہا حضرت عائشہ رضؓ نے کہ یاد کیا مین نے آگ دوزخ کو پس روئی مین پس آیا یاد کرو گی تم اپنے اہل کو دن قیامت کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تین جگہ کوئی کسیکو نہین یاد کرنے کا ایک تو نزدیک میزان کے یہانتک کہ جانے کہ آیا ہلکی ہوئی میزان اُسکی یا بھاری دوسرے وقت ملنے نامہ اعمال کے یہانتک کہ جانے کہ آیا دہنے ہاتھہ مین ملتا ہی نامہ اعمال یا بائین ہاتھہ مین پیٹھ کے پیچھے سے اور تیسرے وقت گذرنے کے پل صراط پر سے جسوقت کہ رکھا جاویگا پشت دوزخ پر یہ حدیث مشکوۃ مین ابو داود سے نقل کی ہی پس غرض ان تمام مضامین کے لکھنے سے یہ ہے کہ ہر مرد و عورت کو فرمانبر اللہ تعالی کا اور اُسکے رسول مقبول کا ہونا چاہیے تا بیڑا پار ہوا اور موافقت زوجین کے لیے بھی عمل اکسیر اعظم ہے کہ اللہ تعالی فرماتا ہی اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا یعنی بلاشک جو لوگ ایمان لائے اور عمل اچھے کیے پیدا کریگا واسطے اُنکے خدا تعالی دوستی کو یعنی باہمدگر دوست ہونگے پس بعضی بیبیان عمل حب کی تلاش رکھتی ہین اور بعضے مرد ڈھونڈھتے پھرتے ہین ایسے اعمال کو کہ دل تابعدار ہو اور محبت رکھے یہ عمل کیون نہین کرتے کہ اللہ تعالی کا بتایا ہوا عمل ہے اگر اُسکے تعمیل کرین کہ شک آئے دکا فر ہوگا تو بجا ہی بسم اللہ الحمد تمام ہوا مقدمہ اب شروع ہوتا ہے اصل مطلب اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنَا لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا

باب پہلا بیچ حق خاوندون کے بیبیون پر

بیبیون کو کمال اطاعت کرنی چاہیے اپنے خاوندون کی کہ اُنکا بڑا حق ہی اُنپر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لَوْ كُنْتُ اٰمِرًا اَحَدًا اَنْ يَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا یعنے اگر مین حکم کرتا کسی کو کسی کے سجدہ کرنیکا تو البتہ حکم کرتا مین عورت کو یہ کہ سجدہ کرے اپنے خاوند کو یعنے سجدہ کرنا کسی کے لیے درست نہین سوائے پاک پروردگار کے اگر درست ہوتا کسی کے لیے تو بی بی کو حکم ہوتا کہ اپنے خاوند کو سجدہ کیا کرے کہ بڑا حق ہے اُسکا اُسپر اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اَيُّمَا امْرَاَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ یعنے جو عورت مرے اس حال مین

فصل پہلا

رواہ الترمذی

رواہ الترمذی

کہ خاوند اسکا اُس سے راضی ہو داخل ہوگی بہشت میں اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اَلْمَرْأَةُ اِذَا صَلَّتْ خَمْسَهَا وَصَامَتْ شَهْرَهَا وَاَحْصَنَتْ فَرْجَهَا وَاَطَاعَتْ بَعْلَهَا فَلْتَدْخُلْ مِنْ اَيِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ یعنی عورت جسوقت کہ پانچوں وقت کی نماز پڑھے اور ماہ مبارک کے روزے رکھے اور بچاوے اپنے ستر کو یعنی حرامکاری سے اور فرمانبرداری کرے اپنی خاوند کی پس ایسا درجہ ہوگا اُسکا کہ داخل ہوگی بہشت میں جس دروازہ سے چاہیگی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اِذَا الرَّجُلُ دَعَا زَوْجَتَهُ لِحَاجَتِهِ فَلْتَاْتِهِ وَاِنْ كَانَتْ عَلَى التَّنُّوْرِ یعنی جبکہ بلاوے مرد اپنی بیبی کو اپنی ضرورت کے لیے پس چاہیے کہ آوے اُسکے پاس اگرچہ ہو تنور پر یعنی کار ضروری کرتی ہو اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے لَا تُؤْذِيْ اِمْرَأَةٌ زَوْجَهَا فِي الدُّنْيَا اِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ لَا تُؤْذِيْهِ قَاتَلَكِ اللّٰهُ فَاِنَّمَا هُوَ عِنْدَكِ دَخِيْلٌ يُوْشِكُ اَنْ يُّفَارِقَكِ اِلَيْنَا یعنے نہیں ایذا دیتی کوئی عورت اپنے خاوند کو دنیا میں مگر کہتی ہے جنتی بیبی اُسکی کہ حور بڑی آنکھوں والی ہے نہ ایذا دے تو اسکو مارے تجھکو اللہ نہیں سوا اُسکے نہیں کہ وہ تیرے پاس مہمان ہے قریب ہی ہے کہ جدا ہوکر تجھسے آویگا ہمارے پاس اور فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ثَلٰثَةٌ لَا تُقْبَلُ لَهُمْ صَلٰوةٌ وَلَا تَصْعَدُ لَهُمْ حَسَنَةٌ اَلْعَبْدُ الْاٰبِقُ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى مَوَالِيْهِ فَيَضَعَ يَدَهُ فِيْ اَيْدِيْهِمْ وَالْمَرْأَةُ السَّاخِطُ عَلَيْهَا زَوْجُهَا وَالسَّكْرَانُ حَتّٰى يَصْحُوَ یعنی تین شخص ہیں کہ نہیں قبول کیجاتی اُنکی نماز اور نہیں چڑھتی اُنکی کوئی نیکی آسمان پر ایک تو غلام بھاگا ہوا یہانتک کہ پھر کر آوے اپنے آقاؤں کے پاس اور اطاعت کرے اونکی اور دوسری وہ عورت کہ خفا ہوا اُس پر خاوند اسکا یعنے بشرطیکہ حق پر خفا ہوا اور تیسرے نشہ والا یہانتک کہ ہوشیار ہو پس بیبیوں کو چاہیے کہ ان حدیثوں کے معنوں میں غور کرکر اپنے خاوندوں کی تابعداری کریں اور تابعداری میں یہ فائدہ کلیہ ملحوظ رکھیں کہ اگر خاوند بری بات

کو نیکو کہے تو نہ کہا مانے اسلیے کہ فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِی
مَعْصِیَةِ الْخَالِقِ یعنے نہیں ہے تابعداری کرنی کسی مخلوق کی بیچ گناہ خالق کے اور اگر ضروری یا
مباح بات کرنے کو کہے یا بُری بات سے منع کرے تو تابعداری اُسکی بدل و جان کرے مثلاً خاوند
نماز پڑھنے کو کہے تو بجالاوے حکم اُسکا کیونکہ اُسکے ترک کرنے مین بڑا گناہ لازم آتا ہی کہ فرمایا آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ یعنے جسنے نماز چھوڑی قصداً پس
تحقیق وہ کافر ہوا یا ماہ مبارک کے روزہ رکھنے کو کہے تو اسمین بھی اطاعت اُسکی کرے کیونکہ اُسکے ترک
کرنے مین بڑا ہی ٹوٹا پاتا ہی کہ فرمایا ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اَفْطَرَ یَوْمًا مِنْ
رَمَضَانَ مِنْ غَیْرِ رُخْصَةٍ وَلَا مَرَضٍ لَمْ یَقْضِ عَنْهُ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ وَاِنْ صَامَهٗ
یعنے جسنے ایک روزہ رمضان کا افطار کیا بلا اجازت و بغیر مرض کے تو اُسکے بدلے اگر تمام زمانہ بھر روزے
رکھیگا تو اُسکی فضیلت کو نہیں پاویگا یا اگر زکوٰۃ اُسپر فرض ہے اور خاوند زکوٰۃ دینے کو کہے تو فرمانبرداری
کرے اُسکی کیونکہ زکوٰۃ کے نہ دینے سے بُرا حال ہوگا قیامت کو کہ فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
مَنْ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَلَمْ یُؤَدِّ زَكٰوتَهٗ مُثِّلَ لَهٗ مَالُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ لَهٗ
زَبِیْبَتَانِ یُطَوَّقُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ثُمَّ یَاْخُذُ بِلِهْزِمَتَیْهِ یَعْنِیْ شِدْقَیْهِ ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا
مَالُكَ اَنَا كَنْزُكَ ثُمَّ تَلَا وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ الْاٰیَةَ یعنے جسکو اللہ نے
مال دیا اور اُسنے زکوٰۃ اُسکی نہ ادا کی تو دن قیامت کے مال اُسکا بنایا جاویگا بصورت کالے سانپ کے
گنجے ہونگے بال اُسکے سر کے بسبب کثرت زہر اور درازی عمر اُسکی کے اُسکی آنکھون پر دو
نقطے سیاہ ہونگے کہ بڑا سانپ ہوتا ہی وہ مانند طوق کے زکوٰۃ نہ دینے والیکے گلے میں چمٹیگا پھر اُسکی
باچھین پکڑیگا پھر کہیگا کہ مین مال تیرا ہون مین خزانہ تیرا ہون پھر واسطے سند کے حضرت نے آیۃ کلام اللہ
کی پڑھی اور نہ سمجھین وہ لوگ کہ بخل کرتے ہین ساتھ اُس چیز کے کہ دی انکو اللہ نے اپنے فضل

سے کہ وہ بہتر ہوگا انکے لیے بلکہ برا ہوگا اُنکے لیے کہ روز قیامت کے بطور طوق کے ڈالا جاویگا
وہ مال کہ بخل کیا ساتھ اسکے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ
وَلَا یُنْفِقُوْنَهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ یَوْمَ یُحْمٰی عَلَیْهَا فِیْ نَارِ
جَهَنَّمَ فَتُکْوٰی بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ هٰذَا مَا کَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِکُمْ فَذُوْقُوْا
مَا کُنْتُمْ تَکْنِزُوْنَ یعنے اور جو لوگ کہ جمع کرتے ہین سونا اور چاندی اور نہین خرچ کرتے ہین
خزانے اللہ کے بیچ راہ خدا کے یعنے زکوٰۃ وغیرہ نہین ادا کرتے پس خبر دے اُنکو
عذاب دردناک کی اُسدن کہ گرم کیے جاوینگے وہ خزانے آگ جہنم مین پھر جلائی جاوینگی
اُنسے پیشانیان اُنکی اور پہلو انکے اور کہا جاویگا انکو کہ یہ وہی تو ہے کہ جمع کیے تھے تمنے اپنے
لیے پس چکھو بدلا اُس چیز کا کہ تھے تم جمع کرتے اور خوبی زکوٰۃ کی جابجا آئی ہے منجملہ اسکے ایک
یہ آیۃ ہے آخر سورۂ روم مین وَمَآ اٰتَیْتُمْ مِّنْ زَکٰوةٍ تُرِیْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ
هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ یعنے اور جو کچھ کہ دیتے ہو تم زکوٰۃ سے چاہتے ہو اس سے خوشنودی اللہ تعالیٰ
کی پس وہی لوگ بڑھانے والے یعنے ثواب و مال کے ہین اور اسی طرح اگر حج فرض کو کیے تو
تابعداری اُسکی کرے کہ فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مَنْ مَلَكَ زَادًا وَّرَاحِلَةً
تُبَلِّغُهٗ اِلٰی بَیْتِ اللّٰهِ وَلَمْ یَحُجَّ فَلَا عَلَیْهِ اَنْ یَّمُوْتَ یَهُوْدِیًّا اَوْ نَصْرَانِیًّا
یعنے جو کوئی مالک ہو زاد و راحلہ کا کہ پہونچاوے اُسکو طرف بیت اللہ اور حج نکرے تو نہین کچھ
تفاوت اوسپر اسمین کہ مرے یہودی ہوکر یا نصرانی ہوکر یا طلب علم کو کہے تو کہا مانے اُسکا کہ فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَةٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَةٍ یعنے طلب کرنا علم کا
فرض ہے ہر مسلمان مرد اور مسلمان عورت پر یہ چند چیزین بطریق مثال کی لکھی گئی ہین حاصل یہ کہ جو
جو ضرور اور مباح چیز و نکے کرنے کو خاوند کہے بدل وجان قبول کرے انکو اور اگر مرد با توں سے

منع کرے تو باز رہے اُسنے اور بُری باتین بہت سب سے بڑی بات شرک و کفر ہی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ یعنی شرک البتہ بڑا ہی ظلم ہے اور فرماتا ہی وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَکَذَّبُوْا
بِاٰیٰتِنَآ اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ یعنی جن لوگون نے کفر کیا اور جھٹلایا ہماری
آیتونکو وہ دوزخ کے رہنے والے ہین وہ اسمین ہمیشہ رہینگے اور حدیث شریف مین آیا ہی عَنْ
مُعَاذٍ قَالَ اَوْصَانِیْ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِعَشْرِ کَلِمَاتٍ قَالَ
لَا تُشْرِکْ بِاللہِ شَیْئًا وَاِنْ قُتِلْتَ وَحُرِّقْتَ وَلَا تَعُقَّنَّ وَالِدَیْکَ وَاِنْ اَمَرَاکَ
اَنْ تَخْرُجَ مِنْ اَھْلِکَ وَمَالِکَ وَلَا تَتْرُکَنَّ صَلٰوۃً مَکْتُوْبَۃً مُتَعَمِّدًا فَاِنَّ مَنْ تَرَکَ
صَلٰوۃً مَکْتُوْبَۃً مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْہُ ذِمَّۃُ اللہِ وَلَا تَشْرَبَنَّ خَمْرًا فَاِنَّہٗ رَاْسُ
کُلِّ فَاحِشَۃٍ وَاِیَّاکَ وَالْمَعْصِیَۃَ فَاِنَّ بِالْمَعْصِیَۃِ حَلَّ سَخَطُ اللہِ وَاِیَّاکَ وَالْفِرَارَ مِنَ
الزَّحْفِ وَاِنْ ھَلَکَ النَّاسُ وَاِذَا اَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ وَاَنْتَ فِیْھِمْ فَاثْبُتْ
وَاَنْفِقْ عَلٰی عِیَالِکَ مِنْ طَوْلِکَ وَلَا تَرْفَعْ عَنْھُمْ عَصَاکَ اَدَبًا وَاَخِفْھُمْ فِی اللہِ یعنے
روایت ہے معاذ سے کہ کہا نصیحت کی مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دس باتون کے
فرمایا نہ شریک کر تو ساتھ اللہ کے کسی چیز کو اگرچہ مارا جاوے تو اور جلایا جاوے تو اور نافرمانی مان
باپ کی مت کر اگرچہ حکم کرین تجھکو نکلنے کا اہل و مال سے اور نہ چھوڑ نماز فرض کو قصداً اسلیے کہ تحقیق جسنے
چھوڑی نماز فرض قصداً پس تحقیق بری ہوا اُس سے عہد و امان اللہ کا اور نہ پینا شراب اسلیے
کہ تحقیق وہ سر ہے ہر برائی کا اور بچا تو اپنے تئین گناہ سے اسلیے کہ تحقیق گناہ سے غضب الٰہی
نازل ہوتا ہی اور بچ تو بھاگنے سے جہاد مین سے اگرچہ ہلاک ہون لوگ اور جبکہ پہونچے لوگونکو
موت یعنی قحط یا وبا اور تو انمین ہو پس ثابت رہ اور خرچ کر اپنے عیال پر مال اپنا اور نہ اوٹھا
اونسے اپنا واسطے تادیب کے یعنے تنبیہ کر بارہ امور شرعیہ اور ڈرا انکو بیچ مخالفت

اوامر اور نواہی اللہ کے پس اگر عورت شرک و کفر کرتی ہی اور خاوند منع کرے تو اُسیوقت
کہنا اوسکا مانے اور توبہ اُس سے کرے اور نکاح پھر کر کرے کہ شرک و کفر سے نکاح جاتا رہتا ہی
اور کفر لازم آتا ہے اللہ ورسول کے نہ ماننے سے یا اُنکے حقیر جاننے سے یا اُنکی بے ادبی کرنے
سے یا اُنکے احکام و خبرون کے نہ ماننے اور جھوٹ جاننے سے یا حقیر جاننے سے اُنکو اور شرک کے
معنی جو اگلے علما نے بڑی بڑی کتابون مین لکھے مین اُسکا حاصل مولانا حضرت شاہ عبد القادر
علیہ الرحمۃ نے قرآن مین کئی جا نقل کیا ہی چنانچہ وہ عبارتین اُنکی بعینہٖ نقل کیجاتی ہین تا عوام
اچھی طرح سمجھیں سورہ بقر مین بیچ فائدہ آیۃ وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ الخ کے لکھا ہی اگر مرد یا عورت نے
شرک کیا نکاح ٹوٹ گیا شرک یہ ہی کہ اللہ کی صفت کسی اور مین جانے مثلاً کسی کو سمجھے کہ اُسکو ہر ایک بات
معلوم ہی یا وہ جو چاہے سو کرسکتا ہی یا ہمارا بھلا برا کرنا اُسکے اختیار مین ہے اور اللہ کی تعظیم اور طرح
کرے مثلاً کسی کو سجدہ کرے اور اُس سے حاجت مانگے اُسکو مختار جان کر اور بیچ ترجمہ بنی اسرائیل
کے تفسیر آیۃ وَشَارِكْهُمْ فِي الْأَمْوَالِ الخ مین لکھا ہی کہ مال مین ساجھا یہ کہ بتون کی نیاز
اپنے مال مین فرض سمجھتے ہین اور اولاد مین یہ کہ ایک کو بتلاتے ہین فلانے نے بخشا ہی دوسرا
فلانے کا بخشا اور سورہ نحل کے ترجمہ مین لکھا ہی کہ مشرک کہتے ہین مالک اللہ ہی ہی پر یہ لوگ اُسکی
سرکار مین مختار ہین اسواسطے اُنکو پوجیے سو یہ غلط ہی جو لوگ پوجتے ہین بڑے گو نکو وہ بزرگ گنہ ہین ایک
شیطان اپنا نام رکھکر آپکو پجواتا ہی انتہی اور اسیطرح مولانا عبد العزیز علیہ الرحمۃ نے بیچ تفسیر سورہ جن کے آیۃ
كَادُوا يَكُونُونَ عَلَيْهِ لِبَدًا کی تفسیر مین لکھا ہی حاصل اُسکا یہ ہی کہ کوئی اس بندے سے یعنے آنحضرت
سے طلب فرزند کی کرتا ہے اور کوئی طلب روزی کی اور کوئی طلب خدمات دنیا کی و غیر ذلک
و بسبب اس ہجوم کے اُسکی اوقات کو منغص کرتے ہین اور آپ بیچ ورطہ شرک و کفر کے گرفتار
ہوتے ہین اور نہ سمجھتے ہین کہ جب نور الٰہی اس بندے کے دل مین آیا بسبب کمال ذکر و عبادت کے

تو یہ بندہ شریک کارخانۂ خدائی کا ہوا اور اُسکو اللہ کے نزدیک جاہ و قدر پیدا ہوئی ہی جو کچھہ
وہ کہی حق تعالی عمل مین لاتا ہے جیسے کہ دنیا میں صاحب خانہ کو خاطر داری مہمان کی ملحوظ ہوتی ہی
اور اسی لیی اہل دنیا تجسس رہتے ہین کہ بادشاہ اور امیر اور حاکم اور فوجدار جسکے گھر مین کہ آتی ہین
اور اُس سی حل مشکلات اور حاجت روائی ڈھونڈھتی ہین اور ساتھ اسی خیال فاسد کے بیچ حق بندگان خاص
کی ساتھ خدا کی بہم پہونچاتی ہین اور بیچ ورطہ پیر پرستی اور گور پرستی کی پڑتی ہین اور اس حادثہ مین جن اور
آدمی دونوں شریک ہین انتہی اور مائۃ المسائل مین لکھا ہی کہ شرک شرع مین بمعنی کفر کی بھی استعمال
کیا گیا ہی چنانچہ حضرت شیخ عبد الحق نے ترجمہ مشکوۃ مین لکھا ہی کہ اشراک باللہ شریک کرنا ہی ساتھ
خدا کے وجود مین یا عبادت مین اور مراد شرک سی کفر ہی جسطرح کا ہو انتہی اور خیالی حاشیہ شرح
عقائد کے مین لکھا ہی کہ قول اللہ تعالی کا اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ ای یکفر بہ اور کفر کو ساتھ
شرک کے تعبیر کیا اسلیی کہ کفار عرب تھے مشرک انتہی الیس اس سی معلوم ہوا کہ یہ باتین بھی کفر و شرک کی
ہین یعنی چونا سیتلا کا اور چوٹی رکھنی بچون کے سر پر یا بدّھی یا بیڑا پہنانا اس نیت سے کہ اس سی عمر دراز
ہوتی ہی یا گنج بھرنا یا ہنسلی پہنانی اسی نیت سی یا دوال نہ بھگوتی یا چرخہ نہ کاتنا یا اچار نہ ڈالنا
بعد کسی کی مرنے کے یہ جانکر کہ اُسکے کوئی اور بھی مرجاویگا یا ایک رنگ کا کپڑا وغیرہ پہننا
ترک کر دینا یہ جانکر کہ ہمارے بزرگ اُسکو ترک کر گئے ہین جو کوئی اسکو پہنیگا خواہ مخواہ
ضرر اسکو پہونچیگا یا تعزیہ وغیرہ کو سجدہ کرنا یا شیخ سدو وغیرہ کو ماننا اور اُس سے خبر
غیب کی پوچھنی اور اوسکو حاجت روا جاننا اور اسیطرح اگر بزرگون کو حاجت روا جانکر
منتین اُنکی ماننے اور شگون بد کو موثر جاننے یعنے مثلا اگر بلی رستہ کاٹ گئی یا چھینک ہوئی
وغیر ذلک تو جس کام کو چلے تھے وہ نہین ہو نیکا یہ سمجھنا جمیل طرح کی سی ہی کہ جسکو آنحضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہی اَلطِّيَرَةُ شِرْكٌ یعنے شگون بد لینا شرک ہی غرضکہ جو شرک اور کفر ہین

اونکو ترک کرے کہ دنیا چند روزہ ہی اور وہان کوئی کام نہ آویگا نہ مان نہ باپ نہ خصم نہ جورو نہ بچے
نہ اور کوئی اپنا مال اقتضاء غفلت ہی کہ فرزند وغیرہ کی خاطر سے اپنی آخرت کو برباد کرے کہ کلام اللہ
اور کتابین حدیث وغیرہ کی بھری ہی ہین اسکی برائی مین چنانچہ حضرت پیر سید عبد القادر جیلانی
رحمۃ اللہ فرماتے ہین کہ لوگ اس شرک سے غافل ہین کہ اپنی خواہش نفسانی کے تابع ہو رہے جیسے
کہ اللہ تعالی فرماتا ہی أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ یعنے کیا دیکھا ہی تونی اسکو کہ پکڑا ہی اوسنے اپنی
خواہش نفسانی کو معبود اپنا پس خیال تو کیجیے کہ آپ نے مطلق خواہش کی پیروی کو شرک گنا چہ جائیکہ
صریح شرک ہو اور کلمات کفر سے کہ مظاہر حق ترجمہ مشکوۃ کے بیچ فتاوی عالمگیری سے
بتفصیل لکھے ہین پرہیز کرے اور فتاوی عالمگیری مین لکھا ہی کہ لائق ہی مسلمان کو یہ کہ پڑھا کرے
اس دعا کو صبح و شام اسلیے کہ یہ سبب ہی بچنے کی ورطہ شرک و کفر سے بسبب وعدہ نبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا وَّأَنَا أَعْلَمُ وَأَسْتَغْفِرُكَ
لِمَا لَا أَعْلَمُ کذا فی الخلاصۃ اور بری بات زناکاری ہی کہ اللہ تعالی فرماتا ہے وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا
إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَّسَاءَ سَبِيلًا یعنے پاس بھی نہ جاؤ زنا کے کہ بلا شبہہ وہ ہی بیحیائی
اور بری راہ اور حضرت ابن عباس سے منقول ہی کہ فرماتے ہین مَا ظَهَرَ الْغُلُولُ فِي قَوْمٍ إِلَّا أَلْقَى
اللّٰهُ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ وَلَا فَشَى الزِّنَا فِي قَوْمٍ إِلَّا كَثُرَ فِيهِمُ الْمَوْتُ وَلَا نَقَصَ قَوْمٌ
الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ إِلَّا قُطِعَ عَنْهُمُ الرِّزْقُ وَلَا حَكَمَ قَوْمٌ بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّا فَشَى
فِيهِمُ الدَّمُ وَلَا خَتَرَ قَوْمٌ بِالْعَهْدِ إِلَّا سُلِّطَ عَلَيْهِمُ الْعَدُوُّ یعنے نہین ظاہر ہوئی خیانت
کسی قوم مین مگر ڈالتا ہی اللہ انکے دل مین خوف اور نہین پھیلتا زنا کسی قوم مین مگر کہ کثرت
ہوتی ہے اسمین موت کی اور نہین ناقص کرتی کوئی قوم پیمانہ اور ترازو کو کہ قطع
کیا جاتا ہے اونسے رزق اور نہین حکم کرتی کوئی قوم بغیر حق کے مگر کہ پھیلتا ہی انمین کشت و خون

اور نہین عہد شکنی کرتی کوئی قوم مگر کہ مسلط ہوتا ہی اُنپر دشمن انتہی یہ حدیث مشکوٰۃ کی باب
تغیر الناس مین ہی اور بری بات ہی نامحرم کے سامنے ہونا اور کلام کرنا اُس سے اور نامحرم وہ ہی کہ
جس سے نکاح کرنا جائز ہو جیسے دیور اور جیٹھ اور بیٹے چچا اور پھوپھی اور ماموں اور خالہ کے اور بہنوئی و
غیر ذلک بھی نامحرم ہین اُنسے پردہ کرنا ضرور ہی اور ایسا ہی غلام بھی مذہب حنفی مین اجنبی ہے
محرم نہین اُس سے بھی پردہ کرے مثل اور اجنبیون کے اور بری بات ہی خاوند کا دل بیجا صرف کرنا
پس ان چیزونسے پرہیز کرے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسی بیوی کی تعریف کی ہی اس
حدیث مین قِیلَ لِرَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ النِّسَاءِ خَیْرٌ قَالَ الَّتِیْ تَسُرُّہٗ اِذَا نَظَرَ
وَتُطِیْعُہٗ اِذَا اَمَرَ وَلَا تُخَالِفُہٗ فِیْ نَفْسِہَا وَلَا فِیْ مَالِہَا بِمَا یَکْرَہُ یعنے عرض کیا گیا
آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ کون سی عورت بہتر ہی فرمایا وہ عورت کہ خوش کرے
خاوند کو جبکہ دیکھے اُسکو اور فرمانبرداری کرے اُسکی جبکہ حکم کرے اُسکو اور نہ مخالفت کرے
یعنی نہ خیانت کرے اُسکی بیچ نفس اپنے کے اور مال اپنے کے ساتھ اُس چیز کے کہ ناگوار ہو
خاوند کو اور بری بات ہی ناپاک رہنا اور غسل نہ کرنا اور نماز کو ترک کرنا جیسے بعض عورتونکو
عادت ہی کہ اگر صبح کو نہانے کی حاجت ہو تو نہاوینگی نہین بسبب شرم اور کسل کے اور نماز کو
ترک کرینگی سبحان اللہ عین بیحیائی کو حیا جانتی ہین کہ اپنے مالک حقیقی کی شرم نہین کرتین اور
لوگونسے شرم کرتی ہین بہت بُری بات ہی یہ اور بری بات ہے ننگی نہانا گھر والونکے سامنے
اور ایک بیخانے مین کئی کئی عورتون کا ملکر بیٹھنا کمال بیحیائی کی بات ہی ناف کے نیچے سے
زانو کے نیچے تک عورتونکو بھی آپسمین چھپانا واجب ہے اس بات کو سہل و سبک جاننا
بہت ہی بُرا ہے خوف کفر ہی اسمین عیاذاً باللہ منہ حیف ہے کہ اس عورتین ایسی غافل ہین کہ پردہ
بھی نہین کرتین اور بُری بات ہی کسی کی پیچ اور دھری جمانی ایسی کہ پانی اُسکے نیچے نہ ہو پہنچے

که غسل ہی نہین اُترتا اور دھڑی جو ایسی ہو که مُنھه بند کیے سے معلوم ہوتی ہو اور ہونٹھونپر
پپڑی جمی اُس سے وضو بھی نہین ہوتا کیونکه مُنھه بند کیے پر جتنا ہونٹھه باہر رہی وه جزو ہی مُنھه کا
پس جس صورت مین که بسبب پپڑی مسّی کے اُتنے ہونٹھه پر پانی نه پہونچا تو جزو مُنھه کا خشک رہا
پس وضو کہان ہوا جب وضو یا غسل نہوا نماز کیونکر ہوگی که طہارت شرط ہی نماز کی پس اس سے بھی
کمال غافل ہین عورتین افسوس ہے ذراسی زینت کے لیے نماز برباد کر کر مستحق عذاب کے ہون
اسیطرح تنگ تنگ چوڑیون کے پہنے سے که جسمین کچھه ہاتھه خشک رہجاوے یا تیمم کرنے مین ہاتھه
دوسرے ہاتھه پر کہین نه پہونچے تو وضو اور تیمم نہین ہوتا پس جب طہارت نہوئی تو نماز کہان ہوئی اور
بری بات ہی عورتونکے حق مین یه که باریک کپڑے پہنکر مردونکی اور کافر و فاسق عورتونکے سامنے بے ستر رہین
که فرمایا پیغمبر خدا صلی الله علیه و آله وسلم نے صِنْفَانِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَمْ اَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَاَذْنَابِ
الْبَقَرِ يَضْرِبُوْنَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيْلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُؤُوْسُهُنَّ
كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيْحَهَا وَاِنَّ رِيْحَهَا تُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ
كَذَا وَكَذَا یعنے دو گروه که دوزخیون سے ہین نہین دیکھا مینے اُنکو یعنی بعد میرے پیدا ہونگے
ایک اُنمین سے وه ہین که اُنکے ساتھه کوڑے ہونگے جیسے دمین گاؤنکی مارینگے اُنسے لوگونکو
یعنی ناحق از راه ظلم کے اور دوسرے عورتین که پہنے ہونگی کپڑے ظاہر مین اور ننگی ہونگی حقیقت مین
یعنی بعض بدن اُنکا ڈھکا ہوگا اور بعض کھلا واسطے اظہار جمال کے جیسے که دوپٹا پیٹھه پر
ڈال لیتی ہین اور سینه اور پیٹ که جگهه شہوت کی ہین برہنه رکھتی ہین یا پہنینگی باریک کپڑے
که بدن اُنکے اُسمین سے معلوم ہوتے ہین پس اگرچه وه کپڑے پہنے ہونگی ظاہر مین لیکن
ننگی ہونگی حقیقت مین یا پہنینگی لباس فاخره اور ننگی ہونگی لباس تقوے سے که آخرت مین
بسبب تقوی کے لباس بہشت کے پہنینگی رجھانیوالی ہونگی لوگونکو اوڑھنیان سر پر سے اُتار لینگی

رواه مسلم

تا دیکھین لوگ جسم انکی مائل ہونگی یعنی اٹک چال چلین گی کہ مرد و مائل ہونگی عفاف سے یعنی پارسا
نہین ہونگی یا میل کرنے والیان ہونگی یعنی آپ بھی رغبت کرینگی مردون کیطرف سر انکے
مانند کوہان بختی اونٹونکے ہونگے ایکطرف جھکے ہوئے یعنی جیسی بعضی بانکی عورتونکی سر پر چوٹی
بالون کے ہوتی ہین نہین داخل ہونگی وہ جنت مین اور نہین پاوینگی وہ بو جنت کی حالانکہ خوشبو اسکی
البتہ پائی جاویگی اتنی اتنی دور سے یعنی پانسو برس کی راہ سے پس خیال تو کرو اے بیبیو کہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیسی برائی اور عذاب بیان فرمایا ہے عورتونکو باریک کپڑے
پہننے والیون اور بدوضعون کے لیے حیف ہے کہ بیبیون کے بدوضع ہونے کے لیے
دوزخی ہین اور جنت سے محروم رہین اور گنے جاوین فاحشون مین کہ حضرت نے فرمایا ہے
مَن تَشَبَّہَ بِقَومٍ فَہُوَ مِنہُم یعنی جو مشابہت کرتا ہے کسی قوم کی پس وہ انھین مین کا ہے پس اصل
اس لباس کی کسی فاحشہ نے نکالی ہی اور نکو وضع اسکی پسند آئی یہ بھی انھین کے ساتھ شریک
ہوئین اور دحیہ بن خلیفہ صحابی روایت کرتے ہین اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ
بِقَبَاطِیَّ فَاَعطَانِی مِنہَا قُبطِیَّۃً فَقَالَ اصدَعہَا صَدعَینِ فَاقطَع اَحَدَہُمَا
قَمِیصًا وَاَعطِ الاٰخَرَ امرَاَتَکَ تَختَمِرُ بِہٖ فَلَمَّا اَدبَرَ قَالَ وَامُر امرَاَتَکَ اَن تَجعَلَ
تَحتَہٗ ثَوبًا لَا یَصِفُہَا یعنی لائے گئے حضرت کے پاس کپڑے مصر کے باریک پس دی
مجھکو انمین سے ایک تھان اور فرمایا پھاڑ تو اسکو دو ٹکڑے پس قطع کر ایک کا انمین سے
قمیص اور دے دوسرا اپنی بیبی کو تا کہ اوڑھنی بناوے اسکی پس جبکہ پیٹھ پھیری دحیہ نے
فرمایا آنحضرت نے اور حکم کر اپنی بیبی کو یہ کہ لگا لیوی اسکے نیچے ایک کپڑا کہ نہ ظاہر کرے اسکے
بدن کو یعنی وہ کپڑا باریک تھا کہ اسمین سے معلوم ہوتا تھا رنگ بالونکا اور جلد کا پس حضرت نے
فرمایا کہ اسکے نیچے اور کپڑا لگا لے تا نہ معلوم ہو رنگ جلد اور بالونکا اور روایت مین آیا ہے

رواہ ابو داؤد

أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ دَخَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهَا ثِيَابٌ رِقَاقٌ فَأَعْرَضَ عَنْهَا وَقَالَ يَا أَسْمَاءُ إِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا بَلَغَتِ الْمَحِيضَ لَنْ يَصْلُحَ أَنْ يُرَى مِنْهَا إِلَّا هٰذَا وَأَشَارَ إِلَى وَجْهِهِ وَكَفَّيْهِ یعنے اسمار حضرت ابی بکر کی بیٹی آئین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اس حال مین کہ انپر کپڑے باریک تھی پس منہہ پھیر لیا حضرت نے انکی طرف سے اور فرمایا کہ اسما تحقیق عورت جبکہ پہونچے حد بلوغ کو نہین درست ہے یہ کہ دیکھا جاوے اس سے مگر یہ اور یہ اور اشارہ کیا طرف منہہ اور ہتھیلیون اپنی کی اس حدیث کی شرح مین حضرت شیخ عبد الحق نے لکھا ہی کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ جب بدن باریک کپڑے مین سے معلوم ہو تو حکم ننگے کا رکھتا ہے کہ کتاب شرعۃ الاسلام مین لکھا ہے کہ عورت ایسا لباس باریک نہ پہنے کہ رنگ بدن کا اسمین سے نظر آوے کہ موجب لعنت کا ہے اور علقمہ بن ابی علقمہ اپنی ماں سے روایت کرتا ہے کہ کہا اوسنے دَخَلَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَلَى عَائِشَةَ وَعَلَيْهَا خِمَارٌ رَقِيقٌ فَشَقَّتْهُ عَائِشَةُ وَكَسَتْهَا خِمَارًا كَثِيفًا یعنے آئی حفصہ بیٹی عبد الرحمن بن ابی بکر کی حضرت عائشہ کے پاس اس حال مین کہ اسکے سر پر اوڑھنی باریک تھی پس پھاڑ ڈالا اسکو حضرت عائشہ نے اور اوڑھائی اسکو اوڑھنی سفت پس ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ عورتونکو باریک کپڑا پہننا اور ایسا کپڑا پہننا کہ کچھ بدن ڈھکا ہے اور کچھ کھلا یہ درست نہین ہے سوا چہرہ اور ہتھیلیون اور دونون پنجو کے اور باقی بیان ستر کا انشاء اللہ تعالی دوسرے باب مین ہوگا اور بری رسم ہی لڑکے کو ریشمی کپڑے پہنانے اور سونا چاندی پہنانا اور پٹے وغیرہ رکھنے اور افیون کھلانی اور اخیر کی وہ چیزین لڑکے کے لیے بھی منع ہین اور لڑکی کے لیے بھی اور اوپر کی چیزین لڑکونکے لیے نہین درست اور لڑکی کے لیے درست ہین اور منع ہونا اونکا حدیثون سی ثابت ہے بخوف درازی کے حدیثین

ع رواہ ابو داؤد ١٢

ع رواہ مالک ١٢
سے یعنے بھتیجی حضرت عائشہ کی ١٢

نہیں نقل کین اور شادی مین کہ بہت رسمین کافرون اور فاسقون کی ہین اُنسے بھی بچے
جیسے سہرا بندھن وار باندھنا اور منڈھا باندھنا اور فوتونٹی کالوٹا بھرنا نیچے منڈھے کے اور تیل چڑھانا
اور رنگ اور اُبٹنا کھیلنا اور کنگنا باندھنا اور دولھا دلھن کی محبت کیلیے رسمین جلوہ کرنیں اور روے
لانے دلھن کے منہ دھایا مرغا ذبح کرنا اور گودی بھرنی اور سوا اُسکے اور رسمین بُری برتنی پرہیز
کرے اُنسے کہ اکثر چیزونمین خوف کفر کا ہی عیاذًا باللہ منہ اربعین مسائل میں لکھا ہی کہ سہرا تار نقرہ
و طلا کا ہو مردون کو اصلا جائز نہیں اسلیے کہ استعمال طلا کا مردون کے لیے مطلقا حرام ہی اور استعمال
نقرہ کا مثقال سے کم واسطے چھاپ کی مردونکو جائز ہی جیسے کہ حدیث ترمذی میں وارد ہوا ہی کہ ایک شخص نے
واسطے تیار کرنے چھاپ کے پوچھا کہ یا رسول اللہ کس چیز سے بناؤن میں چھاپ فرمایا چاندی سے
اور تمام نکر اُسکو بقدر مثقال کے یعنے کم ایک مثقال سے ہو انتہی اور سوای چھاپ کے استعمال چاندی کا
بھی مردون کو درست نہیں کذا فی کتب الفقہ اور عورتون کو استعمال دونون کا جائز ہے مگر سہرا
کہ اُسکا استعمال عورتون کو بھی مکروہ ہے بسبب مشابہت کفار کے اور مشابہت کفار کی حرام ہی
فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ یعنی جو کوئی مشابہت کرے
کسی قوم کی پس وہ انھیں میں سے ہی انتہی اور سہرا پھولونکا بھی بسبب مشابہت کفار کی جائز
نہیں بلکہ ہار اور پھول کہ دولھا اور دلھن کے سر پر وقت نکاح کی یا بعد اُسکے باندھتی ہین بدعت ہے
اور مشابہت ساتھ گبرونکے اور مشابہت کافرون اور گبرونکی ہی احتراز لازم ہی چنانچہ بیچ کتاب
مرآۃ الصفا کے کہ بطور فتاوی کے ہی لکھا ہی کہ پھول اوپر سر دولھا کے باندھنے اور دستار یعنی
پٹی تمامی یا مانند اُسکے سر پر رکھنی بدعت ہی اور بعضون نے لکھا ہی کہ رسم گبرون کی ہی انتہی اور
کنگنا باندھنا دولھا اور دلھن کے ہاتھ بھی رسمون کفار سے ہی چنانچہ اس کتاب میں بیچ فصل نکاح
کے فتاوی مطالب المومنین سے نقل کیا ہی کہ ایک قوم کی یہان رسم ہی کہ تھوڑی سرسون اور سپند لیلے

کپڑے میں باندھتے ہین کہ اسکو کنگنا کہتے ہین یہ فعل مشتمل اوپر بہت سی بدعتون اور گناہون کے ہے
اعلی انکا یہ ہی کہ یہ طریقہ ہنود کا ہی اور تشبیہ ہنود کے ساتھ کفر ہی یا گناہ کبیرہ اور اسی کتاب کی
فصل مذکور مین یہ بھی ہی کہ ڈورا لعل باندھنا دولھا کے ہاتھ مین رسم گبرونکی ہے خوف اسکا ہے
کہ کافر ہو اور منافع المومنین مین لکھا ہی کہ ایک قوم کے یہان رسم ہی کہ ہتھیلیون پر پھول باندھتے
ہین اور صندل ملتے ہین مشابہ ساتھ گبرونکے ہوتے ہین اور اسی کتاب مین ہی کہ ایک قوم کے یہان
رسم ہے کہ تھوڑی سی سرسون اور اسبند لتہ مین باندھتے ہین اور اسکو کنگنا کہتے ہین اسکو
دولھا کے ہاتھ باندھتے مین یہ صریح ہی کہ بنانے والا اور راضی ہونے والا کافر ہوتا ہے اور سید
آدم بنوری نے اپنی کتاب مین کتاب علم الہدی سے نقل کیا ہی کہ نکاح مین کتنی چیزین کفر ہین اور
کتنی چیزونمین خوف کفر کا ہی اور بعضی بدعت مین لیپ جو کوئی کہ وہ رسمین بجالاوے علاقہ زوجیت
کا درمیان سے برطرف ہو جاتا ہی اور وہ نکاح اہل اسلام کا نہین ہوتا ہے اور فرزند اوس نکاح سے
کہ پیدا ہوتا ہے نسب اُس فرزند کا ثابت نہین ہوتا اگر ثابت ہو ساتھ حرامزادگی کے منسوب ہو ایک
کنگنا باندھنا کہ یہ کفر صریح ہی کہ بنانے والا اور راضی ہونے والا اس عمل کا کافر ہوتا ہے دوسرے
یہ جلوہ دیتے ہین کہ مشتمل اوپر طرح بطرح کی فضیحتون اور رسوائیون کی ہی اور تیسری کہ دولھا
کے سر پر پان اور نہین یا اور عورتین آنچل ڈالتی ہین اور دولھن کے سر پر دستار رکھتی ہین
بیان کر اس فعل سے دونون ملعون ہوتے ہین اسلیے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لعنت
خدا کی اُس مرد پر کہ اپنے تئین مشابہ عورتون کے کرے اور لعنت خدا کی اُس عورت پر کہ اپنی
تئین مشابہ مردون کے کرے اور چوتھے یہ کہ انگوٹھا دولھن کا دودھ پانی سے دھوتی ہین اور
دولھا کو پلاتی یہ بھی رسوم گبرونکی سی ہی اور خوف کفر کا ہے اسمین آٹھ اور پانچوین یہ کہ ڈلیان مصری کی
عورت کے بدن پر رکھتے ہین اور مرد اسکو اپنے منہ سے اٹھاتا ہی ان افعال مین فاسق ہوتے ہین

اور یہ بھی رسوم گبرون سے ہی اور مشابہت چارپایون کی ساتھ رکھتا ہی چھٹے یہ کہ وقت جلوہ کے
سُرخ ڈورا لاتے ہین اور دولھا کے گلے مین ڈالتے ہین اور مشاطہ تخت پر لٹا کر ہر ایک عضو کو
اعضای دولھہ سے بلکہ ستر کو بھی ناپتی ہی اور عورتین دیکھتی ہین اور ہنستی ہین یہ ان افعال ہین
سب ملعون ہوتے ہین ساتوین یہ کہ گالیان مسجع دیتی ہین تا کہ اہانت مسجد اور محراب اور
شملہ اور دستار کی کرتی ہین اور اہانت ان چیزونکی کفر ہی آٹھوین یہ کہ دولھا گرد دولھن کے
سات بار پھرتا ہی اور یہ رسوم کفار سے ہی اور خوف کفر ہی اسمین نوین یہ کہ فرج عورت کی
شربت سے دھوتی ہین اور دولھن اسمین پیشاب بھی کر دیتی ہی اور دولھا کو پلاتی ہین اسمین
بھی خوف کفر کا ہی دسوین یہ کہ سرمہ سیاہ سے یعنی کاجل سے مرد کو زینت دیتی ہین یہ بھی باتفاق
مکروہ ہی اگر کہین کہ یہ ایک راہ و مذہب ہی تو کافر ہون گیارھوین یہ کہ دولھا کو طوق نقرہ اور
بعضون کو لباس عورتون کا پہناتے ہین یہ بھی بدعت سیئہ ہی تمام ہوئی عبارت سید آدم
اور رسم آرسی مصحف کی کہ مروج اس دیار کی ہی شریعت محمدیہ مین کچھہ اصل اسکی کتاب مین دیکھی
نہین گئی ہی اور وہ بھی بدعت ہی کہ ترک اسکا انسب و الیق ہی اور اور بڑی رسم ہی دولھا کو سرخ کپڑے
پہننے کہ مردونکو لیے سرخ رنگ پہننا حرام ہی منقول ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے
وایاکم والحمرۃ فانھا من زینۃ الشیطٰن فان الشیطٰن یحب الحمرۃ یعنے بچو تم سرخ رنگ سی اسلیے کہ
وہ زینت شیطان کی ہی اسلیے کہ تحقیق شیطان دوست رکھتا ہی سرخ رنگ کو اور اور بڑی رسم
ہے ریشمی کپڑا پہنانا دولھا کو اور لڑکے خردسال کو بھی اور مہندی لگانی دولھا کے ہاتھہ
پا پاؤن مین اسلیے کہ استعمال ریشم کا اور مہندی کا بطور تزئین جائز نہین ہے مرد کو اگر خردسال
شادی مین ہو یا غیر شادی مین چنانچہ اشباہ نظائر مین لکھا ہے ما حرم علی البالغ
فعلہ حرم علیہ فعلہ و لولدہ الصغیر فلا یجوز ان تسقیہ خمرا

وَلَا اَنْ يَلْبَسَ حَرِيْرًا وَلَا اَنْ يَخْضِبَ يَدَہٗ بِحِنَّاءٍ اور رِجْلَہٗ یعنے جو کچھ کہ حرام کیا گیا ہے
بالغ پر کرنا اُسکا حرام کیا گیا ہی اُسپر کرنا اُسکا واسطے فرزند خورد سال اپنی کے پس نہیں جائز ہے
یہ کہ پلاوے اُسکو شراب اور نہ یہ کہ ریشمی کپڑا اور نہ یہ کہ مہندی لگا دے اُسکے ہاتھ میں
یا پانوں میں انتہی اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ شراب یا اور نشہ کی چیز بچے کو پلانی یا کھلانی جائز نہیں
جیسے یہاں بچے کو وقت ختنہ کے بھنگ پلاتی ہیں یا معجون کھلاتی ہیں یہ حرام ہی اسلیے کہ حدیث شریف
میں آیا ہی اَلْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ یعنی خمر وہ چیز ہی کہ ڈھانکے عقل کو اور آیا ہی کُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ
یعنی ہر چیز نشہ کرنے والی حرام ہی انتہی اور گناہ اسکا پلانے والے اور کھلانے والے پر ہوتا ہی چنانچہ
نصاب الاحتساب میں آیا ہی وَلَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَخْضِبَ يَدَ الصَّبِيِّ وَرِجْلَہٗ بِالْحِنَّاءِ وَيَحْرُمُ
عَلَى الصَّبِيِّ شُرْبُ الْخَمْرِ وَاَكْلُ الْمَيْتَةِ وَالْاِثْمُ عَلَى الَّذِيْ اَسْقَاہُ وَاٰكَلَہٗ
یعنے جائز نہیں ہے مہندی لگانی لڑکے کے ہاتھ اور پانوں میں اور حرام ہی لڑکے پر پینا شراب کا اور
کھانا مردار کا اور گناہ پلانے والے اور کھلانے والے پر ہی انتہی اور اور رسمیں یہ ہیں سوار ہونا
دولھا کا گشت کے لیے ہمراہ براتیوں کے واسطے اظہار شوکت کے اور باجے بجانی اور آتشبازی چھوڑنی
اور ناچ و رنگ کرنا اور داخل ہونا اجنبی عورتوں کا دولھا کے پاس اور کلام کرنا اوس سے اور رسمیں خرافات
وہاں جاری کرنی چنانچہ مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی نے بیچ بیان رسوم ممنوعہ نکاح کے لکھا ہی وَلَا يَجُوْزُ تَضْيِيْعُ
الْمَالِ بِاِحْرَاقِ الْبَارُوْدِ وَالْكَاغَذِ وَرُكُوْبِ الْخَيْلِ وَالطَّوْفِ بِالْبَلَدِ مِنْ غَيْرِ حَاجَةٍ
قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰى وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّرِئَاءَ النَّاسِ
وَاِظْهَارِ الْمَعَازِفِ وَالْمَلَاهِيْ وَاِظْهَارِ لُعَبِ اللَّاعِبِيْنَ وَسَائِرِ حِيَطَانِ
الْبَيْتِ بِالثِّيَابِ الْجَمِيْلَةِ تَزْيِيْنًا وَدُخُوْلِ النِّسَاءِ وَالْاَجْنَبِيَّاتِ عَلَى الزَّوْجِ
بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْعَقْدِ وَكَلَامِهِنَّ مَعَہٗ وَمَسِّ اَنْفِہٖ وَاُذُنِہٖ وَوَضْعِ النَّبَاتِ عَلٰى

جس الزوجۃ وامر الزوج بان یرفعہ بلسانہ وحفوف النساء حول الزوج
والزوجۃ عند الخلوۃ کلہ من البدعات المحرمۃ یعنے جائز نہین ہے ضائع
کرنا مال کا ساتھ چلانے بارود و کاغذ کے اور جائز نہین ہے سوار ہونا گھوڑے پر اور پھرنا
شہر مین بغیر حاجت کے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور نہو تم مانند ان لوگون کے کہ نکلے اپنے گھرون سے ازراہ
تکبر اور دکھانے لوگون کے اور جائز نہین ظاہر کرنا باجون کا اور ظاہر کرنا تماشا
کرنے والون کا اور ڈھانکنا گھر کی دیوارون کا اچھے اچھے کپڑون سے زینت کے لیے
اور داخل ہونا اجنبی عورتون کا دولہا کے پاس بعد فارغ ہونیکے نکاح سے اور
جائز نہین ہی کلام کرنا عورتون کا دولہا سے اور ملنا دولہا کی ناک اور کان کا اور رکھنا
مصری کا دلہن کے بدن پر اور حکم کرنا دولہا کو یہ کہ اٹھاوے اسکو اپنی زبان سے اور جائز نہین ہے جمع
ہونا عورتون کا گرد دولہا اور دلہن کے وقت خلوت کے یہ سب بدعات محرمہ سے ہین انتہی اور فتاوی کبری
مین ہے کہ بجانا نقارے کا اور سننا اسکا حرام ہی اسلیے کہ یہ سب آلات لہو کی ہین مگر نقارے کا بجانا بیچ جہاد کے
درست ہے اسلیے کہ آواز نقارے سے غازی پراگندہ مجتمع ہوتی ہین پس اس مقام مین
بجانا نقارے کا عبادت ہی یہ معصیت انتہی اور ڈھول اور تاشہ وغیرہ نقارے کے حکم مین ہے
اسلیے کہ یہ سب آلات لہو سے ہین اور حاویہ مین ہے ویحرم استعمال الآلات التی یطرب بہن من غیر
غناء کالعود والطنبور والمعزفۃ والطبل والمزمار وعن مجاہد رض انہ
قال سمع عبد اللہ بن عمر رض صوت طبل فادخل اصبعیہ فی اذنیہ
وقال ہکذا رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنع وعن مکحول
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال استماع الملاہی معصیۃ والجلوس
علیہا فسق والتلذذ بہا من الکفر یعنے اور حرام ہے استعمال ان باجون کا کہ خوشی کے لیے

بجائی جاتے ہیں بغیر گانیکے مانند عود اور طنبور اور آلات سرود اور نقارے اور مزامیر کے
اور مجاہد سے منقول ہے کہ انھون نے کہا کہ سنی عبد اللہ بن عمرؓ نے آواز نقارہ کی اسپر داخل کین
دونون انگلیان اپنی بیچ دونون کانون اپنے کے اور کہا اسیطرح دیکھا مینے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو کرتے تھے اور روایت ہی مکحول سے کہ نقل کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا سننا
آلات لہو کا یعنی باجونکا گناہ اور بیٹھنا اُسپر فسق ہی اور لذت حاصل کرنی اُنسے قبیل کفر سے ہے
اور عمادیہ مین کتاب ترصیع سے نقل کیا ہی وَالْاَنْکِحَۃُ الَّتِیْ مُنْعَقِدُ فِیْ مَجَالِسِ الْمَلَاھِیْ وَالْمَزَامِیْرِ
تَکُوْنُ مُخْتَلِفًا فِیْھَا بِوَجْھَیْنِ اَحَدُھُمَا یَفْسُقُ الْوَلِیُّ لِاَنَّہٗ ھُوَ الَّذِیْ اَحْضَرَ الْمَلَاھِیْ
وَالْمَعَازِفَ وَاَمَرَھُمْ بِذٰلِکَ وَاَعْطَی الْمُغَنِّیْنَ عَلٰی ذٰلِکَ الْاُجْرَۃَ وَالثَّانِیْ اِنَّ الْحَاضِرِیْنَ
صَارُوْا فَسَقَۃً لِاِسْتِمَاعِھِمْ ذٰلِکَ فَلَمْ یَبْقَ الْوَلِیُّ وَلِیًّا وَالْحَاضِرُوْنَ شُھُوْدًا عِنْدَہٗ
یعنی اور جو نکاح کہ منعقد ہوتے ہین بیچ مجلسون آلات لہو اور مزامیر کے اختلاف ہے
اُنکے صحیح ہونے مین دو سبب سے ایک تو یہ کہ فاسق ہوتا ہے ولی اسلیے کہ وہ ولی ہی لایا ہے
آلات لہو و ساز گانے کے اور حکم کیا ہی لوگون کو ساتھ مرتکب ہونے اس امر کے اور
دی ہے گانے والون کو گانے پر اجرت اور دوسرے یہ کہ حاضرین مجلس تمام فاسق ہوئے
بسبب سننے اُس گانے کے پس نرہا ولی لائق ولایت کے اور نہ حاضرین مجلس لائق گواہی کے
نزدیک شافعیؒ کی حاصل یہ کہ ایسا نکاح ان دو سبب مذکور سے نزدیک شافعی کی صحیح نہین ہوتا پس
نکاح ایسا کرنا چاہیے کہ سبھونکے نزدیک درست ہو اور خزانۃ الروایۃ مین ظہیریہ سے منقول ہے
وَاعْلَمْ اَنَّ جِنْسَ ھٰذِہِ الْمَسَائِلِ ثَلٰثَۃُ اَنْوَاعٍ مِنْھَا مَا یَکُوْنُ خَطَأً وَلٰکِنْ لَا یُوْجِبُ
الْکُفْرَ فَیُؤْمَرُ فَاعِلُہٗ بِالْاِنَابَۃِ وَالْاِسْتِغْفَارِ وَمِنْھَا مَا فِیْہِ اخْتِلَافٌ فَیُؤْمَرُ بِالتَّجْدِیْدِ
النِّکَاحِ اِحْتِیَاطًا وَبِالتَّوْبَۃِ وَالْاِنَابَۃِ وَمِنْھَا مَا ھُوَ کُفْرٌ بِالْاِتِّفَاقِ کَمَا اَنَّہٗ

يُوجِبُ إِحْبَاطَ جَمِيعِ أَعْمَالِهِ وَيَلْزَمُ إِعَادَةُ الْحَجِّ إِنْ حَجَّ وَيَكُونُ وَطْيُهُ مَعَ امْرَأَتِهِ زِنًا وَالْوَلَدُ الْمُتَوَلِّدُ فِي هٰذِهِ الْحَالَةِ وَلَدَ الزِّنَا فَإِنَّهُ إِنْ أَتَى بِكَلِمَةِ الشَّهَادَةِ بَعْدَ ذٰلِكَ بِحُكْمِ الْعَادَةِ وَلَمْ يَرْجِعْ عَمَّا قَالَ أَوْ فَعَلَ لَمْ يَقَعِ الْكُفْرُ وَهُوَ الْمُخْتَارُ

یعنی جان کہ تحقیق جنس ان مسائل کی تین قسمین ہین بعضی اُنمین سی خطا ہین ولیکن نہین لازم کرتی کفر کو حکم کیا جاوے کرنے والا انکا ساتھہ رجوع کرنی کی طرف خدا کی اور استغفار کی اور بعضے اُنسے مختلف فیہ ہین پس حکم کیا جاوی ساتھہ تجدید نکاح کی احتیاطًا اور ساتھہ توبہ کی اور رجوع کے طرف اللہ تعالی کے اور اُنمین سی کفر ہین بالاتفاق تحقیق وہ لازم کرتی ہین حبط کرنے اعمال اُسکے کو لازم آتا ہی اعادہ حج کا اگر کیا ہوا ہی اور ہوتی ہے صحبت کرنی اُسکی ساتھہ بی بی اپنی کے زنا اور اولاد کہ پیدا ہوتی ہی اُس حالت مین ولد الزنا ہوتی ہی پس تحقیق وہ شخص اگر کہتا ہی کلمہ شہادت کا بعد اُسکے بسبب عادت کی اور رجوع نہین کرتا ہی اُس چیز سے کہ کہی ہی یا کی ہی دور نہین ہوتا ہی کفر اُسکا اور یہی مختار ہی تمام ہوئی عبارت بعینہٖ اُسکی پس عورتونکو چاہیے کہ جہان گانا بجانا وغیرہ ذٰلک رسمیات خلاف شرع ہون وہان کے جانے سے احتراز کرین اور خاوندونکو چاہیے کہ منع کرین اونکو وہانکے جانے سے اور عورتین فرمانبرداری کرین اُنکی اور تابع رسم وآئین برادری کی ہرگز نہون کہ انکو یہان کی بدنامی سہل ہی ایسا کام نکرین کہ میدان حشر مین کہ اولین وآخرین سب وہان جمع ہونگے ذلیل ورسوا ہون کتاب اربعین مذکور مین لکھا ہی کہ اگر کوئی کہے کسیکو کہ ہمارے تئین رسوم مروجہ اس دیار کی سے چارہ نہین موافق شرع کے ہون یا نہون اسلیے کہ محفل شادی کی بدون ان رسوم کی مثل سوم محفل میت کی ہوتی ہی اور تابع رسوم اہل زمانہ کی ہین شادی ہو یا غم تمکو اختیار ہی کہ اپنے گھر مین جو کچھ چاہو سو کرو اور ہم اپنے گھر مین جو کچھ چاہین جا سکے

کرینگے عیسیٰ بدین خود موسیٰ بدین خود مہم حکومت تمھاری نہین پہونچتی ہی تو ایسے کلمات
کہنے ازروے شرع شریف کے نہایت بڑے ہین اسلیے کہ حکم خدا اور رسول کو رسمون کے
مقابلہ مین سہل و سبک جاننا اور رسوم مروجہ کو کہ اکثر اونکی مشتمل اوپر گناہون اور بدعت
اور ضلالت کے ہین محکم و مضبوط پکڑنا گویا کار دنیا کو امور آخرت پر ترجیح دینی ہے پس اگر وہ
اخیر عمر تک اسی طرح بسر کرے خوف زوال ایمان کا ہی معاذ اللہ من ذلک کتاب ذخیرہ
مین ذکر کیا ہی وَاِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِغَيْرِهٖ حُكْمُ الشَّرْعِ فِي هٰذِهِ الْحَادِثَةِ كَذَا
فَقَالَ ذٰلِكَ الْغَيْرُ مَنْ بِرَسْمِ كَارِ مِيكُنَمِ الشَّرْعَ نَّ كَفَرَ عِنْدَ بَعْضِ الْمَشَائِخِ یعنی جبکہ
کہے آدمی کسی سے کہ حکم شرع کا اس حادثہ مین اسطرح ہی پس کہے وہ شخص کہ مین رسم پر
چلتا ہون شرع پر نہین چلتا تو وہ کافر ہوجاتا ہی نزدیک بعضی مشائخ کی انتہی پس اُسکو
لازم ہے کہ جلدی توبہ کرے اور رسوم خلاف شرع سے باز آوے اور اگر توبہ نہ کی اور اسپر
اصرار کیا اور بُرا اچھا جانا اُسکو پس کفر کیطرف کھینچ لیجاتا ہے چنانچہ فتاوی حمادیہ والی نے
رسالۂ امام شہاب الملۃ والدین کے سے کہ اُسمین نوادر برہانی سی لایا ہے نقل کیا ہے
حُكِيَ عَنْ اَبِي نَصْرِنِ الدَّبُوسِيِّ عَنْ قَاضِيْ ظَهِيْرِ الدِّيْنِ الْخَوَارِزْمِيْ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ
مَنْ سَمِعَ الْغِنَاءَ مِنَ الْمُغَنِّيْ اَوْ مِنْ غَيْرِ الْمُغَنِّيْ اَوْ يَرٰى فِعْلًا مِنَ الْحَرَامِ
فَيَسْتَحْسِنُ ذٰلِكَ بِاعْتِقَادٍ اَوْ بِغَيْرِ اعْتِقَادٍ يَصِيْرُ مُرْتَدًّا فِي الْحَالِ بِنَاءً عَلٰى اَنَّهٗ
اَبْطَلَ حُكْمَ الشَّرِيْعَةِ وَمَنْ اَبْطَلَ حُكْمَ الشَّرِيْعَةِ لَا يَكُوْنُ مُؤْمِنًا عِنْدَ كُلِّ مُجْتَهِدٍ
وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ تَعَالٰى طَاعَتَهٗ وَاَحْبَطَ اللّٰهُ تَعَالٰى كُلَّ حَسَنَاتِهٖ وَبَانَتْ عَنْهُ
امْرَأَتُهٗ فَاِنْ تَابَ لَا يَجِبُ الْقَتْلُ وَلَا يُضْرَبُ عُنُقُهٗ لِقَوْلِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ
مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ فَاِنْ قَتَلَهٗ قَاتِلٌ قَبْلَ عَرْضِ الْاِسْلَامِ وَكَرِهَ ذٰلِكَ

وَلَا شَیْئٌ عَلَیْہِ اِنْتَھٰی یعنے منقول ہی ابو نصر دبوسی سے کہ روایت کی قاضی ظہیر الدین
خوارزمی سے کہ جسنے سنا گانا قوال سے یا غیر قوال سے یا دیکھا کوئی فعل حرام پس اچھا
کہا اسکو باعتقاد یا بغیر اعتقاد تو وہ مرتد ہو جاتا ہے اسیوقت بنا بر اسکے کہ اسنے باطل کیا
حکم شریعت کو اور جسنے باطل کیا حکم شریعت کو نہیں ہوتا ہے وہ مومن سب مجتہدون کے
نزدیک اور قبول نہین کرتا اللہ تعالیٰ عبادت اسکی اور نابود کرتا ہی اللہ تعالیٰ تمام
نکیان اسکی اور جدا ہو جاتی ہے اس سے بی بی اسکی پس اگر توبہ کی واجب
نہین ہوتا قتل اسکا والا ماری جاوے گردن اسکی بسبب فرمانے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے کہ جو کوئی تبدیل کرے دین اسلام کو پس مارڈالو اسکو پھر اگر قتل کیا اسکو
قاتل نے پہلے عرض کرنے اسلام کے تو وہ مکروہ ہے یہ قتل اور نہین آتا وسپر کچھ اور
حمادیہ مین یہ بھی ہے فَاِنَّ صِحَّۃَ التَّصْدِیْقِ وَالْاِقْرَارِ بِالتَّوْحِیْدِ لَا یَکُوْنُ
مَعَ اِنْکَارِ شَیْئٍ مِّنَ الشَّرَائِعِ فَقَالَ مُحَمَّدٌ رَحْ فِی السِّیَرِ الْکَبِیْرِ مَنْ اَنْکَرَ
شَیْئًا مِّنَ الشَّرَائِعِ فَقَدْ اَبْطَلَ قَوْلَہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ حُکِیَ اَنَّ مُوْسٰی عَلَیْہِ
السَّلَامُ لَمَّا رَجَعَ غَضْبَانَ اَسِفًا وَاسْتَمَعَ الصِّیَاحَ وَکَانُوْا یَرْقُصُوْنَ
حَوْلَ الْعِجْلِ وَیَضْرِبُوْنَ الدُّفُوْفَ وَالْمَزَامِیْرَ فَقَالَ ھٰذَا صُوْرَۃُ الْفِتْنَۃِ
یعنے پس تحقیق صحت تصدیق اور اقرار ساتھ توحید کے نہیں ہوتا باوجود انکار کسی چیز کے
شرائع سے پس کہا محمد نے سیر کبیر اپنی مین کہ جسنے انکار کیا کسی چیز کا احکام شریعت سے
پس تحقیق باطل کیا کہنا کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا منقول ہے کہ تحقیق موسیٰ علیہ السلام جبکہ پھر
لوٹے کوہ طور سے غصہ ناک افسوس کرتے ہوے اور سنین آوازین اور تھے لوگ رقص
کرتے گرد گوسالہ کے کہ سامری نے بنایا تھا اور بجاتے تھے دف و مزامیر پس فرمایا یہ صورت فتنہ کی ہی انتھی

له [illegible]

پس بیان کہ امور نامشروعہ مثل رقص و آلات لہو کے قسم معازف و مزامیر سے کہ نقارہ و ڈھول
اور تاشہ اور مرفہ اور طنبورہ اور سارنگی اور شہنا اور آتشبازی اور آرایش وغیرہ ہین موجود ہون
خواہ بیچ مجلس عقد نکاح کے اور خواہ اور شادیون ہین شریک ہونا اور جانا وہان ازروے حکم
شریعت کے جائز نہیں ہے بلکہ حرام ہی چنانچہ فقہ اور حدیث کی کتابون مین مشروحًا مذکور ہو اور فرمایا
حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے کتاب غنیۃ الطالبین مین هٰذَا اِذَا کَانَ خَالِیًا عَنِ الْمُنْکَرِ
فَاِنْ حَضَرَ مُنْکَرٌ کَالطَّبْلِ وَالْمِزْمَارِ وَالْعُوْدِ وَالنَّایِ وَالرَّبَابِ وَالْمَعَازِفِ
وَالطَّنَابِیْرِ وَالشَّبَّیْنِ وَالشَّبَّابَۃِ وَالْجُعْرَانِ الَّذِیْ یَلْعَبُ بِہِ التُّرْکُ لَا یَجْلِسُ
ھُنَاکَ لِاَنَّ جَمِیْعَ ذٰلِکَ مُحَرَّمٌ یعنے حاضر ہونا مجلس وغیرہ مین اُسوقت ہی کہ خالی ہو
منکرات سے پس اگر موجود ہو کوئی منکر مانند نقارہ اور مزامیر اور عود اور نے اور رباب
اور آلات سرود و طنبورہ اور شبین اور شبانہ اور جعران کہ کھیلتے ہین ساتھ اُسکی ترک
نہ بیٹھے وہان اسلیے کہ یہ سب حرام ہین انتہی اور ہر مسلمان کو واجب ہی کہ امور منہیات اور معصیت
اور خاطرداری اہل بدعت کی سی اگرچہ قرابت قریبہ رکھتے ہون مانند ماں اور باپ اور
بہن اور بیٹے اور بی بی وغیر ذلک کے اجتناب کرے کہ فرمایا ہے اللہ تعالے
لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَادُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَ
لَوْ کَانُوْٓا اٰبَآءَھُمْ اَوْ اَبْنَآءَھُمْ اَوْ اِخْوَانَھُمْ اَوْ عَشِیْرَتَھُمْ الاٰیۃ یعنے نہ پاویگا
تو اُس قوم کو کہ ایمان رکھتے ہین ساتھ اللہ کے اور دن آخرت کے بایں صفت کہ دوستی
کرین ساتھ اُس شخص کے کہ مخالفت کرے اللہ کی اور اُسکے رسول کی اگرچہ
ہون وہ باپ اُنکے یا بیٹے اُنکے یا بھائی اُنکے یا کنبے کی لوگ اُنکے آخر آیہ تک
کہ سورہ مجادلہ مین اسی کا مذکور ہے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

لما وقعت بنو اسرائیل فی المعاصی نهتهم علماؤهم فلم ینتهوا فجالسوهم
فی مجالسهم واکلوهم وشاربوهم فضرب الله قلوب بعضهم
ببعض فلعنهم علی لسان داؤد وعیسی بن مریم ذلک بما عصوا
وکانوا یعتدون کذا فی المشکوٰۃ یعنے جبکہ پڑے بنی اسرائیل گناہون مین منع
کیا انکو علمانے پس نہ باز رہے وہ پھر بیٹھا کیے انکے ساتھ علما انکی مجلسون مین اور انکے
ساتھ کھایا پیا کیے پس سخت وسیاہ ہوگئے دل بعضون کے یعنے جنھون نے گناہ نہین
کیا تھا بسبب شامت گناہگارون کے یعنے پس ہوگئے سبھون کے دل سخت اور بعید قبول
کرنی خیر ورحمت سے بسبب معاصی کے اور بسبب مخالطت بعض انکے کی بعض سے پس لعنت کی اللہ تعالی نے
انکو اوپر زبان داؤد وعیسی بیٹے مریم علیہما السلام کے بسبب اوسکے کہ نافرمانی کی انھون نے اور ہو وہ حد سے گذرنے
والے یہ حدیث مشکوٰۃ مین ہے فرمایا اللہ تعالی نے فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظلمین یعنے پس نہ بیٹھ
بعد یاد دلانیکی ہمراہ قوم ظالمون کے انتہے تنبیہ گانا بغیر ساز کے جائز ہے یا نہین پس اسمین اختلاف
کیا ہے علما نے بعضون نے مباح مطلق کہا ہے اور بعضون نے مکروہ مطلق لیکن بحر الرائق مین لکھا ہے کہ اصل
مذہب حرمت ہی مطلقاً جیسے کہ نقل کیا ہے اسکو در المختار مین ومنهم من اباحه مطلقا
ومنهم من کرهه مطلقا وفی البحر والمذهب حرمته مطلقا فانقطع الاختلاف
بل ظاهر الروایة انه کبیرة ولو لنفسه انتهی عبارة الدر یعنے بعضے علما وہ ہین
کہ غنا کو انھون نے مباح مطلق کہا ہے اور بعضے وہ ہین کہ انھون نے مکروہ مطلق کہا ہے اور
بحر الرائق مین لکھا ہے کہ اصل مذہب حرمت اسکی ہے مطلقاً پس منقطع ہو گیا اختلاف
ظاہر روایت یہ ہے کہ تحقیق وہ کبیرہ ہے اگرچہ واسطے نفس اپنے کے ہو تمام ہوئی عبارت در المختار
کی اور فتاوی حمادیہ مین حدیث آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے وما من رجل

يَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالغِنَاءِ اِلَّا بَعَثَ اللّٰهُ عَلَيْهِ شَيْطَانَيْنِ اَحَدُهُمَا عَلٰى هٰذَا الْمَنْكِبِ وَالْاٰخَرُ عَلٰى هٰذَا الْمَنْكِبِ فَلَا يَزَالَانِ يَضْرِبَانِهٖ بِاَرْجُلِهِمَا حَتّٰى يَكُوْنَ هُوَ الَّذِيْ يَسْكُتُ اِنْتَهٰى یعنے نہین ہے کوئی شخص کہ بلند کرے آواز اپنی ساتھ گانے کے مگر کہ بھیجتا ہی اور متعین کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُسپر دو شیطان کہ ایک اُنمین سے ایک شانے پر ہوتا ہی اور دوسرا دوسرے شانہ پر پس ہمیشہ دونون مارتے ہین اُسکو ساتھ لاتون اپنی کی یہانتک کہ وہ چپ ہوتا ہی اور بجانا دف کا بغیر گانے کے واسطے اعلان نکاح کے مباح ہے جیسے کہ ہدایہ مین لکھا ہی کہ طبل غزاۃ اور دف کہ مباح ہی بجانا اُسکا شادی مین تاوان دیے جاوین ساتھ تلف کرنے انکے بلاخلاف پس عبارت ہدایہ اور در المختار سے معلوم ہوا کہ غنا اصل مذہب مین حرام ہی اور بجانا دف کا بغیر گانے کے مباح ہی واسطے اعلان نکاح کی اور تنبیہ الانام مین سراجی سے لکھا ہے کہ مضائقہ نہین دف بجانے کا نکاح کی شب مین اعلان نکاح کے لیے وقتیکہ دف جھانجھ دار نہو اور اُسکے بجانے مین نیت لعب کی اور گانا نہو اسلیے کہ مکروہ ہی لعب اور گانا اور اُسمین یہ بھی ہی کہ سننا باجون کا اور بیٹھنا اوسپر فسق ہی لیکن بجانا دف کا واسطے اعلان نکاح کے اسطرح چاہیے جیسے کہ طبل یعنی نقارے کو بجاتی ہین انتہی اور حماویہ مین ہی کہ کہا معلی نے کہ کہا ابو مہاجر نے کہ خبر دی ہمکو ابان بن عباسؓ نے مغیرہ بن شعبہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے مکروہ رکھا تمھارے لیے شراب اور جوے اور مزامیر اور آلات سرود کو اور ڈھول اور دف کو پوچھا مینے ابو المہاجر سے کہ کیونکر بجاتے تھے دف بیچ زمانے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس کہا تھی عورت جسوقت کہ ہوتی شادی لیتی چھلنی اور لکڑی پس ٹھہرتی اونچے پر اور مارتی لکڑی چھلنی پر سناتی لوگونکو کہ شادی ہی انتہی اور گانا ڈومنی کا ساتھ دف کے اگرچہ عورتونکی محفل مین ہو جائز نہین اسلیے کہ اُس

مستحب ہے بجانا دف کا نکاح میں اعلان کے لیے

صورت مین جمع کرنا ہے مباح اور حرام مین اور جہان کہ مباح و حرام جمع ہون حرام کو ترجیح دیتے
ہین جیسے کہ کہا اشباہ مین اذا اجتمع الحلال والحرام غلب الحرام و بمعناہا ما
اجتمع محرم و مبیح الا غلب المحرم انتہی یعنے جبکہ جمع ہون حلال و حرام غالب
ہوتا ہے حرام اور معنی اسکے یہ ہین کہ جمع نہین ہوتی ایک چیز حرام کرنیوالی اور مباح کرنے والی
مگر کہ غالب ہوتی ہی حرام کرنیوالی تمام ہوئی عبارت اشباہ کی اور دینا کچھہ ڈومنیون وغیرہ کو
گانے پر اجرت گانے کی اجرت ہوتی ہی اور لینا اجرت کا گانے پر حرام ہی چنانچہ عبارت ہدایہ کی کہ
کتاب الاجارۃ مین ہی اس معنی پر دلالت کرتی ہی ولا یجوز الاستیجار علی الغناء والنوح
وکذا سائر الملاہی لانہ استیجار علی المعصیۃ لا تستحق بالعقد یعنے
جائز نہین ہے نوکر و مزدور مقرر کرنا غنا اور نوحہ پر اور اسیطرح ہین تمام باجے اسلیے کہ نوکر
و مزدور رکھنا ہی گناہ پر اور گناہ مستحق عقد کا نہین ہوتا انتہی تمام ہوئی عبارت شارح عینی کی
اور حضرت شیخ الاسلام نے کہ بڑے محدث ہین اولاد حضرت شیخ عبدالحق کی سے ترجمہ بخاری
مین لکھا ہی کہ فقہا کو کہ اہل فتوی اور امانت اور متقدمین دین ہین بیچ حرمت اور کراہت غنا کے
تشدید و تغلیظ ہی اور صحیح تر اور مشہور تر چارون اماموں سے قول ساتھہ کراہت کے ہے اور
اطلاق حرام کا بھی آیا ہے قاضی ابو الطیب نے حرام ہونا غنا کا عامر شعبی اور سفیان ثوری
اور حماد اور نخعی اور فاکہی سے نقل کیا ہی اور منقول ہے اہل مدینہ اور کوفہ اور عراق سے
بھی اور بغوی نے معالم مین کہا ہی کہ غنا حرام ہی تمام ادیان مین اور قرطبی نے کہا کہ خلاف نہین ہے
بیچ حرام ہونے اُسکے کے اسلیے کہ وہ قبیل لہو و لعب کے سے ہی کہ مذموم ہی بالاتفاق تمام ہوا
قول حضرت شیخ الاسلام کا اور قاضی عصمت سہارنپوری نے ایک رسالہ حرمت غنا مین لکھا ہی
کہ اسمین آیات اور احادیث و قول فقہا سے حرمت اسکی ثابت کی ہی اگر کوئی اسکو نظر انصاف

سے دیکھتے تو راگ کے پاس نہ پھٹکتے چنانچہ تھوڑا سا مضمون اسکا بطور نمونہ کے لکھا جاتا ہے
روایت کیا حکیم ترمذی نے نوادر الاصول میں کہ جسنے کان لگایا طرف آواز راگ کے نہیں
اذن دیا جاویگا اسکو یہ کہ سنے آواز روحانیوں کی جنت میں کہا گیا کہ کون ہیں روحانی
فرمایا قاریان اہل جنت کے انتہی اور اگر کوئی کہے کہ کیا دلیل ہے کہ جہاں حرام و مباح جمع ہوں تو
حکم ساتھ حرام کے کریں ہم اور ساتھ مباح کے نہ کریں اسکا جواب ہم یہ دینگے کہ تمام اماموں
اصول فقہ کی نے اجماع کیا ہے اسپر کہ جہاں دو روایتیں یعنی فقہ کی یا دو ہیں ہم یا دو حدیثیں
مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہمکو پہنچی ہوں کہ ایک انمیں سے دلالت کرتی ہو کہ فلانی
چیز مباح ہے اور دوسری دلالت کرتی ہو کہ وہ چیز حرام ہے اور تاریخ معلوم نہیں کہ یہ حدیث
اول صادر ہوئی ہے یا وہ تو اتفاق تمام علما کا ہے اسپر کہ وہ حدیث دلالت حرمت پر کرتی ہے
راجح اور ناسخ ہے پس جہاں کہ مباح و حرام ایک چیز میں جمع ہوں تو وہ چیز حرام ہوگی اور یہ بات
اصول بزدوی میں ثابت ہوئی ہے عالم کامل چاہیے تا اصول فقہ کو معلوم کرے تمام ہوا کلام
قاضی عصمت اللہ کا پس اگر منظر انصاف دیکھے تو روایتوں سے حرمت نرے راگ کی بھی
صراحۃ ثابت ہوتی ہے اور قطع نظر اسکے جن علمائے کہ جواز اسکا لکھا ہے انھوں نے بھی تو بہت
سی قیدیں لگائی ہیں از انجملہ ایک قید ہے کہ اس راگ میں جھوٹ اور فحش وغیر ذلک مضمون نہو
پس اسوقت میں وہ کہاں میسر ہے اکثر غزلیں وغیرہ جھوٹ اور مبالغہ سے خالی نہیں پس ضرور اس سے
پرہیز کرنا چاہیے نہ مردوں کو سننا چاہیے اور نہ اپنی بیبیوں کے لیے روا رکھیں خواہ اپنے گھر میں خواہ
غیر کے گھر میں جا کر اور عورتوں کو اس بات میں بھی اطاعت کرنی چاہیے اپنے خاوندوں کی اور
بعض اوقات لوگ گانے بجانے میں تو شریک نہیں ہوتے لیکن اہتمام میں اس محفل کے بندے رہتے ہیں یا
بعضے مکان یا فرش وغیرہ دیتے ہیں وہ بھی شریک ہیں اس گناہ میں اسلیے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ یعنی اور آپس مین
مدد کرو نیکی اور تقویٰ پر اور نہ مدد کرو گناہ اور ظلم پر اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو کوئی
باعث اور سبب برائی کا ہوتا ہے اُسکو بھی اُتنا ہی گناہ ہوتا ہی کہ جتنا اُسکے کرنیوالیکو
ہوتا ہی چنانچہ یہ حدیث مشکوۃ مین موجود ہی پس بالکل پرہیز کرنا چاہیے اُن رسمیات بدسے کہ نہ
مرتکب ہونگا اور نہ مہتمم و سبب یہہ دنیا چند روزہ ہی کیونکہ اُسکے خاطر اپنی آخرت برباد کری
ایک روایت مین آیا ہی کہ بدترین آدمیون کا مرتبہ مین دن قیامت کے اللہ کے نزدیک وہ ہوگا
کہ غیر کی دنیا کے لیے اپنی آخرت برباد کری عیاذاً باللہ منہ اور ایک چیز بُری اور ہے کہ اُسکی
برائی کا خیال بھی نہین کسی کو کہ وہ رسم پنجیری کی ہی کہ جب دولہا دلھن بعد نکاح کی اول صحبت
کرتے ہین تو اُسکی خوشی مین بیٹی والے پنجیری وغیرہ بھیجتے دولہا کے یہان واہ کیا بیحیائی ہی ذرا
اُسکے قبائح کو سوچنا تو چاہیے کہ کیا کیا اسمین برائیان ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
جس امر کے اخفا کو فرمایا ہو اُسکو یہ شہرت دیتے ہین اور جو کہ باغیرت ہین اُنکی جبلت مین اُسکا
اخفا ملحوظ ہوتا ہے پھر بھیجنے والے نے تو ایسی بیحیائی کی اب وہ پنجیری جسکی یہان جاتی ہی وہ
مبارکبادی دیتا ہی خیال تو کرین کہ کیا شرم معلوم ہوتی ہوگی اُسوقت لیکن چونکہ رواج اِس
رسم کا بہت ہی شاید شرم نہ آتی ہو خیال کر کر دیکھین تو اُسمین بھی خوف کفر کا ہی کلام بیحیائی پر خوش
ہونا اور مبارکبادیان دینی اور اچھا جاننا اُسکو ہوتا ہی غرضکہ جو ایسی رسمین ہین مردونکو
چاہیے کہ منع کرین عورتونکو اُنسے اور عورتونکو چاہیے کہ فرمانبرداری کرین اپنے خاوندون کی
اُنمیں اور اکتفا کرین اُن رسمونپر کہ جو حضرت کے اور صحابہ کرام کے وقت مین ہوتی تھین
اور حضرت سے اس باب مین اسقدر ثابت ہوا ہے کہ جب حضرت فاطمہؓ کا نکاح کرنے
لگے تو کچھ خوشبوئی منگائی اُنکے لیے اور حکم کیا لوگون کو جہیز تیار کرنے کا پس تیار کی گئی

بیان نکاح حضرت فاطمہ کا اور تعداد جہیز کا مضمون

ایک چارپائی بنی ہوئی خرما کی رسی کی اور تیار کی گئی ایک توشک چمڑے کی کہ بھرا تھا اُسکے اندر لیف خرما یعنی پوست درخت خرما کا اور حضرت علیؑ سے فرمایا کہ جب فاطمہ تمھارے پاس آویں تو اُنسے کچھ کلام نکرنا یہانتک کہ آؤں میں تمھارے پاس پس آئیں حضرت فاطمہ ہمراہ ام ایمن کی یہانتک کہ بیٹھیں ایک جانب گھر میں اور حضرت علیؑ ایکجانب میں تھے کہ اسی حال میں آنحضرتؐ تشریف لائے اور فرمایا کہ کیا ہیں یہاں بھائی میرے یعنی حضرت علیؑ کہا ام ایمن نے کہ موجود ہیں بھائی تمھارے کیا نکاح انکا کیا اپنی بیٹی سے فرمایا آنحضرتؐ نے ہاں اور داخل ہوئے آنحضرتؐ گھر میں پھر فرمایا حضرت فاطمہؓ کو کہ لا میرے پاس پانی پس اٹھیں فاطمہؓ طرف بڑے پیالہ چوبی کے کہ گھر میں رکھا ہوا تھا پس لائیں پانی پس لیا حضرتؐ نے اسکو اور کلی کی اوسمیں پھر فرمایا فاطمہؓ کو کہ آگے آؤ پس آگے آئیں فاطمہؓ پس پانی چھڑکا آپنے اوپر سینہ اور سر انکی کے اور کہا اَللّٰھُمَّ اِنِّی اُعِیْذُھَا بِکَ وَذُرِّیَّتَھَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پھر فرمایا انکو کہ پیٹھ پھیریں پس پیٹھ پھیری اُنھوں نے پس ڈالا پانی درمیان دونوں مونڈھوں انکے کے پھر کیا مانند اُسکے واسطے حضرت علیؓ کے پھر فرمایا حضرت علیؑ کو داخل ہو اپنی اہل کے پاس بنام خدا تعالیٰ کے اور ساتھ برکت کے اور اور روایت میں آیا ہی کہ حضرت علیؑ نے خواستگاری کی حضرت فاطمہؓ کی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مجھکو میرے رب نے بھی یہی حکم کیا ہی پھر بعد چند روز کے بلوایا حضرت نے ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور عبدالرحمن اور چند انصار کو پس جبکہ جمع ہوئے وہ اور اپنی اپنی جگہ بیٹھے اور حضرت علیؑ غائب تھے پس آنحضرتؐ نے خطبہ نکاح کا پڑھا پھر فرمایا کہ تحقیق اللہ عز وجل نے حکم کیا مجھکو یہ کہ نکاح فاطمہؓ کا کروں ساتھ علی ابن ابیطالب سے پس تحقیق گواہ رہو تم کہ تحقیق میں نے نکاح کیا انکا چارسو مثقال چاندی پر اگر راضی ہو ساتھ اسکے علی پھر منگایا آنحضرتؐ نے طبق خرمائے خشک کا پھر فرمایا کہ لوٹ لو پس لوٹ لیا لوگوں نے اور آئے حضرت علیؑ پس مسکرا دئیے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ع یا اللہ بیشک میں پناہ میں دیتا ہوں اسکو تیری اور اسکی اولاد کو شیطان راندہ ہوئے سے ۱۲

روبرو اُنکے فرمایا کہ اللہ عز وجل نے حکم کیا مجھکو یہ کہ نکاح کرو ں مین تیرا فاطمہ سے ساتھ مہر چار سو
مثقال چاندی کے اگر راضی ہوا تو ساتھ اُسکے پس کہا علیؓ نے کہ راضی ہوا مین اے رسول اللہ پس
فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جَمَعَ اللّٰهُ شَمْلَكُمَا وَاَعَزَّ جَدَّكُمَا وَبَارَكَ عَلَيْكُمَا
وَاَخْرَجَ مِنْكُمَا كَثِيْرًا طَيِّبًا یعنی جمع کرے اللہ تعالیٰ پراگندگی تم دونوں کی
اور غالب کرے بزرگی تم دونوں کی اور برکت نازل کرے تم دونوں پر اور نکالے تم دونوں سے اولاد بہت
پاکیزہ یہ مواہب لدنیہ مین نقل کیا ہے پس خیال تو کرو اے بھائیو کہ حضرت بی بی صاحبہ کہ سردار ہین
جنتی بیبیون کی انکا نکاح تو اس بے تکلفی سے ہوا اگر تم بھی انکی کچھ محبت سچی رکھتے ہو تو اسطرح کرو اور
چار سو مثقال چاندی کا جو حضرت بی بی کا مہر کیا اُسکے ڈیڑھ سو روپیہ ہوتے ہین اگر بارہ ماشہ کا
روپے ہو مانند ڈبل وغیرہ کے اور مہر ازواج مطہرات کا سوا ام حبیبہ کے اور مہر سب صاحبزادیون کا
سوا حضرت فاطمہؓ کے پانسو درہم کا تھا جسکے روپے ہوئے انکو ایکسو تئیس روپے چار آنہ ہوتی ہین اور ام
حبیبہ کا ایک ہزار پچاس روپیہ کا پس یہان جو ہزارون لاکھون کے مہر باندھتے ہین بہت
بُری رسم ہے کہ اکثر خاوند آخرت کے وبال مین گرفتار ہونگے بسبب اسکے کہ اس بیچارے نے
وہ روپے خواب مین بھی نہین دیکھے بھلا وہ ادا کہان سے کریگا جب ادا نکیے تو آخرت مین جورو کے
قرض کے بدلے پکڑا جاویگا مہر کا باندھنا سنت سے زیادہ باندھکر کیون ثواب سنت سے محروم رہتے
ہین اور مسلمانون کو ایذا دیتے ہین حضرت عمرؓ سے منقول ہے کہ انھون نے فرمایا آگاہ ہو نہ بھاری مہر باندھو
بیبیون کا اسلیے کہ اگر گران مہر سبب بزرگی کا ہوتا دنیا مین اور موجب تقویٰ کا ہوتا نزدیک اللہ کے تو
سزاوار تر ہین تمھارے ساتھ اُسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے نہین جانتا ہون مین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نکاح
کیا ہو کسی کا اپنی بیبیون اور بیٹیون مین سے زیادہ بارہ اوقیہ سے کہ جسکے قریب پانسو درہم کے ہوتے ہین
اور اور حدیث مین آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِنَّ اَعْظَمَ النِّكَاحِ

برکۃ ایسرہٗ مؤنۃً یعنے بہت بڑی برکت کا نکاح وہ ہی کہ کم ہو محنت مین یعنی مہر مین
اور خرچ کم ہوا اور تھوڑے پر قناعت کرلے یہ دونون حدیثین مشکوۃ مین ہین پس تعجب ہی کہ اکثر
وہم سے چیزین برکت و بھلائی نکاح کے لیے کرتے ہین اور حضرتؐ نے جو ایک برکت کی بات
بتائی تو ہرگز نہین کرتے واہ کیا ایمان ہی پس عورتونکو چاہیے کہ اگر انکے باپ وغیرہ نے زیادہ مہر
بندھوایا ہی تو یہ بخشدین کہ بڑا ثواب پاوینگی گویا جتنے روپے مہر کے تھے لیکر دیے اور لیکر دینے کا کیا
کچھ ثواب آیا ہی اور فرمایا ہی پاک پروردگار جل جلالہٗ نے وَاَنْ تَعْفُوْا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی یعنے اور معاف کرنا تمہارا
قریب تر ہے واسطے تقوی کی تفسیر مدارک مین اس آیۃ کی تفسیر یون لکھی ہی کہ یہ خطاب ہی خاوندونکو اور بیبیونکو
یعنے عفو کرنا خاوند کا ساتھ دینے پورے مہر کے بہتر ہی اسکے لیے اور عفو کرنا عورت کا ساتھ ساقط کر دینے
سارے مہر کے بہتر ہے اسکے لیے انتہی اور حضرت عمرؓ سے آیا ہی بطریق مرفوع کے یعنے انحضرتؐ صلعم سے
نقل کرتے ہین کہ فرمایا آپ نے اگر نہوتا دعوی غیب کا کرنا تو گواہی دیتا مین واسطے پانچ نفر کے کہ وہ
اہل جنت سے ہین ایک تو مومنین سے فقیر ہے عیالدار اور دوسری وہ عورت کہ راضی ہو
اس سے خاوند اسکا اور تیسری وہ عورت کہ تصدق کرے یعنے بخشدے مہر اپنا اپنے خاوندکو
واسطے رضاے اللہ تعالے کے اور چوتھے وہ کہ راضی ہین اس سے مان باپ
اسکے اور پانچوین توبہ کرنے والا گناہ سے انتہی یہ روایت منبہات ابن حجرؒ نے نقل کی ہے
اور غمی مین بھی بہت رسمین بُری ہوتی ہین ایک تو پیٹنا اور بیان کرنا اور ہاے واے کرنا اور
چیخنا اور چنگھاڑنا کہ حدیثون مین بہت برائی اسکی آئی ہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے لَیْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُیُوْبَ وَدَعٰی بِدَعْوَی الْجَاهِلِيَّةِ یعنی
نہین ہے ہم مین سے وہ شخص کہ جسنے پیٹے رخسارے اور پھاڑے گریبان اور روئے ویلا کی جاہلیت
کی سی اور آیا ہی کہ فرمایا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اَرْبَعٌ فِیْ اُمَّتِیْ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ

لا یترکونھن الفخر فی الاحساب والطعن فی الانساب والاستسقاء بالنجوم
والنیاحۃ وقال النائحۃ اذا لم تتب قبل موتھا تقام یوم القیمۃ وعلیھا
سربال من قطران ودرع من جرب یعنی چار چیزین میری امت مین امر جاہلیت سے
ہین نہین چھوڑینگے لوگ انکو ایک تو فخر کرنا حسبون مین اور طعن کرنا نسبون مین اور طلب کرنا
مینھ کا ساتھ ستارون کے یعنے یہ اعتقاد کرنا کہ فلانا ستارہ فلانی منزل مین آویگا تو اسکی تاثیر سے
مینھ برسیگا اور نوحہ کرنا اور فرمایا کہ عورت نوحہ کرنے والی جسوقت کہ نہ توبہ کریگی پہلے مرنے اپنے کے
کھڑی کیجاویگی دن قیامت کے اس حال مین کہ اسپر کرتہ ہوگا قطران کا اور ایک کرتہ ہوگا خارش کا
یعنے مسلط کیجاویگی اسکے بدن پر خارش بعد ازان ملینگے اسپر قطران تاکہ زیادہ ہو اور آیا ہی کہ لعن
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم النائحۃ والمستمعۃ یعنے لعنت کی رسول خدا صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے نوحہ کرنے والی کو اور سننے والی کو اور آیا ہی کہ آنحضرت نے فرمایا بریء من حلق
وصلق وخرق یعنے مین بیزار ہون اس عورت سے کہ سر منڈایا اور آواز بلند کی یعنے بیان کیا
اور چیخی چلائی رونے مین اور کپڑے پھاڑ ڈالے پس ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ بیان
کرنا اور رونا اور پیٹنا سخت ہی گناہ ہی مرد کو چاہیے کہ منع کرے اوس سے اور عورت کو چاہیے کہ
اسمین فرمانبرداری کرے خاوند کی نہ اپنے گھر مین بعد مرنے کسی کے یہ رسمین کرے اور کسی کے یہان بتقریب
تعزیت کے جاکر کرے بلکہ جہان جاوے تو تسلی دے اسکو اور صبر کرنے کو کہے کہ آنحضرت صلے
نے فرمایا ہے من عزّی مصابًا فلہ مثل اجرہ یعنے جو کوئی تسلی دے
اور صبر کرنے کو کہے مصیبت زدہ کو واسطے اسکے مصیبت زدہ کا سا ثواب حاصل
ہوتا ہے اور جو کہ اس رسم کو جاری رکھے اور منع نہ کرے اس سے اور پھر اسپر کوئی
نوحہ کرے بعد مرنے اسکے تو اسکو عذاب دیا جاتا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

[illegible] رواہ مسلم ۱۲
۲ قطران ایک روغن ہے [illegible] خارش [illegible] ہین ۱۲
مسند دارمی ۱۲
۳ رواہ ابو داؤد ۱۲
۴ متفق علیہ ۱۲
۵ رواہ الترمذی وابن ماجہ ۱۲

مَنْ نِیحَ عَلَیْہِ فَاِنَّہٗ یُعَذَّبُ بِمَا نِیحَ عَلَیْہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یعنے جسپر نوحہ کیا جاتا ہی پس
تحقیق وہ عذاب دیا جاویگا بسبب نوحہ کے دن قیامت کے اور اور روایت مین ہے کہ فرمایا
آنحضرت نے مَا مِنْ مَیِّتٍ یَمُوْتُ فَیَقُوْمُ بَاکِیْھِمْ فَیَقُوْلُ وَاجَبَلَاہْ وَاسَیِّدَاہْ وَنَحْوَ
ذٰلِکَ اِلَّا وَکَّلَ اللّٰہُ بِہٖ مَلَکَیْنِ یَلْھَزَانِہٖ وَیَقُوْلَانِ اَھٰکَذَا کُنْتَ
یعنی نہین کوئی میت مرتا پس کھڑا ہوتا ہی رونے والا انکا پس کہتا ہی ای پہاڑ میری اور ای
سردار میرے اور مانند اسکے مگر کہ متعین کرتا ہے اللہ تعالی اسپر دو فرشتے کہ اسکی سینہ مین
مکے مارتی ہین اور کہتے ہین کہ کیا ایسا ہی تھا تو پس اسوقت عافیت اسی مین ہے کہ آدمی جگہ کے
جانے سے پرہیز کرے اور گناہ لازم آتا ہے تیجون اور چالیسوین وغیرہا مین کہ لوگ
جمع ہوتے ہین اور نام ونمود کے لیے قرض کر کر تکلفات بجا کرتے ہین اور وہ داخل ہوتی ہین
مضمون مین اس آیت کے اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ یعنی بلا شبہ اسراف
کرنے والے ہین بھائی شیطانون کے کرتے ہین تکلفات اپنے نام ونمود کے لیے اور بہانہ
کرتے ہین ایصال ثواب کا واسطے میت کے ذرا انصاف کرین تو معلوم ہو کہ ایصال ثواب کو
علاقہ اسمین جہان دخل ہوتا ہے ریا کو وہ عمل نابود ہوتا ہی اسمین متوقع ثواب کا ہونا خطا
ہے حقیقت مین یہ کھانا تو وہ ہے کہ جس سے حضرت نے منع فرمایا ہی اس حدیث مین
اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ طَعَامِ الْمُتَبَارِیَیْنِ اَنْ یُّؤْکَلَ یعنے
تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کھانے طعام دو شخصون مقابلہ کرنے والون کے سے
یعنے جو کہ مقابلہ کرین طعام مین اور چاہین کہ ایک دوسرے کی ضد پر بہت سا پکاوین تا غالب
آوین ایک دوسرے پر یعنی گر واسطے فخر و سنا کی کہ پکاوین مین دعوت انکی قبول کرنی نہ چاہیی کذا ذکرہ الشیخ
عبد الحق اور بعض اوقات طعام حرام ہوتا ہی اور کھانا اسکا گناہ کبیرہ یعنی اس صورت مین کہ میت کے وارث

کچھ ہوتی ہین اُن بیچارونکو تو ہوش بھی نہین ہوتا اُسکے اور قرابتی وغیرہ اُس مال مین سے بلا تامل اپنی ناک اونچی کرنیکے لیے صرف کرتے ہین اس کھانے وغیرہ مین اور یہ نہین جانتے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰی ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا وَسَیَصْلَوْنَ سَعِیْرًا یعنے تحقیق جو لوگ کھاتے ہین مال یتیمون کا ازراہ ظلم کے سوا اسکے نہین کہ کھاتے ہین اپنے پیٹون مین آگ اور قریب ہے کہ داخل ہونگے آگ بھڑکتی ہین اور بعض اوقات میت پر لگانے کے لیے مال قرض لیتے ہین اور پیچھے اُسکے بچے اور پس ماندہ حیران و پریشان ہوتے ہین کیا عقلین ماری گئی ہین کہ دین و دنیا کا نقصان کرتے ہین اور جو کوئی اُسکو منع کرے تو کہتے ہین کہ یہ وہابی ہے واہ کیا سمجھ ہے کہ باوجود نقصان دین و دنیا کے مانع خیرخواہ کو بُرا جانتے ہین اگر ذرا تامل کرین تو اُسکی خرابیان معلوم کرین وہ جو حضرت نے فرمایا ہے حُبُّکَ الشَّیْءَ یُعْمِیْ وَیُصِمُّ یعنے دوست رکھنا تیرا ایک چیز کو اندھا اور بہرا کر دیتا ہے وہ اُنپر صادق آتا ہے اور بعض اوقات اہل مصیبت مجبور ہوتی ہین کہ اُسکے گھر پر لوگ ڈھئی دیتے ہین ایک تو اُسکا عزیز مرا اُسکا رنج اٹھایا دوسرے یہ بیداری اُسکا گھر لوٹنے گئے مردون کو چاہیے کہ منع کرین اپنی بیبیون کو ایسی رسمون مین شریک ہونے سے اور عورتونکو ماننا چاہیے نہ یہ کسی کے یہان جاوینگی نہ کوئی اُنکے یہان آویگا اسوقت مین عورتونکو کہین جانا ہی نہ چاہیے ایسی رسمون مین اگر چہ تعزیت سنت ہے لیکن اُنسے سنت کہان ادا ہوتی ہے یہ تو طرح بطرح کے گناہونکی مرتکب ہوتی ہین البتہ جہان یہ خرابیان نہ لازم آوین تو شوق سے جاوین لیکن صاحب مصیبت کے یہان جا کر رات کو نہ رہین کہ یہ بہت بُرا ہے روایت کیا ہے اجری نے ابی موسیٰ صحابی سے کہ کہا اُنھون نے مرنے پر عبد اللہ بن عمر کی پس کہا مینے اپنی بی بی کو جا تو اور تعزیت کر اُنکی اور رات کو رہ اُنکے پاس

کہ ہم مین اور آل عمر مین بڑا ارتباط ہی پس مر وہ بی بی آئی یعنی وہانسے ہو کر پس کہا ابو موسی
نے کہ کیا بہ حکم کیا تھا مینے تجھکو کہ رات کو رہنا انکے پاس پس کہا انکی بی بی نے کہ ارادہ کیا تھا
مینے رات کے رہنے کا اونکے پاس پس آئے ابن عمر اور نکالدیا ہمکو اور کہا انکا تم رات کو نہ رکھو
میری بہن کو عذاب مین اور ابن بختری سے روایت ہی کہ کہا انکو رہنا اہل میت کے پاس نہین مگر
امر جاہلیت سے کہا اجری نے کہ یہ تمام امورات ہو گئے ہین لوگو نکے نزدیک سبب اور انکے
ترک کرنے کو بدعت جانتے ہین پس الٹ گیا حال اور متغیر ہو گئے احوال کہا ابن عباس رض نے
کہ نہین آتا لوگون پر کوئی سال مگر کہ مارتے ہین اسمین سنت کو اور زندہ کرتے ہین اسمین بدعت
کو یہانتک کہ مر گئین سنتین اور زندہ کی گئین بدعتین اور ہرگز نہین عمل کیا جاتا سنتون
پر اور نہین برا جانا جاتا ہے بدعتون کو مگر جسپر کہ آسان کرتا ہے اللہ تعالے غصہ اٹھانا لوگونکا البتہ
وہ مخالفت کرتا ہے اسکی اس چیز مین کہ وہ ارادہ کرتے ہین اور آگاہ کر دیتا ہے اُس چیز سے کہ عادت
پکڑی ہی انھون نے الخ یہ روایتین مولوی حیدر علی رح نے نقل کی ہین اپنے رسالہ مین پھر اور
بری رسم یہ ہی کہ اکثر اقربا سوگ رکھتے ہین حالانکہ حضرت نے فرمایا ہی لا یحل لامرأۃ تؤمن باللہ
والیوم الآخر ان تحد علی میت فوق ثلث لیال الا علی زوج اربعۃ اشہر وعشرا
یعنے نہین درست واسطے اُس عورت کے کہ ایمان رکھتی ہو اللہ پر اور روز آخرت پر یہ کہ
سوگ کرے کسی میت پر زیادہ تین رات سے مگر خاوند کے مرنے مین چار مہینے اور دس دن
سوگ کرے اور انکا سوگ تو سوگ ہی بڑا بھاری ہی کہ خیر سنون مین بھی شریک نہین
ہوتین بلکہ مانع ہوتی ہین یعنی کیا مقدور کہ برادری مین کوئی نکاح کر سکے اور یہ اسمین شریک
ہون انکا سوگ خاصّا ہنود کا سوگ ہے اے صاحبو ہوشیار ہو خواب غفلت سی کہ تمھارے
پیغمبر صاحب فرماتی ہین من تشبہ بقوم فھو منھم یعنے جو جس قوم کی مشابہت

تنقیح صحیحہ

بیوہ عورتون کے نکاح کرنے کا بیان

کرتا ہے وہ انھین مین سی ہے عیاذاً باللہ منہ اور بُری رسم یہہ ہو کہ جب بیٹی یا اور کسی قرابتی کا خاوند مر جاوے تو عورتین بالغ ہوتی ہین اوسکو دوسرا نکاح کرنے سے اگرچہ مرد سمجھاوین وہ نہین مانتین اور اُسکو بہت برا جانتی ہین کہ اگر وہ نکاح کرلے تو اسکو نکو بناتی ہین کہ یہ دو خصمی ہی اور بعضے جہلا اُس سے ملنا بھی چھوڑ دیتے ہین اور کہیں خود مانع ہوتی ہین اس سے اور اُسکو ناک کٹائی جانتے ہین باوجودیکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی وَاَنْكِحُوا الْاَيَامىٰ مِنْكُمْ یعنے اور نکاح کردو بن خاوندون کی عورتون کے اور بن بیاہی مردونکو اپنے مین سی اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی اَلنِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِىْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِىْ فَلَيْسَ مِنِّىْ یعنے نکاح میری سنت ہے پس جو کوئی منہ موڑے میری سنت سی پس نہین ہی وہ مجھسے یعنی میرے طریقہ پر اور میری امت سے نہین انتہی پس اے بھائیو خیال تو کرو کہ اُسکے برا جاننے مین کیا وبال ہی کہ دنیا چند روزہ کی بدنامی کی لیے مستحق ایسے وعید کے ہوتی ہین عیاذاً باللہ منہ اور حضرت ام کلثوم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی کے چار نکاح ہوئے ہین کیا اُنسے زیادہ اپنی عزت سمجھتی ہین اور اُنکی فعل کو برا جانتی ہین کیا ٹھکانا رہا اُنکے ایمان کا مولانا شاہ عبدالقادر رحمہ اللہ نے بیچ فائدہ آیہ وانکحوا الایامی کے لکھا ہی رسول نے فرمایا ہے علی تین کام مین دیر نکرنا نماز جب وقت آوے جنازہ جب موجود ہو اور رانڈ عورت جب مرد ملے اُسکی ذات کا جو کوئی دوسرا خاوند کرنے کو عیب دے اُسکا ایمان سلامت نہین انتہی ایسی ہر مسلمان مرد و عورت کو چاہیے کہ اس ہندوپن کو چھوڑین اور امت محمدی مین شریک ہون اور قطع نظر اُسکے ترک مین فساد بھی تو بڑا برپا ہوتا ہی کہ ناچار ہو کر بعضی عورتین زنا اور چھٹی بازی مین گرفتار ہو جاتی ہین واہ کیا سمجھ ہی کہ محمدی ہونے کو برا اور ناک کٹانا جانین اور دیوث ہونے کو اچھا اور نیکنامی ایک ذرا غور کرین تو اُسکی کرنیکی کی بھلائیان اور نکرنے کی

بڑا بیان معلوم کرین فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مَنْ اَحْیٰی سُنَّۃً مِّنْ سُنَّتِیْ قَدْ اُمِیْتَتْ بَعْدِیْ فَاِنَّ لَہٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلَ اُجُوْرِ مَنْ عَمِلَ بِھَا مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِھِمْ شَیْئًا وَّمَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَۃً ضَلَالَۃً لَا یَرْضَاھَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ کَانَ عَلَیْہِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ عَمِلَ بِھَا لَا یَنْقُصُ ذٰلِکَ مِنْ اَوْزَارِھِمْ شَیْئًا یعنے جو کوئی زندہ کرے کسی سنت کو میری سنتون مین سے کہ مرگئی تھی بعد میرے یعنی وہ سنت متروک ہوگئی تھی میرے بعد اور اسنے رواج دیا اسکو اور رغبت دلائی لوگونکو اسپر پس بلاشبہ اسکے لیے ثواب حاصل ہوتا ہے مانند ثواب عمل کرنے والون کے اُسپر بغیر اسکے کہ ناقص کرے انکے ثواب مین کچھ اور جو کوئی نکالتا ہی بدعت گمراہی کی کہ نہین خوش ہی اُس سے اللہ اور رسول اسکا ہوتا ہی اُسپر گناہ مانند گناہ کرنے والون اُسکی کہ نہین ناقص کرتا یہ گناہ ہون انکی سے کچھ اور یہی فرمایا ہی حضرت نے مَنْ تَمَسَّکَ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ فَلَہٗ اَجْرُ مِائَۃِ شَہِیْدٍ جو کوئی خوب پکڑے میری سنت کو وقت فساد امت میری کی پس اسکے لیے سو شہیدونکا ثواب ہوتا ہے یہ دونون حدیثین مشکوۃ مین ہین پس خیال کیا چاہیے کہ جو کوئی ایسی سنت نکاح ثانی کہ بالکل متروک ہو رہی ہی اور سنت سفید کپڑے پہننے کی درحق عورتونکے بالکل مٹ گئی ہی اور مانند انکے کو رواج دیگا کیا کچھ ثواب پاویگا اور درصورت ترک کے کیسا ٹوٹا پاویگا بیدار ہونا چاہیے خواب غفلت سے اور عمل کرنا چاہیے

اور اور بری رسم یہ ہے کہ بعد مرنے کسی قرابتی کے چند روز تک اچار نہین ڈالتین اور دال نہین بھگوتین اور چرخا نہین کاتتین وغیرہ ذالک بخیال اسکے کہ ان چیزون کی کرنے سے کوئی اور مر جاویگا یہ سب باتین قبیل شرک سے ہین بالکل انکو دور کرین حاصل یہ کہ ہر مسلمان کو ہر تقریب مین اتباع سنت چاہیے نہ اتباع رسم و آئین یہان اگر مرد و عورت پھنس رہی ہین طرح طرح کے شرک و کفر و بدعات کی باتون مین مردونکو چاہیے کہ اہل علم سے اُن باتون کو دریافت

ع
رواہ الترمذی ۱۲

ع
رسالہ ردّ رسوم الکفرین مین تفصیل سے اسکا بیان لکھا ہے جو بہت ہی مفید ہے ...

کر کر منع کرین اپنی بیبیونکو اور وہ فرمانبرداری انکی کرین ہرگز اکا ذکر ینۃ الاوس اور آخرت میں لحق اللہ اللہ الباد در ہی کمال خراب ہونگی اللھم وفقنا واھدنا الی سبیل السلام امین رب العلمین

باب دوسرا بیچ بیان حق بیبیون کے خاوندون پر

جاننا چاہیے کہ مردون کو لازم ہے کہ اپنی بیبیون کو علم دینی سکھاوین کہ فرمایا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم ومسلمۃ یعنے طلب کرنا علم کا فرض ہے ہر مسلمان مرد اور مسلمان عورت پر کہذا اسنے المشکوٰۃ تا وہ بسبب جہالت کے کفر وگناہ مین گرفتار نہون اور دونون کی دنیا اور آخرت مین اچھی گذرے بڑا فساد دین ودنیا کا تو اسی سے ہوتا ہے کہ مرد نہ آپ علم دین پڑھتے سنتے ہین اور نہ بیبیون کو پڑھاتے سناتے ہین ایس بھلائی برائی دین ودنیا کی کیونکر معلوم کرین اور حق ہے مردون پر کہ اپنی بیبیون اور بچون اور گھر والونکو شرک اور کفر اور گناہ کی باتون سے باز رکھین اور بجالانے طاعت کے لیئے تاکید کرین کہ اللہ جل شانہ فرماتا ہے یا ایھا الذین امنوا قوا انفسکم واھلیکم نارا وقودھا الناس والحجارۃ ج یعنے اے ایمان والو بچاؤ اپنے نفسون کو اور اپنے گھر والون کو اس آگ سے کہ اسکا ایندھن آدمی اور پتھر ہونگے اسکی تفسیر مین صاحب مدارک نے یون لکھاہے کہ آپ بھی طاعات بجالاؤ اور ترک معصیت کرو اور اپنے گھر والونکو بھی طاعات کرنیکو کہو اور گناہون سے باز رکھو انتہی پس چاہیے کہ اپنی بیبیون اور گھر والونکو نماز اور روزہ وغیرہ فرائض وواجبات اور اچھی باتون کے کرنے کی تاکید کرو بلکہ کچھ تعزیر بھی دینی آئی ہے بیبیونکو ترک نماز وغیرہ پر چنانچہ ملتقی الابحر مین لکھاہے کہ جائز ہے خاوند کو یہ کہ تعزیر دیوے اپنی بی بی کو ترک زینت پر اور نہ قبول کرنے پر اسکے کہنے کو جب کہ بلاوے اسکو طرف بچھونے

لانے کے یعنے صحبت کے لیے بشرطیکہ نہو نے حیض وغیرہ کے اور تعزیہ و سے انکو ترک کرنے
نماز پر اور ترک کرنے پر غسل جنابت کے اور اُسکے گھر سے نکلجانے پر بلا اذن اُسکے کی نہی
اور سیتلا وغیرہ کے پوجنے سے اور اور شرک اور کفر اور گناہونکی باتون سے کہ اوپر گذرین
اور تعزیہ اور مہندی پر جانے سے منع کرو عجب حال ہی یہانکے بعض لوگونکا کہ اللہ تو فرماتا ہی کہ اپنے
گھر والونکو دوزخ کی آگ سے بچاؤ اور یہ برعکس اُسکے کرتے ہین کہ باعث ہوتے ہین اور
بلاتے ہین دوزخ کیطرف تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ بعضے جاہل جورو بچونکی ساتھ ہوکر سیتلا
پجوانے کو لیجاتے ہین اور بعضے بدھی وغیرہ وہنانے کو روا رکھتے ہین اور بعضے تعزیہ دکھانے
کو لیجاتے ہین اور بعضے مہندی دکھانے کو پس سیتلا پوجنے کو فتاوی عالمگیری مین کفر لکھا ہے
اور اور شرک کی باتونکو بھی دینی کتابون مین بہت منع کیا ہی اور تعزیہ داری اور مہندی کو مولانا
عبد العزیز علیہ الرحمہ نے لکھا ہی کہ بنانا تعزیہ کا اور علم وغیرہ کا درست نہین ہے اسلیے کہ تعزیہ داری
عبارت اس سے ہے کہ ترک لذائذ اور ترک زینت کرے اور صورت محزون و غمگین بناوے یعنے
مانند عورتون سوگ رکھنے والیون کے بیٹھے اور مرد کو کسی جگہ اسطرح کرنا شرع شریف سے ثابت
نہین ہوا مگر عورت کو بعد وفات زوج کے چار مہینے اور دس دن سوگ آیا ہی اور سوائے
زوج کے اگر کوئی اور قرابتی مرے تو تین روز تک اگر زینت وغیرہ کرے تو جائز ہے اور
بعد تین دن کے اُسکو درست نہین حدیث شریف مین آیا ہی لَا یَحِلُّ لِامْرَأَۃٍ الخ کہ ساری
حدیث مع ترجمہ کے اوپر گذر چکی ہی پس بنانا تعزیہ وغیرہ کا بدعت سیئہ ہی اور ایسی بدعت
کا اختراع کرنے والا لعن خدا مین بسر کرتا ہے اور فرائض و نوافل اُسکے درگاہ الٰہی مین
مقبول نہین چنانچہ شریف مین آیا ہے مَنْ اَحْدَثَ حَدَثًا اَوْ
اٰوٰی مُحْدِثًا عَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلٰئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ

بیان تعزیہ داری اور مہندی کا

لا یقبل اللہ منہ صرفا ولا عدلا یعنے کوئی نئی بات نکالتا ہے یعنے بدعت یا بدعتی کو جگہ دیتا ہے تو اسپر لعنت ہے اللہ کی اور ملائکہ کی اور سب لوگوں کی اور نہیں قبول کرتا اللہ تعالی اسکے فرض و نفل اور اور روایت میں آیا ہے من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ فھو رد یعنے جو کوئی نکالے اس امر دین ہمارے میں ایسی چیز کہ وہ اس سے نہو پس وہ مردود ہے اور اُس مجلس میں بہ نیت زیارت اور گریہ وزاری کے بھی حاضر ہونا جائز نہیں اسلیئے کہ وہاں زیارت نہیں کہ اُسکے لیے حاضر ہو بلکہ وہ کھیل جیسی فاحش جاننا ہے حدیث شریف میں آیا ہے من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ وان لم یستطع فبقلبہ وذلک اضعف الایمان یعنے جو کوئی دیکھے تم میں سے کوئی چیز خلاف شرع پس چاہیے کہ بگاڑ ڈالے اسکو اپنے ہاتھ سے اور اگر ہاتھ سے نہ بگاڑ سکے تو زبان سے منع کرے اور اگر زبان سے بھی نہ منع کر سکے تو اپنے دل سے برا جانے اور یہ ضعیف تر درجہ ایمان کا ہے اور مجلس تعزیہ داری میں جاکر مرثیہ اور کتاب سننی بھی جائز نہیں اسلیئے کہ مرثیہ اور کتاب میں احوال واقعی نہیں ہوتا بلکہ جھوٹ اور افترا اور حقارت بزرگوں کی ہے پس سننا اسکا بلکہ جانا بھی ایسی مجلس میں شرع روا نہیں چنانچہ حدیث شریف میں نہی واقع ہوئی ہے سننے اور پڑھنے مرثیوں کے سے عن ابی اوفی قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المراثی یعنے ابی اوفی روایت کرتے ہیں کہ منع فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مرثیوں سے اور اگر مرثیہ اور کتاب میں احوال واقعی ہو تو سننا اسطرح کے مرثیہ اور کتاب کا فی نفسہ مضائقہ نہیں لیکن ہیات اجتماعیہ جیسے کہ مبتدع بناتی ہیں نہ بنانی چاہیے کہ مشابہت قوم مبتدعوں کی ساتھ ہوتی ہے اور مشابہت سے احتراز و اجتناب ضرور ہے کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے من تشبہ بقوم فھو منھم یعنی جو کوئی مشابہت کسی قوم کی کرے پس وہ بھی انہیں سے ہے اور اس حدیث میں بھی کہ اخرج احمد عن ابن عمر قال قال رسول...

رواہ الطبرانی عن ابن عباس والبزار عن انس بن مالک

رواہ البخاری و مسلم و ابو داؤد و ابن ماجہ عن عائشہ

رواہ مسلم و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ

رواہ ابن ماجہ

قوم فہو منہم ومن رضی عمل قوم کان شریک من عمل بہ یعنے جو کوئی بھیڑ بڑھاوے
کسی قوم کی پس وہ بھی انھین مین سے ہی اور جو کوئی راضی ہو کسی قوم کے عمل کا ہوتا ہی شریک
اُسکے کرنے والے کا اور ایسی جگہہ فاتحہ پڑھنا بھی درست اسلیے کہ ایسی جگہہ قابل ازالہ اور نہ
کرنیکے ہے اور نجاست باطنی بڑھتی ہی اور فاتحہ درود ایسی جگہہ پڑھنی چاہیے کہ پاک ہو نجاست ظاہری
اور باطنی سے پس جو شخص کہ پاخانہ مین کلام اللہ اور درود پڑھیگا ملامت کیا گیا اور طعن کیا گیا ہوگا
ایسے ہی اس جگہہ کہ نجاست باطنی ہو اور قابل ازالہ کے وہان بھی پڑھنا موجب ملامت اور
مطعونیت کا ہوگا کہ بے محل پڑھا اور بدون بنانے تعزیہ وغیرہ کے فقط اُس مکان مین کہ تبرک
صحیح مثل موے مبارک کے رکھا ہو یا نہ رکھا ہو مجلس گریہ وزاری کی مرتب کرنی اور وہان فاتحہ
درود پڑھنا یہ بھی جائز نہین اسلیے کہ یہ بھی بدعت سیئہ ہی اور فقط ذکر کرنا احادیث صحیحہ شہادت کا
اور ختم کلام اللہ وغیرہ پڑھنا مضائقہ نہین اور تبرک صحیح مانند موے مبارک کے اکثر جاے
صحت اُنکی کو نہین پہونچتا پس تبرک ہونا اُسکا بنا بر اوہام عوام کالانعام کے ہی اُسکو تبرک جاننا نچاہیے
جب تک کہ تبرکیت اُسکی ثابت نہو اعتقاد اُسکی صحت کا نکرنا چاہیے اور جب تبرکیت اُسکی مفقود ہوئی
محض مجلس گریہ وزاری کی کرتی رہی اور وہ مجلس مرتب کرنی فقط واسطے گریہ وزاری کے
سلف سے منقول نہین ہوئی اور اگر تبرک صحیح مانند موے مبارک وغیرہ کے کہین ہی تو واسطے زیارت
کے لیے جانا مضائقہ نہین اور تبرک کرنا زینت اور لذات کا مانند کھانے پان اور گھی اور گوشت
وغیرہ کے بھی درست نہین جیسے کہ اوپر ذکر کیا گیا اور مددگار ہونا امور تعزیہ داری وغیرہ مین از خود
یا بپاس خاطر اور یا بپاس قرابت یا بسبب ہمسائگی اور ہمخانگی ہونیکے اور اسباب اپنا اُسکے لیے
مانگے دینا جائز نہین اسلیے کہ اعانت معصیت پر ہوتی ہے اور اعانت معصیت پر غیر جائز ہی اور
مرثیہ خوانی اور کتاب خوانی بھی جائز نہین کہ اکثر احوال غیر واقع ہوتا ہے اور مرثیہ سے منع بھی کیا ہی

ع رواہ الدیلمی عن ابن مسعود کذا فی کنز العمال من الجامع الصغیر ۱۲

حضرت نے جیسے کہ اوپر گذرا اور اسیطرح نوحہ پڑھنا گناہ کبیرہ ہی کہ حدیثوں مین وعید آیا ہی جیسے کہ
لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النَّائِحَۃَ وَالْمُسْتَمِعَۃَ یعنی لعنت کی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورت نوحہ کرنیوالی اور سننے والی کو اور اجرت یعنی مرثیہ خوانی
وغیرہ پر حرام ہی اسلیے کہ قاعدہ شرع کا ہی کہ اجرت لینی معصیت پر درست نہین جیسے کہ زنا مزامیر غنا
کہ حرام ہین اجرت لینی بھی اُنپر حرام ہی اسیطرح اُن چیزون پر بھی حرام ہی اور مہندی روشن کرنی
حضرت سید عبد القادر جیلانیؒ کی بھی بدعت ہی اسلیے کہ جیسا مفسدہ اور قباحت تعزیہ بنانے مین
ہی ویسا ہی مہندی بھی ہی سوال مہندی بدعت حسنہ ہی یا سیئہ اور اگر سیئہ ہی تو سب
برابر ہین یا کچھ فرق ہی اور اسکی برائی حد حرمت کو پہونچتی ہی اور فاعل اسکا مرتکب کبیرہ کا ہے
یا مکروہ کا یا فاعل اسکا صاحب صغیرہ کا ہے جواب یہ تمام امور بدعت سیئہ ہین اور تفاوت
امور بدعیہ مین باعتبار مفسدہ کے ہی جس بدعت مین کہ مفسدہ زیادہ تر ہوتا ہی برائی اسکی
زیادہ تر ہوتی ہی اور جس بدعت مین کہ مفسدہ کم ہوتا ہی برائی اُسمین کمتر ہوتی ہی اگر مرتکب
بدعت بدعت کو نیک سمجھتا ہی اور قربت خدا کی اُسمین جانتا ہی تو مرتکب اسکا خارج دائرہ
اسلام سے ہے چنانچہ حدیث شریف کہ کتاب ابن ماجہ مین وارد ہی معلوم ہوتا ہے
عَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ لِصَاحِبِ
بِدْعَۃٍ صَوْمًا وَلَا صَلٰوۃً وَلَا صَدَقَۃً وَلَا حَجًّا وَلَا عُمْرَۃً وَلَا جِھَادًا
وَلَا صَرْفًا وَلَا عَدْلًا یَخْرُجُ مِنَ الْاِسْلَامِ کَمَا تَخْرُجُ الشَّعْرَۃُ مِنَ الْعَجِیْنِ
یعنے روایت ہی حذیفہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہین قبول کرتا اللہ بدعتی کا
روزہ اور نہ نماز اور نہ صدقہ اور نہ حج اور نہ عمرہ اور نہ جہاد اور نہ فرض اور نہ نفل نکلجاتا ہی وہ اسلام سے
سے جیسے کہ نکلتا ہی بال آٹے گندھے ہوے سے کہ کچھ اسمین نہین لگا رہتا صاف نکل آتا ہی انتہی اور بدعتی عالم ہے

آپ بدعت کو احداث کیا ہو یا بدعت کو احداث نہین کیا ہی بلکہ اور نے کیا ہی اور شخص پسند کرتا ہی
اُسکو دو لونکو بدعتی کہینگے اور حدیث ابن ماجہ مین یہی آیا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے اَبَی اللّٰہُ اَنْ یَّقْبَلَ عَمَلَ صَاحِبِ بِدْعَۃٍ حَتّٰی یَدَعَ بِدْعَتَہٗ یعنے نہین قبول کرتا اللہ عمل صاحب
بدعت کا یہانتک کہ ترک کرے اُسکو اور مرتکب بدعت کو ضال فرمایا ہی حدیث مین اگر ضلالت
اُسکی اس حد کو پہونچے کہ اُسمین وعید نار آیا ہو تو وہ شخص مرتکب گناہ کبیرہ کا ہی والا صغیرہ کا ہوگا
اور یہ فرق اُسصورت مین ہی کہ بدعت کو اچھا نہ سمجھے یعنے اچھا سمجھنے والا کافر ہوتا ہی دونون
صورتونمین جیسا کہ اوپر صریح فرمایا کہ اگر مرتکب بدعت بدعت کو نیک سمجھتا ہی اور قربت خدا کی
اُسمین جانتا ہی تو مرتکب اُسکا خارج دائرۂ اسلام سے ہی اور حلوا وغیرہ کہ تعزیہ وغیرہ کے آگے لاتے ہین
اور اُسپر نیاز دیتے ہین اور رکھا رہنے دیتے ہین اور شب عاشورا کی تا بین جلوے کی تعزیے کے
تخت پر رہنے دیتے ہین اور صبح کو اُٹھا کر تقسیم کرتے ہین پس سب بیجا ہی اُسکے کی آگے تعزیہ وغیرہ
بلکہ آگے قبور حقیقہ کی بھی تشبیہ ساتھہ کفار و بت پرستونکی ہوتی ہی اور اُس جہت سے اُسمین کراہت
پیدا ہوتی ہی واللہ اعلم تمام ہوئی تقریر مولانا عبد العزیز مرحوم کی پس اے بھائیو غرض نقل کرنے اس
کلام طویل سے یہ ہی کہ صاف مولانا مرحوم کی تقریر سے یہ بات ٹپکتی ہی کہ جو کوئی تعزیہ وغیرہ اچھا جانکر
بناوے یا دیکھنے جاوے وہ خارج ہوجاتا ہی دائرۂ اسلام سے پس تمکو آپ بھی اُس سے بچنا چاہیے اور اپنے
گھر والونکو بھی بچاؤ کہ بنانے دو اور اسیطرح منع کرو اور گناہ ہونکی باتونسے کہ از انجملہ زناکاری اور
چھٹی بازی ہی جو کوئی روار کھے اپنے گھر والونمین بیحیائی کی باتین وہ دیوث ہی کہ جسکے حق مین حضرت
نے فرمایا ہے ثَلٰثَۃٌ قَدْ حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْہِمُ الْجَنَّۃَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ وَالْعَاقُّ وَالدَّیُّوْثُ الَّذِیْ
یُقِرُّ فِیْ اَہْلِہِ الْخَبْثَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ یعنے تین شخصون پر اللہ تعالے نے
جنت حرام کی ہے ایک تو ہمیشہ شراب پینے والا اور دوسرا نافرمان ماں باپ کا

اور تیسرا دیوث جو کہ روا رکھے اپنے اہل و عیال میں ناپاکی کو نقل کی یہ احمد اور نسائی نے
ف اہل و عیال میں اپنی بی بی یا لونڈی یا قرابتی کے حق میں روا رکھے ناپاکی کو یعنی زنا کو
یا مقدمات زنا کو مانند بوس و کنار وغیرہ کے اور انہیں کے حکم میں ہیں تمام گناہ مانند پینے
شراب کے اور ترک غسل جنابت کے اور مانند انکے کے یعنی اگر مثلاً بی بی کو دیکھے شراب پیتے
یا ترک کرتے غسل جنابت کو اور منع نہ کرے تو وہ بھی دیوث کے حکم میں ہے اسلیے کہ کہا طیبی نے
کہ دیوث وہ ہے کہ دیکھے اپنے اہل میں چیز بری اور نہ غیرت کرے اوپر اسکے نہ منع کرے انکو اس سے انتہی
یہ ملا علی قاری نے مرقات میں لکھا ہے پس اس سے معلوم ہوا کہ اپنے گھر والونکو تمام بیحیائی اور
گناہوں کی باتوں سے منع کرنا چاہیے پس جو کہ زنا کاری اور چھپی بازی کو روا رکھے اپنے
گھر والوں میں اسکا دیوث ہونا تو ظاہر ہے اور جو کہ اپنے گھر والوں کے لیے بے پردگی اور
خلا ملا رہنے کو اور ہمکلام ہونے کو ساتھ اجنبیوں کے اور اور بری باتوں کو روا رکھے وہ بھی
دیوث ہے پس مسائل ستر کے یہاں لکھنے ضرور پڑے تو لوگ آگاہ ہوں اس سے جاننا چاہیے کہ اصل مسائل
ستر کی یہ دو آیتیں کلام مجید کی ہیں سورہ نور میں قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ أَبْصَارِهِمْ
وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ أَزْكٰى لَهُمْ إِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ یعنے کہ اے محمد مومنوں کو کہہ
ڈھانکیں آنکھیں اپنی یعنے دیکھنے اس چیز کے سے کہ حرام ہے اور نگاہ رکھیں اپنے ستروں کو حرام سے
یہ ڈھانکنا آنکھوں کا اور محافظت ستروں کی پاکیزہ اور سود مند ہے انکے لیے یعنی دنیا اور آخرت
میں تحقیق اللہ تعالیٰ خبر رکھتا ہے ان چیزوں کی کہ کرتے ہیں وہ قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ
وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ
عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ الخ یعنے اور کہہ مومن عورتوں کو کہ
ڈھانکیں دیدے اپنے اور نہ دیکھیں مردوں نامحرم وغیرہ کو اور نگاہ رکھیں اپنی ستروں کو بدفعلیوں سے

اور نہ ظاہر کرین مواضع زینت یعنے زیور اپنے کو کہ وہ مواضع سر اور کان اور گردن
اور بازو اور سینہ اور پہونچے اور پنڈلیان ہین مگر وہ کہ ظاہر ہون اُنسے یعنے وہ اعضا کہ جاری
ہوئی ہی عادت و جبلت اُنکی ظہور پر کہ وہ منھ اور ہتھیلیان اور دونون قدم ہین اور چاہیے کہ اوڑھی رہین
چادرین اپنی اپنے گریبانون پر اور نہ ظاہر کرین مواضع زینت اپنی کی مگر اپنے خاوندون کیلیے آخر آیہ تک حاصل یہ
ہی کہ ان تینون قسمون مین حکم ستر ڈھکنے کا ہی اور تفصیل اسکی درالمختار وغیرہ مین یون لکھی ہی کہ دیکھے مرد
بدن مرد کا سوائے اس جگہ کے کہ ناف کے نیچے ہی گھٹنے کے نیچے تک اور اپنی بی بی کا اور
ایسی لونڈی کا کہ حلال ہی اُس سے صحبت کرنی جائز ہی دیکھنا تمام بدن کا ساتھ شہوت کے بھی اور
بغیر شہوت کے بھی لیکن نہ دیکھنا اُسکے ستر کا اولی ہی کہ باعث ہوتا ہی نسیان کا اور یہ جو قید لگائی کہ
حلال ہی صحبت کرنی اُس سے اس سے نکل گئی لونڈی مجوسہ اور مشرکہ اور منکوحہ غیر کی اور وہ کہ
حرام ہو بسبب علاقہ دودھ کے یا مصاہرت کے پس اُنکا مانند اجنبی کی لونڈی کے ہے
یعنے علاقہ سسرال ۱۲
اور دیکھے اپنی محرمہ کا سر اور منھ اور سینہ اور پنڈلی اور بازو اگر امن ہین اپنی شہوت سے
اور اُسکی شہوت سے ورنہ نہ دیکھے اور نہ دیکھے اُسکی پیٹھ اور پیٹ اور زانو کے نیچے تک اگرچہ امن ہو
شہوت سے کہ یہ ستر ہی محرمہ کا بہ نسبت محرم کے اور نہین مضائقہ اسکا کہ خلوت اور سفر کرے محرمہ کے
ساتھ پس اگر احتیاج پڑے اُسکے سوار کرنے کی اور اوتارنے کی تو نہین مضائقہ اسکا کہ چھوئے اُسکو کپڑے کے اوپر سے
اور پکڑے پیٹ اور پیٹھ اُسکی نہ اُن اعضا کو کہ بیچ مین ہین اُن دونو کے بشرطیکہ امن ہو شہوت سے پس اگر خوف
ہو اپنی شہوت کا یا اُسکی شہوت کا از راہ یقین کے یا ظن کے یا شک کے تو ان سب سے پرہیز کرے پھر اگر سوار ہو سکے
وہ آپ تو باز رہے مرد اُس سے بالکل اور اگر نہ سوار ہو سکے عورت تو تکلف کرے مرد ساتھ
کپڑون کی تاکہ نہ پہونچے مرد کو حرارت عورت کے بدن کی اور اگر نہ پاوے کپڑا تو دفع کرے شہوت کو اپنے دل سے
بقدر امکان کے اور حکم غیر کی لونڈی کا اگرچہ مدبرہ ہو یا ام ولد ہو مانند محرمہ کے ہی اور مرد اور عورت محرمہ اور لونڈی

مذکورہ کی جن اعضائے مذکورہ کا دیکھنا درست ہی چھونا بھی انکا درست ہی اگر امن ہو شہوت سے
آپ بھی اور وہ بھی اور اگر امن نہو شہوت سے یا شک ہو شہوت کا تو نہیں حلال اُسکو دیکھنا اور
چھونا اونکا اور ستر عورت حرہ کا بہ نسبت مرد اجنبی کے سارا بدن ہی مگر چہرہ اور دونوں ہتھیلیاں
اور دونوں قدم موجب ایک روایت کے پس دیکھنا ان اعضا کا جائز ہے مگر امن ہو شہوت سے اور
اگر خوف ہو شہوت کا یا شک ہو تو نہیں جائز مگر گواہ کو وقت ادائے شہادت کے اور حاکم کو وقت حکم کرنیکے
اور نکاح کے ارادہ کرنے والے کو اور اُسکو کہ ارادہ خریدنے کا رکھتا ہو اور طبیب کو کہ جہاں اُسکا غصل آگے
آویگا اور دیکھنا اُن اعضا کا یعنی اشخاص مذکورہ کو جائز ہی اگرچہ امن نہو شہوت سے اور نہیں جائز ہی چھونا
انکا اگرچہ امن ہو شہوت سے اگر ہو عورت جوان اور اگر بڑھیا ہو کہ خواہش اُسپر نہیں آتی یا مرد بڈھا
ہو کہ امن رکھتا ہو اپنے پر اور اُسکے نفس پر شہوت سے تو جائز ہی چھونا اُسکے عضا کا اور جبکہ جائز
ہوا چھونا اور دیکھنا بڑھیا کے اُن اعضا کا جائز ہوا سفر کرنا ساتھ اُسکے اور خلوت کرنی جبکہ امن ہو
اپنے پر اور اُسپر اور نہیں تو نہیں اور اشباہ میں لکھا ہی کہ خلوت کرنی ساتھ اجنبیہ کے حرام ہی مگر واسطے
ملازمت مدیونہ کے کہ بھاگ کر چلی جاوے کھنڈر میں اور ہو بڑھیا مشکل یا ہو پردہ کہ پیچھے مسئلہ خلوت ساتھ
محرم کے مباح ہی مگر ساتھ دودھ شریک بہن کے اور ساس جوان کے نہیں مباح مسئلہ شرح البیہ میں لکھا ہی
کہ نہ کلام کرے اجنبیہ سے مگر بڑھیا چھینکے یا سلام کرے تو جواب دے اُسکی چھینک کا اور سلام کا اور بڑھیا
نہو تو نہ جواب دے ف اگر مرد چھینکے تو عورت اُسکی چھینک کا جواب دے یرحمک اللہ کہے
اگر مرد نے الحمد للہ کہی ہو اور اگر عورت چھینکے اور وہ بڑھیا ہو تو مرد اُسکی چھینک کا جواب دے
اور اگر عورت جوان ہو تو اُسکی چھینک کا جواب دلمیں دے اور یہ حکم غیر محرم کا ہے عالمگیری
مسئلہ اگر ارادہ کرے ایک عورت کے خریدنے کا تو جائز ہی چھونا اُسکے اُن اعضا کا کہ حلال ہے دیکھنا
انکا اگرچہ خوف ہو شہوت کا مسئلہ جائز ہے دیکھنا اور چھونا ایسی چھوٹی لڑکی کا کہ خواہش

نہوتی ہو اسمیں مسئلہ جائز ہے طبیب کو دیکھنا عورت کے مرض کی جگہ کو واسطے ضرورت کے
اور لائق ہے طبیب کو کہ سکھا دے ایک عورت کو علاج کرنا عورت کا اسلیے کہ نظر ہمجنس کی
خفیف تر ہے پس اگر نہو سکے تو چھپا وے تمام اعضا اسکے سوا مرض کے پھر دیکھے بقدر ضرورت کے
اور جلد ہی نظر پھیر لے اسلیے کہ دیکھنا بقدر ضرورت کے جائز ہے نہ بلا ضرورت اور ایسا ہی حکم دایہ کا
اور ختنہ کرنے والے کا ہے اور اسیطرح جائز ہے مرد کو نظر کرنی موضع حقنہ مرد کے وقت حقنہ
کرنے کے مسئلہ غلام عورت کا مانند مرد اجنبی کے ہے اسکے حق میں پس دیکھے منھ اور ہاتھ اپنی مالکہ کے
فقط اور نہ سفر کرے ساتھ مالکہ کے اور نزدیک امام مالک کے اور شافعی کے غلام مانند محرم کے ہے مسئلہ ستر
عورت کا بہ نسبت مسلمان عورت کے مانند ستر مرد کے ہے بہ نسبت مرد کے یعنے مسلمان عورت کو بھی
عورت کا بدن زیر ناف سے گھٹنے کے نیچے تک دیکھنا درست نہیں اور عورت کافرہ مانند
مرد اجنبی کے ہے صحیح تر روایت میں پس نہ دیکھے طرف بدن مسلمان عورت کے پس جو یہاں رسم ہے
کہ حلال خوری اور چماری اور کاچھن وغیرہ کے سامنے عورتیں مہین کپڑے پہنے بھی رہتی ہین بہت
برا کرتی ہین یہ ایسا ہی ہے کہ جیسے مرد اجنبی کے سامنے ہوئیں اور نہیں لائق عورت صالحہ کو یہ
دیکھے طرف اسکے عورت فاجرہ اسلیے کہ وہ بیان کریگی اسکا آگے مردوں کے پس اتارے چادر اپنی آگے
اسکے مسئلہ دیکھے عورت کو مانند دیکھنے مرد کے مرد کو اگر امن میں ہو شہوت سے پس اگر امن نہو
یعنے خوف رکھتی ہو شہوت کا یا شک رکھتی ہو تو بالکل نہ دیکھے کہ حرام ہے دیکھنا مانند مرد کے مسئلہ
بال لٹکے ہو عورت کے ستر ہین بموجب روایت صحیح تر کے مسئلہ جو عضو کہ نہیں جائز دیکھنا اسکا پہلے جدا
ہونے کے بدن سے نہیں جائز ہے دیکھنا بعد جدا ہونیکے بھی اگرچہ بعد موت کے ہو مانند موے زیر ناف کے
اور عورت کے سر کے بالوں کے اور پہونچے کی ہڈی عورت آزاد مرد کی اور پنڈلی اسکی کے اور کترے
ہوئے ناخون پانون اسکے نہ ہاتھ اسکے کے مسئلہ نظر کرنی طرف چہرہ عورت اجنبیہ کے ساتھ شہوت کے

حرام ہے مسئلہ خصی اور ستر کٹا اور مخنث نظر کرنے مین طرف عورت اجنبیہ کے مانند مرد صحیح الاعضا
کے ہے تمام ہوا مضمون دُرالمختار وغیرہ کا اور حاصل اسکے ذکر کرنے سے یہہ ہے کہ مردونکو چاہیے کہ
موافق ان مسائل کے اپنی بیبیون کو پردہ کراوین اور اس دیار مین خالہ پھوپھی وغیرہما کے
بیٹے اور ہندنیان اکثر گھرومین آیا کرتی ہین جب تک کہ سفت کپڑا کہ جسمین رنگ بدن کا
معلوم ہو نہ پہناوین تمام نہ ڈھکواوین دیوث کہلاوینگے بہت ضروری ہی اہتمام کرنا اسکا
اور نصاب الاحتساب مین بھی مسائل ستر وغیرہ کے خوب لکھے ہین وہ بھی یہان لکھے جاتے
ہین تا لوگ اُنپر عمل کرین لکھا ہے اُسمین کہ سفر کرنا عورت آزاد کا ساتھ غیر محرم نہین جائز ہی
اور عورت کا غلام اور اجنبی برابر ہین بیچ عدم جواز سفر کے ساتھ اُسکے غلام ستر کٹا ہو یا
کٹا ہو یا خصی ہو مسئلہ عورت آزاد منع کیجاوے کھولنے منہ اور ہتھیلیون اور قدمون کے سے
وقت واقع ہونے نظر اجنبی کے اُسپر اسلیے کہ ان مین نہین امن ہوتا ہی شہوت بعضے دیکھنے والونکی
سے طرف اُسکے مگر جبکہ ہو بڑھیا تو جائز ہی نظر کرنی طرف منہ اُسکے کی اور حلال مصافحہ اسکا جبکہ امن ہو
شہوت سے مسئلہ منع کیا جاوے عورتونکو پہننے جھانجھن اور گھنگرو کے حتی کہ چھوٹی لڑکی کو بھی
پہنانا انکا مکروہ ہی اور بالغہ عورت کے لیے اشد کراہت ہی اسلیے کہ بیچ حال عورتونکا ستر ہے
اسمین اظہار انکا ہی مع ہذا جھانجھن وغیرہ اسباب لہو سے بھی ہین اور انکے منع ہونے کی
روایت مشکوٰۃ موجود ہے اِذَا دُخِلَتْ عَلَيْهَا بِجَارِيَةٍ وَعَلَيْهَا جَلَاجِلُ يُصَوِّتْنَ
فَقَالَتْ لَا تُدْخِلْنَهَا عَلَيَّ اِلَّا اَنْ تَقْطَعْنَ جَلَاجِلَهَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَدْخُلُ الْمَلٰٓئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ جَرَسٌ
یعنے ناگہان آئی حضرت عائشہؓ کے پاس ایک لڑکی اس حال مین کہ اُسکے پانون مین
گھنگرو یا جھانجھن تھے بجتے ہوئے پس کہا حضرت عائشہ نے اس عورت سے کہ اسکو

لائی تھی نہ لا اُسکو میرے پاس مگر یہ کہ کاٹے تو گھنگرو اسکے سُنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سے یہ فرماتے تھے نہین داخل ہوتے فرشتے اُس گھر مین کہ اُسمین گھنٹی یا گھنگرو ہون اور اسیطرح
حضرت عمرؓ ذ ایک لڑکی کے پانؤن مین سے گھنگرو کاٹ ڈالی اور کہا کہ مینے سُنا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ فرماتے تھے ساتھ ہر گھنگرو اور گھنٹے کے شیطان ہے کذا فی المشکوٰۃ مسئلہ لائق ہی یہ کہ خدمت کیلیے
گھر مین لونڈی رکھے نہ غلام اسلیے کہ خوف فتنہ کا غلام مین زیادہ ہوتا ہی بہ نسبت آزاد اجنبی کے اور
اُسمین غیر ستر کتا اور ستر کتا برابر ہین مسئلہ نہین جائز ہے عورت عدت والی کو خواہ عدت
موت کی ہو خواہ طلاق بائن کی نکلنا خاوند کے گھر سے باذن خاوند کے اور نہ بغیر اذن اسکی
کے اور نہین چاہیے اُسکو کنگھی کرتی تنگ دندانو کی بلکہ کھلے دندانون کی کرے اور پرہیز کرے
ہر زینت سے مانند سرمہ اور حنا اور خضاب اور تیل اور خوشبو اور زیور اور پہننے لباس خوشبودار
اور کسنبی اور زعفرانی کے مسئلہ اگر دیکھے محتسب ایک مرد کو ساتھ عورت کے باتین کرتے ہوئے راہ مین
پس کیا کرے معاملہ اس سے جواب منقول ہی کہ حضرت عمرؓ نے دیکھا ایکمرد کو باتین کرتے ساتھ
ایک عورت کے راہ مین پس مارا اُن دونونکو دُرّے سے پس کہا مرد نے کہ یہ بی بی میری تھی کہا اُسکو حضرت
عمرؓ نے کہ اگر تھی یہ بی بی تیری تو کیون نہ لے گیا تو اُسکو اپنے گھر مین تا نہ متہم کرتا تجھکو کوئی راہ مین
مسئلہ عادت پکڑی ہی عورتون نے نکلنے کیطرف بعضی قبرون متبرکہ کے پس آیا ہی انکو ثواب ہوتا ہے
یا واجب ہے انپر احتساب جواب ذکر کیا گیا ہی کفایہ شعبی مین بیچ باب خروج النساء الی المقابر [illegible]
کہ سوال کیے گئے قاضی جائز ہوتی نکلنے عورتونکے سے طرف مقابر کے دن پنجشنبہ کے پس کہا نہ سوال کر تو
جواز اور فساد سے بیچ مثل اسکے بلکہ سوال کر مقدار لعنت کے سے کہ لاحق ہوتی ہی اُسکو اسمین جان کہ
عورت جب نیت کرتی ہی نکلنے کی قبرون کیطرف ہوتی ہی بیچ لعنت اللہ تعالیٰ کی اور ملائکہ کی اور جسوقت نکلتی ہی گھیر
لیتے ہین اُسکو شیاطین ہر جانب سے اور جب آتی ہی قبر پر لعنت کرتی ہی اُسکو روح میت کی اور جب پھرتی ہے

ہوتی ہی اللہ تعالی کی لعنت مین اسطرح یہانتک کہ پھر آوی اپنے گھر اور حدیث مین آیا ہی جو عورت
کہ نکلی طرف مقبرہ کے لعنت کرتی ہین اسکو فرشتے ساتون آسمانون کے اور ساتون زمینون کے پس
چلتی ہی بیچ لعنت اللہ تعالی کے اور جو عورت کہ دعاے خیر کرتی ہی میت کیلیے اپنے گھر مین دیتا ہے
اُسکے لیے اللہ تعالی ثواب حج اور عمرہ کا اور منقول ہی حضرت سلیمانؓ اور ابی ہریرہ سے کہ نکلے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے اور کھڑے رہے اپنے گھر کے دروازے پر پھر آئین
حضرت فاطمہؓ پس فرمایا انکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہانسے آئی تو کہا نکلی تھی مین
طرف مکان فلانی عورت کے کہ مرگئی ہے پس فرمایا حضرت فاطمہ کو رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کہ کیا گئی تھی تو طرف قبر اُسکی کے پس کہا حضرت فاطمہؓ نے معاذ اللہ اس سے
کہ کرون مین یہ بعد اسکے کہ سنا مین نے آپ سے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم وآلہ اگر زیارت کرتی
تو اُسکی قبر کی سو نگھتی تو بو جنت کی انتہی اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عورت کو مباح نہیں ہے
جنازے کے ساتھ جانا اور ستملی شرح کنز سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ عورت کو زیارت قبرون کی
مکروہ تحریمی ہی اور مجالس الابرار کے مصنف نے بھی لکھا ہی کہ نہیں حلال عورتونکو نکلنا طرف
مقابر کے اور عینی شرح بخاری میں لکھا ہی کہ کہا عبد البرؒ نے ولقد کرہ اکثر العلماء خروجھن
الی الصلوۃ فکیف الی المقابر یعنے مکروہ رکھا ہے اکثر علما نے نکلنا عورتون کا طرف
نماز کے پس کیا حال ہو مقابر کیطرف نکلنے کا اور بعد کلام طویل کے آخر مین لکھا ہے کہ حاصل کلام
اس سبب سے یہ ہے کہ زیارت قبرونکی مکروہ ہے عورتونکو بلکہ حرام ہے اس زمانہ مین
خصوصاً مصر کی عورتونکو انتہی اور نووی نے بیچ شرح مسلم کے تحت حدیث عن عائشۃ قالت
کیف اقول لھم یا رسول اللہ یعنے فی زیارۃ القبور قال قولی السلام
علی اھل الدیار الخ کے لکھا ہی بعد نقل کرنے اختلاف علما کے بیچ زیارت قبور کے عورتونکیلیے

بعضون نے مباح کی ہی زیارت عورتونکی لیے اور بعضون نے حرام اور بعضون نے مکروہ اور جنہون نے مباح
کی ہی دلیل پکڑی اس حدیث سے اور حدیث كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا
ہے اور جواب اسکا یہ ہی کہ نہیتکم مین ضمیر مذکر کی ہی پس نہین داخل ہو سکتین عورتین بموجب
مذہب صحیح مختار کے اصول مین انتہی اور حدیث آئی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا لَعَنَ اللّٰهُ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ یعنے لعنت کی اللہ نے یا لعنت
کرے اللہ عورتون قبرون کی زیارت کرنے والیون کو عبد الرحیم طاہری نے بیچ شرح ترمذی
کے نیچے اسی حدیث کے بعد کلام طویل کے لکھا ہی کہ جب ثابت ہوا کہ حدیث رخصت کی پہلے حدیث
لعن کے ہے پس صحیح تر عدم رخصت ہے عورتون کے لیے بیچ زیارت کے جیسے کہ مذہب جمہور
کا ہے اور موید ہی اسکو مذکر لانا صیغہ رخصت کا بھی یعنی فزوروہا اور شرح برزخ مین بیچ باب
الرخصة فی زیارة القبور کے لکھتا ہے کہ پھر جان تو کہ زیارت قبور کی اجازت ہی مردونکو اور اسمین
اکثر اہل علم ہین اور عورتون کا حکم یہ ہی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لعنت بھیجی زوارات قبور کو
پس نہین جائز ہی انکے لیے رخصت وینی بیچ زیارت قبور کے پھر بعض اہل علم کا قول نقل کیا کہ
انھون نے اختلاف علما کا نقل کر کر کہا کہ کہا جمہور علما نے کہ جسنے ثابت کی ہی رخصت عورتونکے
لیے بیچ زیارت کے پس دلیل پکڑی ہی ساتھ حدیث نہیتکم الخ کے اور وہ استدلال بلا قیاس ہے
اسلیے کہ خطاب مردونکے لیے ہے مشتمل ہے عورتونکو اور نہین روایت کی گئی کوئی حدیث
عورتون کے حق مین پس نہین عام ہے رخصت پس صحیح یہ ہے کہ نہین مباح عورتون
کے لیے زیارت قبور کی انتہی اور حجة العلماء مین لکھا ہے کہ اختلاف کیا گیا ہی بیچ زیارت کے
پس گئے ہین بعض علماء طرف عام ہونے رخصت کے مردون اور عورتون کے لیے لیکن جمہور نے
خاص کیا ہے زیارت کو واسطے مردون کے اور یہی صحیح تر ہی اسلیے کہ روایت کی ہی حدیث

ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت کی زوارات قبور کو انتہی در البحار مین لکھا ہے کہ زیارت قبور کی مستحب ہے مردونکے لیے نہ عورتونکے لیے بموجب قول صحیح تر کے انتہی اور بیچ حق الصراح شرح نور الایضاح کے لکھتا ہے کہ مستحب ہے زیارت قبرون کی مردون اور عورتون کے لیے اور بعضون نے کہا حرام ہے عورتون پر لیکن صحیح تر یہ ہے کہ حرام ہے عورتون کے لیے انتہی اور بیچ در البحور اور فتاوی رحمانی اور تحفۃ الفقہا اور کنز العباد کے لکھا ہے زیارۃ القبور مستحسن للرجال وحرام للنساء انتہی یعنے زیارت قبرونکی اچھی ہے مردونکے لیے اور حرام ہے عورتونکے لیے اور حجۃ الاسلام مین لکھا ہے کہ عورتونکے لیے زیارت کیواسطے نہ چاہیے باہر آنا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عورت کو کہ زیارت کو جاتی تھی مردے اسکو لعنت کرتے ہین اور شیاطین گرد بگرد جاتے ہین اور مسائل الاموات مین لکھتا ہے عورتکو زیارت قبور کی نچاہیے بکو فرموده رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی انتہی اور کفایہ شعبی اور تاتارخانی اور ابراہیم شاہی اور ما لا بد منہ مین بھی اسیطرح ہے حاصل یہ کہ قول صاحب شمنی اور نصاب الاحتساب اور مجالس الابرار اور قول البراد کلام عینی شارح بخاری اور امام نووی اور عبد الرحیم طاہری شارح ترمذی اور صاحب شرح برزخ اور مصنف حجۃ العلماء اور صاحب در البحار اور شارح نور الایضاح اور صاحب در البحور اور فتاوی رحمانی اور تحفۃ الفقہا اور کنز العباد اور حجۃ الاسلام اور خلاصۃ الفقہ اور مسائل الاموات اور ابراہیم شاہی اور ما لا بد منہ کی بخوبی واضح ہوا کہ زیارت قبرونکی عورتونکے لیے حرام و مکروہ ہے بقول اصح کے اور بعضون نے اگرچہ جائز لکھا ہے لیکن بحسب قاعدہ فقہا کے اِذَا اجْتَمَعَ الْحَلَالُ وَالْحَرَامُ غَلَبَ الْحَرَامُ یعنے جب جمع ہو حلال اور حرام غالب ہوتا ہے حرام یہی متعین و مقرر ہوا کہ زیارت قبرونکی عورتون کے لیے حرام یا مکروہ ہے پس جناب مرشدنا حضرت مولانا اسحٰق رحمہ اللہ نے جو مسائل اربعین مین عورتونکے حق مین زیارت قبرونکی منع لکھی ہے اور اسکو کسی بزرگوار نے رد کیا ہے ان روایتون سے

حق گوئی اور باطل گوئی ہر ایک کی منصف طاہر ہو جاتی اَللّٰھُمَّ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ
وَجَنِّبْنَا عَنِ الضَّلَالَۃِ الْعَقِیْمِ اٰمِیْن رَبِّ الْعٰلَمِیْن مسئلہ ذکر کیا ہی شرح
طحاوی میں کہ جب مر جاوے عورت اور نہو اسکا باپ یا بھائی یا بیٹا تو اور ذی رحم محرم اسکے
ولی ہیں ساتھ اُتارنے اُسکے قبر میں بہ نسبت غیر ونکے اور اگر ذی رحم محرم نہو تو مضائقہ نہیں ہے
اجنبیوں کو بیچ رکھنے اُسکے کے قبر میں اور احتیاج نہیں ہے عورتونکے بلانیکی رکھنے کے لیے
مسئلہ ایک عورت داخل ہوئی بیچ گھر غیر اپنے کے بغیر اذن صاحب خانہ کی آیا احتساب
کیا جاوے اُسپر یا نہیں جواب جسوقت کہ ہو عورت صاحب رحم محرم گھر والے کی تو درست ہے
اُسکو داخل ہونا گھر میں بغیر اذن گھر والے کے اور ایسی ہی جسوقت کہ ہو زوج عورت کا صاحب رحم
محرم یعنی گھر والیکا تو حلال ہی عورتکو داخل ہونا اپنے خاوند کی محارم کی مکانوں میں بغیر اذن اُنکے کے
اور یہ مسئلہ عجیب ہے کوشش کیجاوی بیچ یاد کرنے اسکے کے اور بیچ گھر غیر اُنکے کے احتساب کیا جاوے
اُسپر جیسی کہ احتساب کیا جاوے مرد پر بسبب قول اللہ تعالےٰ کی لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِکُمْ حَتّٰی تَسْتَاْنِسُوْا
دسواں مسئلہ ذکر کیا ہی بیچ تجنیس اور مزید کے کہ عورت احرام والی اپنی منھہ پر کپڑا لٹکا وے
لیکن الگ رکھے کپڑا اپنے منھہ سے اور اس سے معلوم ہوا کہ عورت کو کھولنا منھہ کا اجنبیوں کے سامنے
منع ہی مسئلہ پوچھے گئے حضرت ابوبکر حال ایک عورت کے سے کہ اُسنے کتر ڈالے تھے بال اپنے
سر کے فرمایا کہ لازم ہے اُسکو استغفار کرنی اللہ تعالیٰ سے اور توبہ کرنی اور پھیر ایسی حرکت نہ کرے
عرض کیا کہ اگر کیا ہو اُسنے یہ باذن خاوند اپنے کے فرمایا لَا طَاعَۃَ لِمَخْلُوْقٍ فِیْ مَعْصِیَۃِ
الْخَالِقِ نہیں فرمانبرداری ہوتی مخلوق کی گناہ خالق میں پھر عرض کیا گیا اُنسے کہ کیوں نہیں
جائز ہے یہ اسکے لیے انھوں نے فرمایا اسلیے کہ اُسنے مشابہت کی ساتھ مردوں کے حال آنکہ
فرمایا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ لعنت کرے اللہ تعالیٰ اُن مردوں پر کہ مشابہت

کرین ساتھ عورتون کے اور ان عورتون پر کہ مشابہت کرین ساتھ مردونکے اور اسلیے
منع ہی کہ بال عورت کے لیے بمنزلہ داڑھی کے ہین مردونکے لیے پس جیسی کہ نہین درست ہی
مرد کو منڈانا اور کترانا داڑھی کا اسیطرح نہین درست ہی عورتونکو کترانا اپنے بالونکا یہہ کہا گیا
حضرت ابوبکرؓ سے کہ اگر ملادوے عورت بال اپنے غیر کے بالونمین توکیا حکم ہی کہا نہین درست اسکو
یعنی ایک عورت کے بال دوسری عورت کے سر مین ملانے بڑھانے کے لیے درست نہین مسئلہ ذکر کیا گیا ہی
کتاب مغرب مین کہ لعنت خدا کی ہی اس عورت پر کہ بال چننے منہ پر سے اور اسپر کہ بال دور کرنے چنوادے
اور اسپر کہ دانت تیز کرے اور اسپر دانت کروادے اور اس عورت پر کہ ملادے بال اپنے
ساتھ بالون اور عورت کے یعنے درازی کے لیے اور اسپر کہ ملوادے اپنے بالونکو ساتھ
اور کے بال اور گودنے والی اور گودوانے والی پر تمام ہوا کلام صاحب نصاب الاحتساب کا
اور یہ جو لعنتین ان عورتون پر مذکور ہوئین حدیثون مین آئی ہین چنانچہ مشکوۃ مین وہ
حدیثین موجود ہین اور ان حدیثون کی شرح مین ملا علیؒ اور حضرت شیخ عبدالحق رحمہ اللہ نے
یون لکھا ہی کہ بال چننے الخ یعنے بال پیشانی کے یا بھوون کے منہ پر سے چننے مکروہ ہین اور اگر
داڑھی یا مونچھین نکلین عورت کے تو انکو منڈوانا مکروہ نہین بلکہ مستحب ہی اور تیز کرنا دانتونکا
یہ کہ عرب مین رسم ہی کہ جب عورتین بڑھیا ہوجاتی ہین اور دانت بڑھجاتی ہین یا گھس جاتے ہین تو
انکو تیز کروالیتی ہین اور فرق کرواتی ہین دانتونمین واسطے اظہار حسن و جوانی کے اور مشابہت کے ساتھ
جوانونکے اور ملاؤ بال اپنے الخ عام ہی کہ آپ ملاوے اور کو حکم کرے ملانیکا کہا نووی نے کہ حدیثون سے
صریح معلوم ہوتا ہی کہ حرام ہی ملانا بالون کا مطلق اور یہی ظاہر اور مختار ہی اور ہمارے علما نے یہ تفصیل
بیان کی ہی کہ اگر ملادے بال آدمی کے تو حرام ہی بلا خلاف اسلیے کہ حرام ہی نفع اٹھانا آدمی کے بالون اور تمام
اجزا اسکے سے بسبب بزرگی اسکی کے اور سوا آدمی کے جانورکے پاک بال ہون تو اسکا یہ حکم ہی کہ اگر شوہر

عورت کا خاوند اور نہ سید یعنی مالک تو اسکا ملانا اُنکا بھی حرام ہی اور اگر ہو خاوند یا سید تو صحیح تر
یہ ہی کہ اگر ملاوے ساتھہ اذن خاوند یا سید کے تو جائز ہی اور کہا مالکؒ اور طبری اور اکثر علمائنے
کہ ملانا ہر چیز کا بالون مین ممنوع ہے خواہ بال ہون یا صوف یا چیتھڑے یا سوا اُنکے اور دلیل
پکڑی ہی انہون نے ساتھہ حدیثون کے اور کہا لیث نے کہ نہی مختص ہے ساتھہ بالون کے پس نہین مضائقہ ہی
ساتھہ ملانے صوف وغیرہ کے انتہی اور فتاوی عالمگیری مین لکھا ہی کہ بالون مین آدمی کے بال ملانے
حرام مین برابر ہے کہ اپنے بال ملاوے یا اپنے غیر کے کذا فی الاختیار شرح المختار اور نہین مضائقہ
ہی کہ یہ ڈالے عورت اپنی مینڈھیون اور چوٹیون مین کچھہ ویسی یعنے پشم اونٹ کی کذا
فی فتاوی قاضیخان انتہی پس اس سے معلوم ہوا کہ چوٹلہ بھیڑ کی پشم کا جو عورتین ڈالتی ہین
درست ہے مگر ترک اولے ہے اور گودنا یہ کہ سوئیان یا مانند اُنکے کے جلد مین چبھوئی جاتی
ہین یہانتک کہ خون بہنے لگتا ہی پھر اُس مین سرمہ یا نیل بھر دیتے ہین تمام ہوا کلام حضرت شیخ
و ملا علی وغیرہما رحمہم اللہ کا پس یہ سب چیزین گناہ کبیرہ ہین کہ لعنت آئی ہی فاعل و مفعول پر اور
گناہ کی چیز ہی ظلم کرنا لونڈی و غلام عرفی پر کہ حقیقت مین لونڈیان شرعی نہین اور یہ لوگ لونڈیان
سمجھکر ظلم کرتے ہین چنانچہ بیان مفصل اسکا رسالہ منظر الحق مین لکھا ہی یعنی خاوندونکو چاہیے کہ منع
کرین اپنی بیبیونکو اس ظلم سے کہ حدیث شریف مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کلا واللہ لتأمرن
بالمعروف ولتنہون عن المنکر ولتأخذن علی یدی الظالم ولتأطرنہ
علی الحق اطرا ولتقصرنہ قصرا او لیضربن اللہ بقلوب بعضکم علی
بعض ثم لیلعننکم کما لعنہم یعنے ہرگز نہین بعین قسم ہی اللہ کی البتہ حکم کرو اچھی باتونکا
اور البتہ منع کرو بری باتون سے اور منع کرو ظالم کو ظلم سے اور کھینچو اسکو حق کیطرف کھینچنا اور روکو
اسکو حق پر روکنا والا سخت و سیاہ کردیگا اللہ تعالے دل بعضون کے یعنے صحبتون سے

گناہ نہیں کیے ہین بسبب شامت گناہگارونکے یعنی ایس ہوجاوینگے سبھونکے دل سخت اور
بعید قبول کرنے خیر ورحمت سے بسبب معاصی کے اور بسبب مخالطت بعض انکو بعض سے
پھر لعنت کریگا اللہ تمکو جیسے لعنت کی بنی اسرائیل کو یہ حدیث مشکوۃ شریف مین باب الامر
بالمعروف مین ہی پس یہ چند چیزین بطور مثال کے بیان کردی ہین حاصل یہ کہ خاوندونکو چاہیے
کہ اپنی بیبیون کو اچھے کام کرنیکا حکم کرین اور سب گناہونکی باتونسے منع کرین بیبیون کو خواہ
شادی ہین ہون یا غمی مین یا پچھلے دنون مین ورنہ الا تحقق اس وعید شدید کی ہونگے اور جو حق بیبیون
کی خاوندونپر ہین یہ ہین کہ جوان حدیثون مین آئی ہین قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا حَقُّ زَوْجَۃِ
اَحَدِنَا عَلَیْہِ قَالَ اَنْ تُطْعِمَھَا اِذَا طَعِمْتَ وَتَکْسُوْھَا اِذَا اکْتَسَیْتَ وَلَا یَضْرِبِ
الْوَجْہَ وَلَا تُقَبِّحْ وَلَا تَھْجُرْ اِلَّا فِی الْبَیْتِ یعنے کہا معاویہ قشیری نے کہ عرض کیا
مین نے یا رسول اللہ کیا حق ہی بی بی ایک ہماری کا اوسپر فرمایا یہ کہ کھلاوے تو اسکو جسوقت کہ کھاوے
تو اور پہناوے تو اسکو جسوقت کہ آپ پہنے اور نہ مارے تو منھہ پر اور نہ برا کہے تو اور نہ جدا ہووے
تو مگر گھر مین یعنی خفگی مین اسکو چھوڑکر گھر سے نہ نکل جاناوے اور روایت مین آیا ہے کہ فرمایا
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مت مارو اللہ کی لونڈیونکو یعنی بیبیونکو پس آئے یعنی بعد
چندروز کے حضرت عمرؓ پاس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور عرض کیا کہ بیبیان نافرمان
ہوگئین ہین خاوندون کی کہ کہنا نہین مانتین پس اجازت دی آنحضرت نے انکے مارنے کی پھر
آئین بہت سی عورتین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اہلبیت کے پاس شکایت کی اپنے خاوندونکی
پس فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ آئین اہلبیت محمدؐ کے پاس بہت سی عورتین شکوی
کرتی ہوئین اپنے خاوندونکا نہین ہین وہ مارنے والے اچھے یہ حدیث بھی مشکوۃ مین ہے اور دو
روایت مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ مِنْ اَکْمَلِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُھُمْ

خلقاً والطفهم باهله یعنی کامل ترین مومنوں کا ایمان میں وہ ہی کہ بہت اچھا خلق رکھتا ہو
اور بہت مہربانی کرتا ہو اپنے اہل پر انتہی پس خاوندوں کو چاہیے کہ فقط اپنے ہی حق کی حدیثیں دیکھکر مغرور
نہو جائیں بلکہ بیبیوں کے حق کی بھی حدیثوں میں تامل کر کر انکا حق ادا کریں اور اُنپر سختی بلا وجہ شرعی نکریں
اگر ظلم کرینگے اُنپر تو یہ بھی پکڑے جاوینگے اللہ تعالیٰ نے انکو حاکم کیا ہے اور اُن بیچاریوں کو محکوم
اور تابعدار انکو عدل کرنا اُنکے مقدمہ میں ضرور ہے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
الا کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ فالامام الذی علی الناس
راع وھو مسئول عن رعیتہ والرجل راع علی اھل بیتہ وھو مسئول عن
رعیتہ والمرأۃ راعیۃ علی بیت زوجھا وولدہ وھی مسئولۃ عنھم وعبد الرجل
راع علی مال سیدہ وھو مسئول عنہ الا فکلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ
یعنے خبردار ہو سب تمہارے نگہبان رعیت کے ہیں اور تم سب پوچھے جاوگے اپنی رعیت سے پس
امام جو حاکم ہو لوگوں پر نگہبان ہی اور وہ سوال کیا جاویگا احوال اپنی رعیت سے اور مرد نگہبان ہے
اوپر گھر والوں اپنے کے اور وہ سوال کیا جاویگا حقوق رعیت اپنی سے اور عورت نگہبان ہی اوپر
گھر خاوند اپنے کے اور فرزندوں اُسکے کے اور وہ سوال کیجاویگی حق اُنکے سے اور غلام مرد نگہبان
ہی اوپر مال مالک اپنے کے اور وہ سوال کیا جاویگا اُس سے خبردار ہو پس تم سب نگہبان ہو اور تم سب
سوال کیے جاوگے رعیت اپنی سے ف راعی کہتی ہیں نگہبان اور امانت دار کو یعنی اُس چیز کو کہ اُسکے تصرف
میں ہے پس لازم ہی اُسکو ادا کرنا اُسکے حق کا اور یہ موجود ہی سب میں اگرچہ حقوق مختلف ہیں اور یہ حدیث
نصیحت ہے سبکے لیے بیچ رعایت حقوق کے اور تنبیہ ہی اوپر کہ سب پوچھے جاوینگے یہ سید جمال الدین نے
لکھا ہی اور حضرت شیخ عبد الحق نے لکھا ہی کہ علماء نے لکھا ہے کہ ہر شخص نگہبان ہے اوپر ہتھیار حواس
اپنے کے بھی اور وہ پوچھا جاویگا احوال اُنکے سے کہ کہاں خرچ کیا اعمال کیا تھی انکو اور کسطرح استعمال کیا

اور حدیث مین اُسکو نہ ذکر کیا اسلیے کہ ظاہر ہے اور اور روایت مین آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے اِیَّاکَ وَدَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّمَا یَسْاَلُ اللّٰہَ حَقَّہٗ وَاِنَّ اللّٰہَ لَا یَمْنَعُ
ذَا حَقٍّ حَقَّہٗ یعنے بچ تو بد دعاے مظلوم سے پس سوا اسکے نہین کہ مانگتا ہی اللہ تعالی سے
حق اپنا اور تحقیق اللہ تعالی نہین روکتا ہی ذی حق سے حق اسکا انتہی یہی مضمون کسی نے اس بیت
مین لکہا ہی بیت بترس از آہ مظلومان کہ ہنگام دعا کردن • اجابت از در حق بہر استقبال می آید
اور اور روایت مین آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اَتَدْرُوْنَ مَا الْمُفْلِسُ قَالُوا الْمُفْلِسُ
فِیْنَا مَنْ لَا دِرْہَمَ لَہٗ وَلَا مَتَاعَ فَقَالَ اِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ یَّاْتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ بِصَلٰوةٍ وَّ
صِیَامٍ وَّزَکٰوةٍ وَّیَاْتِیْ قَدْ شَتَمَ ہٰذَا وَقَذَفَ ہٰذَا وَاَکَلَ مَالَ ہٰذَا وَسَفَکَ
دَمَ ہٰذَا وَضَرَبَ ہٰذَا فَیُعْطٰی ہٰذَا مِنْ حَسَنَاتِہٖ وَہٰذَا مِنْ حَسَنَاتِہٖ فَاِنْ
فَنِیَتْ حَسَنَاتُہٗ قَبْلَ اَنْ یُّقْضٰی مَا عَلَیْہِ اُخِذَ مِنْ خَطَایَاہُمْ فَطُرِحَتْ عَلَیْہِ ثُمَّ
طُرِحَ فِی النَّارِ یعنے کیا جانتے ہو تم کہ کون مفلس ہے عرض کیا صحابہ نے کہ مفلس ہم مین وہی کہ نہ درہم ہو
اُسکے پاس اور نہ اسباب پس فرمایا آنحضرت نے کہ مفلس میری امت مین سے وہ ہی کہ آویگا دن قیامت کے ساتھ
نماز اور روزے اور زکوۃ کے اور حال یہ ہوگا کہ کسی کو بُرا کہا تھا اور کسی کو بہتان زنا کا لگایا تھا
اور کسی کا مال کہا گیا تہا اور کسی کا خون کیا تہا اور کسی کو مارا تہا پس کچھہ نیکیان اُسکی کسی کو
ملجاوینگی اور کچھہ کسیکو پھر اگر ہو چکین گی نیکیان اُسکی پہلے اسکے کہ حکم کیا جاویگا ساتھ سزا کے گناہ
کہ اُسپر ہی لیے جاوینگے گناہ مظلومون کے اور ڈالے جاوینگے ظالم پر پھر ڈالا جاویگا ظالم آگ دوزخ کی بیچ
اور اور روایت مین آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اَلدَّوَاوِیْنُ ثَلٰثَةٌ دِیْوَانٌ
لَا یَغْفِرُ اللّٰہُ مِنْہُ الْاِشْرَاکَ بِاللّٰہِ یَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ
یُّشْرَکَ بِہٖ وَدِیْوَانٌ لَا یَتْرُکُہُ اللّٰہُ ظُلْمُ الْعِبَادِ فِیْمَا بَیْنَہُمْ حَتّٰی یَقْتَصَّ بَعْضُہُمْ

من بعض و دیوان لا یعبأ اللہ بہ ظلم العباد فیما بینہم و بین اللہ فذلک الی
اللہ ان شاء عذبہ و ان شاء تجاوز عنہ یعنی صحیفے اعمال کے تین طرح کے ہیں ایک صحیفہ
تو ایسا ہی کہ نہیں بخشتا اللہ تعالیٰ کہ وہ شریک کرنا ساتھ خدا کے ہے فرماتا ہی اللہ عز و جل کہ تحقیق
اللہ تعالیٰ نہیں بخشیگا شرک کو اور ایک صحیفہ ایسا ہی کہ نہیں معاف کرتا اسکو اللہ کہ وہ ظلم کرنا بندونکا
ہی آپسمین یہانتک کہ بدلا لی بعض انکا بعض سے اور ایک صحیفہ ایسا ہی کہ نہیں پرواہ کرتا اللہ اسکی وہ ظلم
کرنا بندونکا ہی درمیان انکے اور درمیان اللہ کے پس یہ سپرد ہی اللہ کے اگر چاہے عذاب کرے اسکو
اور اگر چاہے درگذر کرے اس سے انتہے اور فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے لا یرحم اللہ من لا یرحم
الناس یعنے نہیں رحم کرتا اللہ تعالیٰ اسپر کہ نہیں رحم کرتا لوگونپر اور بہت سی حدیثین آئی ہین ظلم کی
برائی مین انمین غور کرکر باز رہے ظلم کرنے سے بیبیونپر اور رحم کرے انپر اور حتی المقدور سلوک
و احسان کرے انپر اور حاجت روائی کرے انکی کہ فرمایا ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے من قضی
لاحد من امتی حاجۃ یرید ان یسرہ بہا فقد سرنی و من سرنی فقد
سر اللہ و من سر اللہ ادخلہ اللہ الجنۃ یعنی جسنے کوئی حاجت روائی کسی کی میری امت
مین سے بارادہ اسکے کہ خوش کرے اسکو بسبب حاجت روائی کے پس تحقیق خوش کیا اسنے مجھکو اور جسنے
خوش کیا مجھکو پس تحقیق خوش کیا اللہ کو اور جسنے خوش کیا اللہ کو داخل کریگا اللہ جنت مین
اور اور روایت مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے الخلق عیال اللہ فاحب
الخلق الی اللہ من احسن الی عیالہ یعنے خلق بمنزلہ عیال خدا کے ہی پس محبوب ترین
مخلوق کا نزدیک اللہ کے وہ ہے کہ نیکی کرے اسکی عیال سے انتہی اور حقیقت مین یہان بھی
محبت للہ فی اللہ ہو کہ بسبب حکم اسکے کی یہ علاقہ ہوا ہی اور محبت للہ کی بابت فضیلت آئی ہی ازانجملہ
ایک یہ حدیث ہی کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان اللہ یقول یوم القیمۃ این

سلہ متفق علیہ ۱۲

سلہ بیہقی و طبرانی مشکوٰۃ ۱۲

الْمُتَحَابُّونَ بِجَلَالِي الْيَوْمَ أُظِلُّهُمْ فِي ظِلِّي يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلِّي یعنے تحقیق اللہ تعالی
فرماویگا دن قیامت کے کہ کہان ہین آپس مین محبت رکھنے والے بسبب بزرگی میری کی آجکے دن
اپنے سایہ عاطفت و رحمت مین داخل کرونگا مین انکو کہ آج نہین سایہ ہے سوا سایہ رحمت
میری کے پس حیف ہے کہ جس محبت کا ایسا نتیجہ ہو اسکو آدمی ترک کرے اور بدمزاجی و بدزبانی
سے پیش آوے ہان انسے بدخلق پیش آوے اور انکی بدمزاجی پر صبر کرے کہ بڑی فضیلت اسکی
آئی ہے اور بدمزاجی اور بدزبانی و عداوت کی برائی بیان فرمائی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اِنَّ أَثْقَلَ شَيْءٍ يُوضَعُ فِي مِيزَانِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُلُقٌ حَسَنٌ وَإِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ
الْفَاحِشَ الْبَذِيَّ یعنے تحقیق بہت چیز کہ رکھی جاویگی میزان مومن مین دن قیامت کے خلق
نیک ہوگا اور تحقیق اللہ تعالے بغض رکھتا ہے فحش گو بدخلق سے اور اور روایت مین
آیا ہے فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَةَ
قَائِمِ اللَّيْلِ وَصَائِمِ النَّهَارِ یعنے تحقیق مومن البتہ پاتا ہے بسبب حسن خلق اپنے کے درجہ
رات کی عبادت کرنے والے اور دن کے روزہ دار کا سا اور اور روایت مین آیا ہے کہ فرمایا
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَنْ يَحْرُمُ عَلَى النَّارِ وَبِمَنْ تَحْرُمُ النَّارُ عَلَيْهِ
عَلَى كُلِّ هَيِّنٍ لَيِّنٍ قَرِيبٍ سَهْلٍ یعنے کیا نہ خبر دون مین تمکو اسکی کہ حرام ہو آگ دوزخ پر اور
اسکی کہ حرام ہوتی ہے اوپر ہر باوقار بردبار قریب نرم خو کے یعنے لوگون مین ملا رہتا ہے
اور نرمی کرتا ہے معاملات مین پس باوجود ملے رہنے کے صبر کرنا لوگون کی ایذا پر اور نرمی
کرنی بڑا کام ہے اور اور روایت مین آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ مِنْ
أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا یعنے تحقیق بڑا محبوب تم مین کا طرف میرے اچھا تم مین کا ہے اخلاق
مین اور اور روایت مین ہے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مَنْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ أُعْطِيَ

رواہ مسلم ۱۲

رواہ الترمذی ۱۲

رواہ ابو داؤد ۱۲

رواہ احمد والترمذی ۱۲

رواہ البخاری ۱۲

حظہ من خیر الدنیا والاخرۃ ومن حرم حظہ من الرفق حرم حظہ من خیر الدنیا
والاخرۃ یعنے جسکو نصیب ہوئی نرمی دیا گیا و نصیبہ بھلائی دنیا اور آخرت کا اور جو کوئی
نصیب نرمی سے محروم رہا نصیبہ بھلائی دنیا اور آخرت کے سے یہ حدیث شرح السنہ مین ہے اور او
روایت مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تعرض اعمال الناس فی کل جمعۃ مرتین
یوم الاثنین ویوم الخمیس فیغفر لکل عبد مؤمن الا عبدا بینہ وبین اخیہ
شحناء فیقال اترکوا ہذین حتی یفیئا یعنے عرض کیے جاتے ہین سامنے اللہ تعالے کے
اعمال لوگونکے ہر ہفتہ مین دوبار پیر کے دن اور جمعرات کے دن پس بخشش کیجاتی ہی واسطے
ہر بندے مومن کے مگر نہین بخشش ہوتی اس بندہ کی کہ درمیان اسکے اور درمیان مسلمان بھائی
اسکے کی عداوت ہوتی ہی پس کہا جاتا ہی یعنے فرشتون سے کہ چھوڑو انکو یہانتک کہ ملین دونون آپس مین اور او
روایت مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے المسلم الذی یخالط الناس ویصبر
علی اذاہم افضل من الذی لا یخالطہم ولا یصبر علی اذاہم یعنے وہ مسلمان
کہ ملا رہتا ہے لوگون مین اور صبر کرتا ہے انکی ایذا پر افضل ہی ثواب مین اُس سے کہ نہین ملا رہتا ہے
انمین اور نہین صبر کرتا انکی ایذا پر اور اور روایت مین ہے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم نے من کظم غیظا وہو یقدر علی ان ینفذہ دعاہ اللہ علی رؤس
الخلائق یوم القیمۃ حتی یخیرہ فی ای الحور شاء یعنے جو شخص کہ روکتا ہے
غصہ کو اس حال مین کہ وہ قادر ہے اوپر جاری کرنے اسکے کی بلاویگا اسکو اللہ تعالے روبرو خلائق
کے دن قیامت کے تا کہ مختار کردے اسکو بیچ پسند کرنے جس حور کے کہ چاہے اور اور روایت مین آیا ہی
کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے استوصوا بالنساء خیرا فانہن خلقن من ضلع وان اعوج
شیء فی الضلع اعلاہ فان ذہبت تقیمہ کسرتہ وان ترکتہ لم یزل اعوج

۱۲ رواہ الترمذی وابن ماجہ

۱۲ رواہ الترمذی وابو داود

فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ ۲؂ یعنے قبول کرو وصیت بیچ حق عورتون کے بھلائی کی اسلیے کہ تحقیق عورت تو پیدا کی گئی ہین پسلی سے کہ وہ ٹیڑھی ہی اور تحقیق کہ بہت ٹیڑھی چیز پسلی مین اوپر کی پسلی ہے پس اگر ارادہ کرے تو کہ سیدھا کرے پسلی کو توڑ دیگا اُسکو اور اگر چھوڑیگا تو پسلی کو اپنے حال پر ہمیشہ رہیگی ٹیڑھی پس قبول کرو وصیت بیچ حق عورتون کے **ف** یعنے حضرت حوا کہ اصل اور اول سب عورتون کی ہین حضرت آدم کی اوپر کی پسلی مین سے پیدا ہوئین کہ وہ بہت ٹیڑھی ہوتی ہی پس انکی اصل مین ٹیڑھا پن ہے کوئی اُسکو متغیر نہین کر سکتا اور ٹیڑھی پسلی کا حال یہ ہی اگر تو سیدھا کیا چاہے تو ٹوٹ جاویگی اور اگر تو اُسکو چھوڑ دے بحال خود تو ہمیشہ ٹیڑھی رہیگی اسیطرح حال عورتون کا ہی کہ انکی اصل خلقت مین کجی اعمال و اخلاق مین ہے اگر چاہین مرد کہ راست و درست کرین انکو تو توڑ ڈالینگے کہ مراد اس سے طلاق ہی جیسا کہ حدیث آیندہ مین کہ مشکوۃ مین مذکور ہے پس ممکن نہین ہے فائدہ اُٹھانا ساتھ عورتون کے مگر ساتھ چھوڑ رکھنے انکے کے ٹیڑھاپن پر جب تک کہ اُس چھوڑنے مین گناہ نہ لازم آوے اور اگر گناہ لازم آوے تو تغافل مناسب نہین حاصل یہ کہ معاملہ اُنسے اچھی طرح رکھو اور صبر کرو انکے ٹیڑھے پن پر اور یہ توقع اٹھا دو کہ سب باتون مین تمھاری مرضی موافق کام کرینگی یہ شرح اس حدیث کی حضرت شیخ عبد الحق اور ملا علی قاری نے لکھی ہی اور اور روایت مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْجَوَّاظُ وَلَا الْجَعْظَرِيُّ یعنے نہین داخل ہونگے بہشت مین سخت گو بدخلق اور نہ متکبر اور بہت سی حدیثین آئی ہین بیچ فضیلت خلق نیک و صبر کے اور بیچ بُرائی بدخلقی اور بدزبانی اور نہ صبر کرنیکے جسکو اللہ تعالی توفیق نیک دیگا اُسکو یہی بس ہے بیت ہشیار کو اک حرف نصیحت ہے کفایت ✢ نادان کو کافی نہین دفتر نہ رسالہ ✢ اور بعضے لوگ بیگناہ و بے تقصیر شرعی برسون بیبیون سے بولتے نہین

رواہ ابو داود و بیہقی ۱۲

اور بعضے چھوڑ کر نکل جاتی ہین کہ برسون صورت اُنکی نہین دیکھتے یہ بھی بہت بری بات ہی فرمایا آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے لَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ یَّھْجُرَ اَخَاہُ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَمَنْ ھَجَرَ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَمَاتَ
دَخَلَ النَّارَ یعنے نہین درست مسلمان کو یہ کہ ترک ملاقات وکلام کرے اپنے بھائی مسلمان سے
زیادہ تین دن سے پس جسنے ترک کیا زیادہ تین دن سے اور مر گیا داخل ہوگا آگ دوزخ
مین اور اور روایت مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مَنْ ھَاجَرَ اَخَاہُ
سَنَۃً فَھُوَ کَسَفْکِ دَمِہٖ یعنی جو کوئی ترک ملاقات کرے اپنے بھائی مسلمان سے ایک برس تک
پس وہ مانند قتل کرنے اسکے کے ہی یعنے حصول عذاب مین اور بہت سی حدیثین آپسکی خفگی اور جدائی کی
برائی مین پس افسوس آتا ہی اُس شخص پر کہ ایسے وبال کا اپنے کو مستحق کرے اور ثواب صبر اور حسن خلق سے
کہ اوپر مذکور ہوے محروم رہے اور حق بی بی کا یہ ہے کہ جسکی دو یا زیادہ دو سے بیبیان
ہون تو اُسکو عدل کرنا چاہیے انمین نوبت بہ نوبت ہر ایک کے یہان رہنا چاہیے یہ جو یہان معمول ہی
کہ جس سے دل لگا وہ ہوتا ہی اُسکے پاس رہتے ہین اور اور بڑی سڑتی ہین بات بھی اُنکی نہین پوچھتے یہ بہت گناہ
کی بات ہی اس کام کی بڑی سزا پاوینگے کہ فرمایا ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اِذَا کَانَتْ عِنْدَ
الرَّجُلِ امْرَأَتَانِ فَلَمْ یَعْدِلْ بَیْنَھُمَا جَاءَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَشِقُّہٗ سَاقِطٌ جسوقت کہ ہون
ایک شخص کے پاس دو بیبیان اور نہ عدل اُسنے درمیان اُنکے آویگا دن قیامت کے
اس حال مین کہ آدھا بدن اُسکا گرا اور جھکا ہوگا ف یہ سزا اوہی عورتونکی بے انصافی کرنے پر
نہین موقوف ہی اگر تین چوتھی یا چار اور انمین نکریگا توبھی یہی سزا ہوگی اُسکی پس واجب ہے
برابری کرنی نوبت مین باعتبار رات کے رہنے کی نہ صحبت کرنیکے کہا یہ ملا علی قاری نے
اور ہدایہ اور ترجمہ حضرت شیخ عبد الحق کے مین لکھا ہے کہ بیبیون کی مابین باری ٹہرا انکو
اور نوبت مقرر کرنی واجب ہے دو بیبیون کے لیے اور ایک کی نوبت مین دوسرے کے

گھر مین رات کو رہنا جائز نہین اور نہ جمع کرنا دو عورتون ایک رات مین جائز ہے مگر باذن و
ارادہ اُنکے کے جائز ہے اور نہین حق ہے عورت کے لیے بیچ نوبت کے حالت سفر مین خاوند
جس بی بی کو چاہے ساتھ لیجاوے اور اولی یہ ہے کہ قرعہ ڈالے درمیان بیبیونکے جسکا نام قرعہ
مین نکلے اُسکو ساتھ لیجاوے اور اصل نوبت مقیم کے حق مین رات ہے اور دن تابع ہے رات کا اور اگر
ایک شخص رات کو کسی کام مین مشغول رہتا ہو مانند چوکیداری وغیرہ کے تو اسکے حق مین دن اصل ہے
انتہی اور دُر المختار مین لکھا ہے کہ واجب ہے برابر کرنی رات کے رہنے مین بی بی کے پاس اور
کھلانے اور پہنانے مین اور صحبت مین نہ جماع کرنے مین اور محبت مین بلکہ یہ مستحب ہے اور ساقط ہو جاتا ہے
حق عورت کا ساتھ ایکبار جماع کرنیکے اور واجب ہے جماع کرنا کبھی کبھی دیانۃً اور نہ ترک کرے جماع
بقدر مدت ایلا کے یعنے چار مہینے مگر ساتھ رضا عورت کے اور اگر ضرر کرے بی بی کو کثرت جماع کی تو
نہین جائز ہے صحبت کرنی زیادہ قدر طاقت اسکی کے اور رہوے ہر ایک بی بی کے پاس ایک رات اور
ایک دن اور اگر چاہے تین رات اور تین دن اور نہ رہے ایک کے پاس زیادہ مگر باذن دوسری کے
لیکن لازم برابری کرنی رات ہی مین ہے یہانتک کہ اگر آوے ایک بی بی کے پاس بعد غروب کے اور
دوسری کے پاس بعد عشا کے تو ترک کی اُسنے قسم یعنی نوبت اور نہ جماع کرے بی بی سے غیر نوبت اسکی مین
اور اسیطرح نہ جاوے بی بی کے پاس اُسکے غیر نوبت اسکی مین واسطے عیادت اسکی کے جاوے اور اگر مرض شدید ہو تو نہین مضائقہ
یہ کہ رہے اوسکے پاس یہانتک کہ شفا پاوے وہ یا مر جاوے اور یہ اُس صورت مین ہے کہ نہو اسکے پاس
کوئی غمخوار اور اگر خاوند اپنے گھر مین بیمار ہو تو بلاوے ہر ایک کو اسکی نوبت مین اور باکرہ اور
ثیب اور نئی اور پرانی اور مسلمہ اور کتابیہ تقسیم مین برابر ہین امام اعظمؒ کے نزدیک انتہی اور
اگر بخشے ایک بی بی نوبت اپنی سوکن کو تو جائز ہے بشرطیکہ نہو ساتھ دینے رشوت کے خاوند کیطرف سے اور جائز ہے
واسطے عورت بخشنے والی نوبت کے یہ کہ رجوع کرے جب چاہے کہا یہ ملا علی قاریؒ اور حضرت شیخ نے فصل واجب ہے

نفقہ اور لباس اور مکان رہنے کا بی بی کے لیے خاوند پر اگرچہ چھوٹا ہو خاوند اور بی بی خواہ
مسلمان ہو یا کافر ہو بڑی ہو یا چھوٹی لیکن ہو لائق جماع کی جبکہ سپرد کرے خاوند کو نفس اپنا اُسکی
گھر مین یا نہ سپرد کرے بسبب حق اپنے کے یا بسبب عدم طلب زوج کے اور واجب ہوتا ہے نفقہ وغیرہ
بقدر حال خاوند اور بی بی کے یعنے اگر دونون تونگر ہین تو نفقہ تونگرون کا سا واجب ہوگا اور اگر دونو
درویش ہین درویشون کا سا ہوگا اور اگر عورت درویش ہے اور خاوند تونگر یا بالعکس اسکے ہو تو
بیچ مین اسکی ہوگا یعنی تونگر سے کم اور درویش سے زیادہ اور نفقہ ہر مہینے مین دیا جاوے اور لباس
ہر چھ مہینے مین اور مستحب ہے کہ جو آپ کھاوے پہنے سو بی بی کو بھی کھلاوے پہناوے اور بی بی کے
ایک خادم کا بھی نفقہ واجب ہے اگر خاوند تونگر ہو اور نہین ہے نفقہ واسطے بی بی ناشزہ یعنی نافرمان کے
کہ نکل جاوے خاوند کے گھر سے ناحق اور بے اذن شرعی کے اور جو عورت کہ منع کرے خاوند کو
اپنے پاس آنے سے اور خاوند اسکے گھر مین ساتھ اُسکے رہتا ہے تو وہ ناشزہ ہے لیکن اگر اسلیے
منع کرے کہ اُسکو خاوند اپنے گھر لیجاوے یا گھر اسکے لیے کرایہ لے تو اس صورت مین ناشزہ نہین ہے
اور نہین ہوتی عورت ناشزہ بسبب نکلنے کے بے اذن خاوند کے واسطے حاجت ضروری کے
مانند سیکھنے مسائل ضروریہ کی اگر خاوند نہ جانتا ہو اور اگر جانتا ہو تو اُسکو سکھاوے اور مانند
ملاقات یا عیادت یا تعزیت مان باپ اور لینے دینے حق کے وغیرہ ذالک اور بی بی چھوٹی کہ وطی اُسکی ممکن
نہو اور یا وہ عورت کہ دین کے لیے محبوس ہو یا وہ عورت کہ اُسکو کوئی غصب کر کے لیگیا یا بغیر خاوند کے
حج کو جاوے یا بیمار ہو اور اُسکو سپرد خاوند کے نہین کیا ہے نفقہ ان سبھو کا واجب نہین ہوتا اور جو
عورت کہ خاوند کے ساتھ حج کو جاوے اُسکے لیے نفقہ ہے حضر یعنی وطن کا سا نہ سفر کا اور نہ کرایہ سواری کا
مسئلہ خاوند پر واجب ہے کہ بی بی کو رکھے ایسے مکان مین کہ خالی ہو دونون کی اہل سے مسئلہ
نہ منع کرے بی بی کے مان باپ کو اُسکے پاس آنے سے ملاقات کے لیے ہر ہفتہ مین ایکبار اور

اسی طرح اسکی بی بی اپنے ماں باپکے یہاں جاوے تو منع نکرے اسکو جانے سے ہر ہفتہ میں ایکبار
اور اگر بی بی سوا ماں باپ کے اور محرم قرابتیوں کے یہاں جایا چاہے یا انکو بلاوے اپنے یہاں تو منع
نکرے آمد و رفت انکی سے سال بھر میں ایک بار اور بعضوں نے کہا کہ ہر مہینے میں مسئلہ واجب ہے
نفقہ اور سکنی یعنی مکان واسطے اُس عورت کے کہ عدت میں ہو طلاق کی اور اسکے لیے کہ جدا ہوئی ہو
بغیر معصیت کے مانند خیار عتق اور بلوغ کے نہ واسطے اُس عورت کے کہ عدت میں ہو موت کی
یا جدا ہوئی ہو بسبب گناہ کے مانند مرتد ہو جانیکے اور بوسہ لینے خاوند کی بیٹی کا اور مرد کو چاہیے
کہ اپنی بی بی کے پاس نامحرم کو دخل نہ دے اور ابتدائے امور سے غافل نرہے اور عورت کو
اپنی سیاست میں رکھے اسکو مخلی بالطبع نہ کر دے اور گھر سے باہر نہ نکلنے دے یعنے جیسے بازار میں
عوام کی بیبیاں بے تستر و بے تکلف پھرتی ہیں ورنہ اسکے ساتھ معصیت میں شریک ہوگا اور
واجب ہے دلھن کو گھر لاوے تو طعام ولیمہ بقدر مقدور اپنے کے کھلاوے اور نکاح علی الاعلان
کرے اگرچہ اعلان ساتھ دف کے ہو اور عورت کی کج خلقی پر صبر کرے اور اسکی بیہودگی سے درگذر کرے
اور اسکے ساتھ مہر و شفقت سے گذران کرے اور بالکل محکوم بی بی کا نہو جاوے کہ وہ بسبب جبلت
اپنی کے فساد اٹھاویگی اور اوپر امور شنیعہ اور منکرات کے عورت کو منع اور تادیب کرے اسطرح
کہ اول ساتھ نرمی اور وعظ کے پیش آوے اور اگر باز نہ آوے تو ڈراوے اور تنبیہ کرے اور بسبب
ترک نماز اور بعضے اور امور کے مارنا بھی جائز ہے لیکن منھہ پر نہ مارے اور نہ اعضا اسکے توڑے اگر
اس سے قضیہ فیصل نہووے تو ایک حکم اپنی طرف سے اور ایک حکم بی بی کی طرف سے مقرر کرے
تو صلح اور موافقت کروا دیں اور اگر موافقت نہو تو تفریق کریں اور خاوند کو چاہیے کہ عورتکو کوٹھے اور
دریچہ سے جھانکنے نہ دے اور نفقہ اوپر بی بی اور عیال کے حتی المقدور اپنے تنگ نہ کرے اور افضل یہ ہے
کہ جو کچھ آپ کھاوے اسکو بھی کھلاوے بلکہ ایک دسترخوان پر کھاوے اور بی بی ساتھ سوتا

مفصل بیان اسکا

بھی سنت ہی بلا عذر جدا نہ سووی بعضے جاے رسم ہی کہ بیبیان گھر مین سوتی ہین اور مرد باہر
عار کرتے ہین ساتھ سونے سے یہ بھی رسوم کفار سے ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بیبیونکے ساتھ
سویا کرتے تھے اسکو عار جاننا بہت ہی برا ہی اور بی بی اور عیال کو احکام شرعیہ کو نماز اور روزہ
اور حیض و نفاس کے اور آداب صحبت کے اور مانند انکے کے سکھاوے اور وقت جماع کی ساتھ ملاعبت کے شروع
کرے کہ اسمین خوب انبساط اور لذت حاصل ہوتی ہی اور بسم اللہ کہکر دخول کرے حدیث شریف مین آیا ہی کہ
اگر کوئی تم مین سے ارادہ صحبت کا کرے اپنی بی بی سے تو کہے اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّيْطٰنَ
مَا رَزَقْتَنَا پس اگر مقدور ہوگا درمیان اُن دونون کے فرزند اس صحبت مین تو ضرر نہین
کریگا یعنے نہین گمراہ کریگا اسکو شیطان کبھی اسمین اشارہ ہی طرف خاتمہ بخیر ہونے لڑکے کے بسبب
برکت ذکر اللہ کے اور روبقبلہ جماع نکرے اور حیض و نفاس مین بھی جماع نکرے اور جب ایک بار
جماع کر کر دوسری بار ارادہ جماع کا کرے تو چاہیے کہ پیشاب کر کر ذکر کو دھو کر اور فرج عورت کی
دھلوا کر جماع کرے اور خانیہ مین آیا ہی کہ مضائقہ نہین ہی اسکا کہ مرد اپنی بیبیون کے ستر کو ہاتھ لگاوے
یا بی بی مرد کے ستر کو ہاتھ لگاوے تا شہوت حرکت مین آوے اور کفایہ شعبی مین لکھا ہی کہ جس
عورت کی دونون رانین ایک ہو جاوین جماع اُس سے نہ کرنا چاہیے مگر خاوند یقینا جانے کہ جماع
قُبُل مین واقع ہوگا اور پیدا ہونے بیٹے کے سے خوش اور پیدا ہونے بیٹی کے سے ناخوش نہو
بلکہ بیٹی کو طعام اور میوے وغیرہ کے دینے مین مقدم رکھے کہ بیٹیونکی خبرگیری اور خاطرداری کی
بڑی فضیلت آئی ہی اور بی بی طلاق دینے مین جلدی نکرے کہ طلاق خداے تعالے
کے نزدیک ابغض مباحات سے ہے مگر آنکہ ناچار ہووے اور بستان ابو اللیث مین آیا ہی کہ جس عورت
نے دو خاوند کیے ہونگے قیامت مین اخیر خاوند کے پاس رہیگی اور بعضے علما کے نزدیک جسکو
اختیار کریگی اُس پاس رہیگی اور حق خاوند کا بی بی پر یہ ہی کہ ہمیشہ اُسکی اطاعت مین رہے اور جس وقت

کہ چاہیے وطی سے مانع نہ آوے مگر کہ معذور شرعی ہو اور خاوند کے گھر سے بغیر رضا اسکی کے
کسی کو کچھ نہ دے اور عمل نفل بغیر اسکے اذن کے نکرے کہ مقبول نہین اور بے اذن اسکے باہر نہ نکلے
پردہ مین رہے اور زیادہ قدر حاجت سے خاوند سے طلب نہ کرے اور بی بی کے وارثون پر
لازم ہی کہ پہلے نکاح کرنیکے اسکو آداب گذران کرنے کے ساتھ خاوند کے سکھاوین اور
کہوین کہ تو مرد بیگانہ کے پاس جاتی ہے اطاعت اسکی اپنے اوپر لازم کرنا اور جسطرح وہ کہے رہنا
اور جو کام و کلام کہ اسکو ناخوش آوے اس سے دور رہنا یہ مسائل مغنی الطالب اور فتاوی عالمگیری
اور ملتقی الابحر سے لکھے گئے ہین خاتمہ جاننا چاہیے کہ کسی بزرگ نے اللہ رحمت کرے
اُنپر اور بخشے اُنکو ایک خطبہ مین حدیثین بیان بیبیونکی نصیحت کی جمع کی ہین شاید کہ منظور اُنکو یہ ہوگا
کہ وقت نکاح کے یہ حدیثین اُنکے آگے پڑھکر سمجھاوین چونکہ اس عاجز نے دیکھا کہ حدیثین
اُسکی از بس مفید ہین خاتمۃ الکتاب مین اسکو لکھنا مناسب جانا وہ خطبہ یہ ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونؤمن بہ ونتوکل علیہ
سب تعریف واسطے اللہ کے حمد کرتے ہین ہم اسکی اور مدد مانگتے ہین ہم اس سے اور بخشش مانگتے ہین ہم اس سے اور ایمان رکھتے ہین ہم ساتھ اسکے اور توکل کرتے ہین ہم اوپر اسکے

ونعوذ بہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہ
اور پناہ پکڑتے ہین ہم ساتھ اسکے اپنے نفسونکی بدیوں سے اور برائیوں سے اپنے عملوں کی جسکو ہدایت کرے اللہ پس کوئی نہین ہے گمراہ کرنے والا اوسکا

ومن یضللہ فلا ھادی لہ واشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ
اور جسکو گمراہ کرے اللہ پس نہین ہدایت کرنے والا اسکا کوئی اور گواہی دیتا ہون مین اسکی کہ کوئی نہین معبود لائق بندگی کے سوا اللہ کے اکیلا ہے وہ نہین شریک اسکا

واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ وسلم
اور گواہی دیتا ہون مین اسکی کہ تحقیق محمد بندے اسکے ہین اور رسول اسکے اور درود بھیجے اللہ اوپر انکے اور آل اونکی پر اور یارون انکے اور سلام بھیجے

اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَیْرَ الْھَدْیِ ھَدْیُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ اتَّبَعَ ھَدْیَہٗ

بعد اسکے پس تحقیق بہتر طریقہ طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے جسنے پیروی کی طریقہ اونکی کی

وَسُنَّتَہٗ فَقَدْ فَازَ وَاَفْلَحَ وَمَنِ اعْتَصَمَ بِکَلَامِہٖ فَقَدْ نَجَا وَاَنْجَحَ اَنْتِ اُخْتِیْ

اور سنت اونکی پس تحقیق کہ بیاہا اور فلاح کو پہونچا اور جسنے چنگل مارا ساتھ کلام حضرت کے پس تحقیق نجات پائی اور مطلب کو پہونچا اے بی بی تو بہن میری

وَحَبِیْبَتِیْ اُحِبُّ لَکِ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِیْ اُعْبُدِ اللّٰہَ وَلَا تُشْرِکِیْ بِہٖ شَیْئًا لَا جَلِیًّا

اور پیاری میری ہے دوست رکھتا ہوں میں تیرے لیے وہ چیز کہ دوست رکھتا ہوں اپنے لیے عبادت کر اللہ کی اور نہ شریک کر اوسکا کسی چیز کو نہ ظاہر میں

وَلَا خَفِیًّا اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ

اور نہ باطن میں تحقیق شرک البتہ ظلم ہے بڑا تحقیق اللہ تعالی نہیں بخشتا ہے شرک کو اور بخشتا ہے سوائے

ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَمَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِیْدًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

شرک کے جسکے لیے چاہے اور جسنے شرک کیا ساتھ اللہ کے پس تحقیق گمراہ ہوا گمراہ ہونا بڑا فرمایا رسول خدا

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ اَتٰی کَاھِنًا فَصَدَّقَہٗ بِمَا یَقُوْلُ فَقَدْ بَرِئَ

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو آیا کاہن پاس پھر سچ جانا جو کہا اُسنے پس الگ ہوا

مِمَّا اُنْزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ اَتٰی

اُس چیز سے کہ نازل ہوئی اوپر محمد صلعم کے یعنے قرآن اور شریعت اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی آیا

عَرَّافًا فَسَاَلَہٗ عَنْ شَیْءٍ لَمْ تُقْبَلْ لَہٗ صَلٰوۃُ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَۃً وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

چوری کی خبر دینے والے پاس پس پوچھا اُس سے کسی چیز سے قبول ہوگی نماز اُسکی چالیس دن رات کی اور فرمایا رسول خدا

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَلطِّیَرَۃُ شِرْکٌ وَقَالَ رَسُوْلُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شگون بد لینا شرک ہے اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰی وَلَا نَوْءَ وَلَا صَفَرَ وَلَا غُوْلَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

وسلم نے کہ نہیں مرض لگنا کسی کو اور نہ چھپنا تارون کا ہے کسی چیز میں اور نہ نحوست ماہ صفر کی ہے اور نہ غول بیابانی ہے اور فرمایا رسول

صلی اللہ علیہ وسلم من علق شیئا وکل الیہ ۔ وقال رسول اللہ صلی اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے لٹکایا کسی چیز کو تو سونپا جاتا ہے طرف اس چیز کے اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ

علیہ وسلم یدخل الجنۃ من امتی سبعون الفا بغیر حساب ہم الذین

علیہ وسلم نے کہ داخل ہونگے جنت میں میری امت سے ستر ہزار آدمی بے حساب کے اور وہ وہ ہیں

لا یسترقون ولا یتطیرون وعلی ربہم یتوکلون ۔ فاستیقن ان اللہ ہو

کہ نہیں منتر پڑھواتے ہیں اور نہ شگون بد لیتے ہیں اور اپنے پروردگار ہی پر بھروسا رکھتے ہیں پس یقین کر کہ تحقیق اللہ ہی ہے

مولاک نعم المولی ونعم النصیر ۔ لا یعلم الغیب الا ہو ولم یکن لہ شریک

کارساز تیرا بہت اچھا کارساز ہے اور بہت اچھا مددگار ہے کوئی نہیں جانتا غیب کو سوائے اسکے اور کوئی نہیں شریک اسکا

فی الملک وہو النافع والضار ویعز من یشاء ویذل من یشاء وان یمسسک

ملک میں اور وہی نفع دیتا ہے اور ضرر پہونچاتا ہے اور عزت دیتا ہے جسکو چاہے اور ذلت دیتا ہے جسکو چاہے اور اگر پہونچاوے

اللہ بضر فلا کاشف لہ الا ہو ۔ وان یردک بخیر فلا راد لفضلہ واعتصم

اللہ ضرر تجھکو تو کوئی نہیں دفع کرنیوالا اسکا مگر وہی اور اگر چاہے تیرے حق میں بھلائی پس کوئی نہیں روک سکتا ہے فضل اسکا اور پکڑ مضبوط

بحبل اللہ وتوکل علیہ ان اللہ یحب المتوکلین ۔ ومن یتوکل علی اللہ

ساتھ رسی اللہ کے اور بھروسا کر اسپر تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے متوکلوں کو اور جو بھروسا کرے اللہ پر

فہو حسبہ ۔ وقولی ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین

پس وہ کافی ہے اسکو اور کہتی رہ کہ یہ نماز میری اور قربانی میری اور زندگی میری اور موت میری واسطے اللہ پروردگار عالموں کے ہے

وادی الصلوۃ المکتوبۃ فانک لتسئلن عنہا یوم القیمۃ اولا ۔ قال رسول اللہ

اور ادا کرتی رہ نماز فرض اسلیے کہ تحقیق تو سوال کی جاویگی اسسے دن قیامت کے پہلے سب سے فرمایا رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم من توضأ فاحسن الوضوء خرجت خطایاہ

صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے وضو کیا پس اچھا کیا وضو نکل گئے سب گناہ اسکے

مِنْ جَسَدِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِهٖ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

بدن اسکے سے یہانتک کہ نکل جاتے ہیں نیچے ناخونوں اسکے کے سے اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ تَحْضُرُهٗ صَلٰوةٌ مَكْتُوْبَةٌ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهَا وَخُشُوْعَهَا

وسلم نے کوئی مسلمان جبکہ حاضر ہو وقت نماز فرض کا پس اچھا کرے وضو اسکا اور خشوع اوسکا

وَرُكُوْعَهَا اِلَّا كَانَتْ كَفَّارَةً لِّمَا قَبْلَهَا مَا لَمْ يُؤْتِ كَبِيْرَةً وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

اور رکوع اوسکا مگر کہ ہوتی ہے وہ نماز کفارہ اُس گناہ کا کہ پہلے اسکے ہیں جب تک کہ نکوسے گناہ کبیرہ فرمایا رسول خدا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلٰوةُ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صلے اللہ علیہ وسلم نے کنجی جنت کی نماز ہے اور فرمایا رسول خدا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلِّ قَائِمًا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَصَلِّ قَاعِدًا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ

صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑھ نماز کھڑے ہو کر پھر اگر نہیں طاقت رکھتا ہے کھڑے ہونیکی تو نماز پڑھ بیٹھ کر پھر اگر نہیں طاقت رکھتا ہے

فَعَلٰى جَنْبِهٖ وَصُوْمُوْا رَمَضَانَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تو کروٹ پر لیٹ کر نماز پڑھ اور روزہ رکھو رمضان کے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَقَالَ رَسُوْلُ

جو کوئی روزہ رکھے رمضان کا از راہ یقین کے اور توقع ثواب کے بخشے جاوینگے جو پہلے کیے ہیں گناہ اُسنے اور فرمایا رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ وَّلَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ

خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور روزہ رکھنا ڈھال ہے اور بو روزہ دار کی منھ کی بہت خوشبودار ہے نزدیک اللہ کے

مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ وَاِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ اَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ

خوشبو مشک کی سے اور جب ہو دن روزہ ایک تمہارے کا تو ہرگز فحش نہ بکے اور نہ شور و غوغا کرے

فَاِنْ سَابَّهٗ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَهٗ فَلْيَقُلْ اِنِّيْ امْرَءٌ صَائِمٌ وَاَدُّوا الزَّكٰوةَ اِذَا

پھر اگر برا کہے اسکو کوئی آدمی یا لڑے ساتھ اسکے تو چاہیے کہ کہے تحقیق میں ایک شخص روزہ دار ہوں اور ادا کرو تم زکوۃ جب

كُنْتِ ذَاتَ نِصَابٍ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۝ قَالَ

ہو تو صاحب نصاب اور نزدیک ہو تو بدکاریوں کے جو ظاہر ہیں اُنمیں سے اور جو پوشیدہ ہیں فرمایا

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰہُ الْوَاصِلَۃَ وَالْمُسْتَوْصِلَۃَ

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے اللہ نے اُس عورت پر کہ بال اپنے کسی غیر میں ملا کر گوندھے اور بال ملوانے والی

وَالْوَاشِمَۃَ وَالْمُسْتَوْشِمَۃَ وَلَعَنَ اللّٰہُ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ

اور عورت گودنے والی اور گدوانے والی پر لعنت کی ہے اللہ نے اُن عورتوں پر کہ بال پیشانی کے اکھیڑتی ہیں اور اپنے دانتوں کو کشادہ کرتی ہیں

الْمُغَیِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰہِ ۝ وَلَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّھَاتِ

بدلتی ہیں پیدائش خدا کو اور لعنت کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تشبہ کرنے والیوں کو

بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّھِیْنَ بِالنِّسَاءِ مِنَ الرِّجَالِ ۝ وَلَا تَکُوْنِیْ فَحَّاشَۃً

ساتھ مردوں کے عورتوں میں سے اور تشبہ کرنیوالوں کو ساتھ عورتوں کے مردوں میں سے اور نہ ہو فحش گو

وَلَا طَعَّانَۃً وَلَا بَذَّاءَۃً وَلَا لَعَّانَۃً ۝ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اور نہ طعن کرنے والی اور زبان دراز اور لعنت کرنے والی اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

لَیْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا بِاللَّعَّانِ وَلَا بِالْفَاحِشِ وَلَا بِالْبَذِیِّ ۝

نہیں ہے مومن یعنے کامل طعن کرنے والا اور نہ لعنت کرنے والا اور نہ فحش بکنے والا اور نہ زبان دراز

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا شَیْءٌ اَثْقَلُ فِیْ مِیْزَانِ الْمُؤْمِنِ

اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی چیز بہت بھاری ترازو میں مسلمان کی

یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مِنْ خُلُقٍ حَسَنٍ فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِیَّ ۝

دن قیامت کے خلق نیک سے پس تحقیق اللہ تعالے دشمن رکھتا ہے فحش گو زبان دراز کو

وَالْزِمِی الْحَیَاءَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْحَیَاءَ وَالْاِیْمَانَ

اور لازم پکڑ حیا کو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق حیا اور ایمان

قرنا جميعا فاذا رفع احدهما رفع الآخر وقال رسول الله صلى الله عليه

باہم قرین ہیں پس جب اٹھایا جاوے ایک دونوں میں سے اٹھایا جاویگا دوسرا اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ

وسلم الحياء لا يأتي الا بخير والحياء خير كله وكف لسانك فانه ملاك

وسلم نے حیا نہیں لاتی ہے مگر نیکی کو اور حیا خوبی تمام ہے اور روک تو زبان اپنی کو اسلیے کہ تحقیق وہ اصل

الخير كله وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اصبح ابن ادم فان

سب بھلائیوں کی ہے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب صبح کرتا ہے ابن آدم پس تحقیق

الاعضاء كلها تكفر اللسان فتقول اتق الله فينا فانا نحن بك فان

سب اعضا التجا کرتے ہیں سامنے زبان کے پس کہتے ہیں ڈر اللہ سے ہمارے مقدمہ میں اسلیے کہ تحقیق ہم ساتھ تیرے ہیں پس

استقمت استقمنا وان اعوججت اعوججنا وقال رسول الله

اگر سیدھی رہیگی تو سیدھے رہینگے ہم اور اگر ٹیڑھی ہوگی تو ٹیڑھے ہونگے ہم اور فرمایا رسول خدا

صلى الله عليه وسلم ان الرجل ليتكلم بالكلمة لا يرى بها بأسا

صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق آدمی البتہ کہتا ہے ایک بات نہیں دیکھتا اوسمیں کچھ مضائقہ

يهوي بها سبعين خريفا في النار وارض بما قسم الله لك يرضى الله

پڑتا ہے بیچ گھر اور ستر برس کی راہ کے آگ میں اور راضی رہ ساتھ اس چیز کے کہ قسمت میں کی اللہ نے تیری راضی ہوگا اللہ

عنك ولا تتمن ما فضل الله به غيرك عليك واصبر ان الله

تجھسے اور نہ آرزو کر اس چیز کی کہ فضیلت دی اللہ نے ساتھ اسکے غیر تیرے کو تجھپر اور صبر کر تحقیق اللہ

مع الصابرين واذا استعنت فاستعن بالله ان الله هو المستعان

ساتھ ہے صبر کرنے والوں کے اور جب مدد چاہے تو مدد چاہ تو ساتھ اللہ کے تحقیق اللہ وہی ہے مدد چاہا گیا

واقنع ولا تسرف ان الله لا يحب المسرفين وقال رسول الله صلى الله

اور قناعت کر اور نہ بیجا خرچ کر تحقیق اللہ نہیں دوست رکھتا ہے بیجا صرف کرنیوالوں کو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ فِي الْآخِرَةِ وَلَا تُحِبَّ الدُّنْيَا

علیہ وسلم نے بہت سی عورتیں پہنے ہوے ہیں دنیا میں ننگی ہونگی آخرت میں فقط اور نہ دوست رکھ تو دنیا کو

فَإِنَّهُ رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ وَإِنَّمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا قَلِيلٌ وَفَانٍ

اسلیے کہ تحقیق سر ہے سب خطاؤں کی اور سوا اسکے نہیں کہ فایدہ زندگانی کا تھوڑا ہے اور فانی

وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَأَبْقٰى وَإِنَّ الدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الْجِيفَةِ وَقَالَ

اور آخرت بہتر ہے اور بہت باقی اور تحقیق دنیا بہت ذلیل ہے نزدیک اللہ کے مردار سے فرمایا

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر ہوتی دنیا نزدیک اللہ کے برابر پر

بَعُوضَةٍ مَا سَقٰى كَافِرًا مِنْهَا شَرْبَةَ مَاءٍ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

مچھر کے تو نہ پلاتا کافر کو اوسمیں سے ایک گھونٹ پانی کا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ مَا الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ إِصْبَعَهُ فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ

وسلم نے نہیں ہے دنیا مقابلہ میں آخرت کے مگر مانند اوسکے کہ ڈالے ایک تمہارا انگلی اپنی دریا میں پس چاہیے کہ دیکھے

بِمَا يَرْجِعُ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اسکو کہ کتنا پانی لگا لائی ہے فقط اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا نہیں پیٹ بھرا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

مِنْ خُبْزِ الشَّعِيرِ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ فِرَاشُ

روٹی جو کی سے دو دن برابر یہانتک کہ وفات پائی اور عائشہ سے کہا سوا اسکے نہیں کہ تھا بچھونا

رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي يَنَامُ عَلَيْهِ أَدَمًا حَشْوُهُ

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا وہ کہ سوتے اوسپر چمڑے کا کہ بھراؤ اوسکا

لِيفٌ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا دَارُ مَنْ لَا دَارَ لَهُ

پوست درخت خرمی کا تھا اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا گھر اوسکا ہے کہ نہیں ہے گھر اوسکا آخرت میں

وَمَالُ مَنْ لَا مَالَ لَهُ وَلَهَا يَجْمَعُ مَنْ لَا عَقْلَ لَهُ فَإِنْ تُحِبِّينَ الدُّنْيَا وَتَكُونُ

اور مال اسکا ہے کہ نہیں ہے مال اسکو آخرت مین اور اسکو جمع کرتا ہے وہ شخص کہ نہیں ہے عقل اسکو لیس اگر دوست رکھے تو دنیا کو اور

مُيَسَّرَةً لَكِ وَتَكُونِينَ ذَاتَ كُنُوزٍ وَجَاهٍ وَحَشْمَةٍ وَتَبْلُغِي بِأَقْصَى مَرَاتِبِهَا

میسر ہو وہ تجھکو اور ہو تو صاحب خزانہ اور جاہ و حشمت کی اور پہونچے تو نہایت دنیا کو

لَتَكُونِينَ مِثْلَ قَارُونَ وَفِرْعَوْنَ وَشَدَّادٍ وَإِذَا كُنْتِ مُوَحِّدَةً وَعَابِدَةً

تو البتہ ہوگی تو مانند قارون اور فرعون اور شداد کے اور جبکہ ہوگی تو ایک جاننے والی خدا کی اور عبادت کرنیوالی

وَزَاهِدَةً وَمُطِيعَةً وَرَاضِيَةً وَقَانِعَةً وَصَابِرَةً وَشَاكِرَةً وَعَفِيفَةً

اور بے رغبتی کرنیوالی دنیا مین اور اطاعت کرنیوالی اور راضی ہونیوالی برضا مولی اور قناعت کرنیوالی اور صبر کرنیوالی اور شکر کرنیوالی

وَمُتَّقِيَةً لَكُنْتِ مِنْ خَدَمِ سَيِّدِ الْعَالَمِينَ وَمَقْبُولَاتِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

اور پرہیزگار تو البتہ ہوگی تو لونڈیون سردار عالمون کے سے اور ہوگی مقبولون رب العالمین سے

فَاخْتَارِي أَيُّهُمَا أَوْلَى وَأَفْضَلُ هَدَاكِ اللّٰهُ ثُمَّ اعْلَمِي أَنَّ اللّٰهِ وَرَسُولَهُ

پس اختیار کر تو ان دونون مین سے اولے اور افضل کو ہدایت کرے تجھکو اللہ پھر جان تو یہ تحقیق اللہ اور اسکے رسول کا

عَلَيْكِ حَقٌّ وَطَاعَةٌ وَبَعْدَهُمَا لِزَوْجِكِ عَلَيْكِ حَقٌّ وَطَاعَةٌ فَأَطِيعِي اللّٰهَ

تجھپر حق ہے اور تابعداری کرنی اور بعد انکے خاوند کا تجھپر حق ہے اور تابعداری کرنی پس اطاعت کر

وَرَسُولَهُ فِي كُلِّ حَالٍ وَأَطِيعِي زَوْجَكِ مِنْ كُلِّ وَجْهٍ فِي كُلِّ حِينٍ

اللہ اور رسول اوسکے کی ہر حال مین اور اطاعت کر تو خاوند اپنے کی ہر وجہ سے ہر وقت مین

مَا لَمْ يَأْمُرْكِ بِالْإِثْمِ وَالْعِصْيَانِ يُؤْتِكِ اللّٰهُ أَجْرًا حَسَنًا

اور ہر ساعت مین جب تک کہ حکم کرے تجھکو ساتھ بدی اور گناہ کے دیگا تجھکو اللہ اجر اچھا

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ آمِرٌ أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ

فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر مین حکم کرتا کسی کو سجدہ کرنے کا

لاحد لامرت المرأۃ ان تسجد لزوجھا ایضا قال صلی اللہ علیہ

واسطے کسی کے تو البتہ حکم کرتا مین عورت کو سجدہ کریگا واسطے خاوند اپنے کے اور یہ بھی فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ

وسلم اذا باتت المرأۃ وزوجھا علیھا ساخط لعنتھا الملئکۃ

وسلم نے کہ جب رات گذارے عورت اور خاوند اُسکا اُسپر غصہ ہو تو لعنت کرتے ہین اوس عورت کو فرشتے

حتی تصبح وایضا قال صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل للمرأۃ ان تاذن

صبح تک اور یہ بھی فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین حلال ہے عورت کو یہ کہ اذن دے غیر کو

فی بیتہ الا باذنہ ولا یحل للمرأۃ ان تصوم وزوجھا شاھد الا باذنہ

آنے کا خاوند کے گھر مین مگر ساتھ اذن خاوند کے اور نہین حلال ہے عورت کو نفل روزہ رکھنا اس حال مین کہ خاوند اُسکا موجود ہو

ولا تکفری العشیرۃ عن ابی سعید الخدری قال مر رسول اللہ

اور نہ ناشکری کر خاوند کی روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا گذرے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم علی النساء فقال یا معشر النساء تصدقن فانی

صلے اللہ علیہ وسلم عورتون پر پس فرمایا اے گروہ عورتون کے صدقہ دو تم پس تحقیق

اُریتکن اکثر اھل النار فقلن وبم یا رسول اللہ قال تکثرن اللعن و

دکھلایا گیا ہوں مین کہ تم اکثر اہل دوزخ سے ہو پس کہا اون عورتون نے اور کسو اسطے ہے یہ بات یا رسول اللہ فرمایا بہت کرتی ہو تم لعنت اور

تکفرن العشیرۃ واستعیذی باللہ من الشیطن الرجیم انہ عدو

ناشکری کرتی ہو خاوند کی اور پناہ مانگتی رہ تو ساتھ اللہ کے شیطان راندے گئے سے کیونکہ تحقیق وہ دشمن

مضل مبین قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ابلیس یضع

گمراہ کرنے والا ظاہر ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شیطان بچھاتا ہے

عرشہ علی الماء ثم یبعث سرایاہ یفتنون الناس فادناھم منہ

تخت اپنا اوپر پانی کے پھر بھیجتا ہے لشکر اپنے کو فتنہ مین ڈالین آدمیون کو پس قریب ترین ان مین سے

منزلة اعظمهم فتنة يجيء احدهم فيقول فعلت كذا وكذا فيقول

مرتبہ میں وہ ہے جو بڑا فتنہ انگیز ہوتا ہے آتا ہے ایک اونمیں کا پس کہتا ہے کیا میں نے ایسا اور ایسا پس کہتا ہے ابلیس

ما صنعت شيئا ثم يجيء احدهم فيقول ما تركته حتى فرقت بينه

کچھ نہیں کیا تونے پھر آتا ہے ایک انمیں سے پس کہتا ہے نہیں چھوڑا میں نے اسکو یہانتک کہ جدائی ڈلوادی میں نے

وبين امراته فيدنيه منه ويقول نعم انت فيلتزمه وايضا قال

اور درمیان عورت اسکی کے پس نزدیک کرتا ہے اوسکو اپنے سے اور کہتا ہے کیا اچھا ہے تو پس گلے سے لگاتا ہے اسکو اور یہ بھی

رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الشيطن يجري من الانسان مجرى

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شیطان جاری ہوتا ہے انسان میں جگہ جاری ہونے

الدم فلا تغفلي عن مكره واستعيني بالله عليه واعيني على زوجك

خون کے پس نہ غافل رہ مکر اوسکے سے اور مدد مانگ ساتھ اللہ کے اوسپر اور مدد کر تیرے خاوند پر بھی

حقه وفقك الله به قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حق على المرء

حق ہے توفیق اللہ تعالے اوسکو تیرے حق ادا کرنے کی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حق ہے مرد پر یہ کہ

ان يحسن في طعامها وكسوتها وايضا قال صلى الله عليه وسلم خيركم

اچھی طرح کھلاوے اور پہناوے بی بی کو اور یہ بھی فرمایا صلے اللہ علیہ وسلم نے بہتر تم میں وہ ہے

خيركم لاهله وانا خيركم لاهلي وايضا قال رسول الله صلى الله عليه

کہ بہتر ہو واسطے اہل اپنی کے اور میں بہتر ہوں تم میں واسطے اہل اپنی کے اور یہ بھی فرمایا رسول خدا صلی اللہ

وسلم خياركم خياركم لنسائهم وايضا قال صلى الله عليه وسلم

علیہ وسلم نے بہتر تم میں وہ ہے کہ بہتر ہو واسطے عورتوں اپنی کے اور یہ بھی فرمایا صلے اللہ علیہ وسلم نے

ان من اكمل المؤمنين ايمانا احسنهم خلقا والطفهم باهله وايضا قال

تحقیق بہت کامل مومنوں میں از روی ایمان کے وہ ہے کہ بہت اچھا ہو خلق میں اور بہت مہربان ہو اوپر اہل اپنی کے اور یہ بھی فرمایا

صلی اللہ علیہ وسلم اذا اعطی اللہ احدکم خیرا فلیبدأ بنفسہ

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب دے اللہ کسی کو تم مین سے مال پس چاہیے کہ شروع کرے خرچ کرنا ساتھ نفس اپنے کے

واھل بیتہ وایضا قال صلی اللہ علیہ وسلم نفقۃ الرجل علی اھلہ صدقۃ

اور اہل خانہ اپنی کے یہ بھی فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خرچ کرنا مرد کا اوپر اہل اپنی کے صدقہ ہے فا

وایضا قال صلی اللہ علیہ وسلم واستوصوا بالنساء خیرا فانھن

اور یہ بھی فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اور نصیحت قبول کرو تم بیچ حق عورتون کے نیکی کی پس تحقیق وہ

خلقن من ضلع وان اعوج شیء فی الضلع اعلاہ فان ذھبت تقیمہ

پیدا کی گئی ہین پسلی سے اور تحقیق بہت ٹیڑھی چیز پسلیون مین اوپر کی پسلی ہے پس اگر چاہے تو سیدھا کرنا اسکو

کسرتہ وان ترکتہ لم یزل اعوج فاستوصوا بالنساء خیرا وقال علی

توڑ گیا اسکو اور اگر چھوڑ دے تو اسکو ہمیشہ رہیگی بہت ٹیڑھی پس نصیحت قبول کرو واسطے عورتون کی نیکی کی فا اور جان تو

ان لخدامک علیک حقا فراعہ واحسن الیھم ان اللہ لا یضیع اجر

کہ تحقیق واسطے خادمون تیرے کے تجھپر حق ہے پس رعایت کر تو اسکی اور بھلائی کر طرف انکی تحقیق اللہ نہین ضائع کرتا اجر

المحسنین ہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخوانکم جعلھم

نیکون کا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بھائی تمھارے ہین کیا ہے اونکو

اللہ تحت ایدیکم فمن جعل اللہ اخاہ تحت یدیہ فلیطعمہ مما یاکل

اللہ نے زیر دست تمھارے پس جو شخص کہ کیا اللہ نے بھائی اسکے کو زیر دست اسکے پس چاہیے کہ کھلاوے اوسکو اس چیز سے کہ کھاوے آپ

ولیلبسہ مما یلبس ولا یکلفہ من العمل ما یغلبہ فان کلفہ

اور پہناوے اوسکو اس چیز سے کہ پہنے آپ اور نہ تکلیف دے اسکو ایسے کام کی کہ عاجز کر دے اسکو پس اگر تکلیف دے اوسکو

ما یغلبہ فلیعنہ علیہ ہ وایضا قال صلی اللہ علیہ وسلم من قذف

ایسے کام کی کہ عاجز کرے اوسکو پس چاہیے کہ مدد کرے اسکی اوسپر اور یہ بھی فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو بہتان لگاوے

مملوکہ وھو بری مما قال حتی یوم القیمۃ الا ان یکون کما قال ہ وایضا

مملوک اپنے کو اور وہ بری ہو گئیں بہتان سے عذاب پاویگا دن قیامت کے مگر یہ کہ ہووے مملوک جیسا کہ کہا تھا اور بھی

قال صلی اللہ علیہ وسلم اذا صنع لاحدکم خادمہ طعامہ ثم جاءہ بہ وقد

فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تیار کرے واسطے ایک تمہارے کے خادم اسکا کھانا پھر لاوے اوسکو حال آنکہ تحقیق

ولی حرہ ودخانہ فلیقعدہ معہ فلیاکل فان کان الطعام مشفوھا

اوٹھائی ہے اوسنے گرمی اسکی اور دھوان اسکا پس چاہیے کہ بٹھاوے اوسکو ساتھ اپنے پس چاہیے کہ کھاوے پس اگر ہو کھانا کہ بہت ہوں کھانے والے

قلیلا فلیضع فی یدہ منہ اکلۃ او اکلتین ہ وکان رسول اللہ صلی اللہ

ہو وہ کم پس چاہیے کہ رکھدے بیچ ہاتھ اسکے کے اسمین سے ایک لقمہ یا دو لقمے اور تھے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم یقول فی مرضہ الصلوۃ وما ملکت ایمانکم ثم اعلمی

علیہ وسلم فرماتے بیچ مرض موت اپنی کے کہ نگاہ رکھو نماز کو اور خادموں کے حق کو پھر جان تو یہ بات

ان علیک لحافظین کراما کاتبین ما تفعلین فقولی معروفا

کہ تحقیق تجھ پر البتہ دو نگہبان ہیں بزرگ لکھنے والے خط اسکو کہ تو کہتی ہے اور کرتی ہے تو پس کہہ تو اچھی بات

واعملی کل الخیرات والحسنات ان الحسنات یذھبن السیئات

اور کر سب بھلائیاں اور نیکیاں تحقیق نیکیاں دور کرتی ہیں برائیوں کو

ذلک ذکری للذاکرین بارک اللہ لنا ولکم فی القران العظیم ونفعنا و

یہ ہے نصیحت واسطے نصیحت قبول کرنے والوں کے برکت دیوے اللہ واسطے ہمارے اور واسطے تمہارے کے بسبب قرآن عظیم کے اور نفع دیوے ہمکو اور

ایاکم بالآیات والذکر الحکیم انہ تعالی جواد کریم ملک بر رؤف رحیم

تمکو ساتھ آیتوں اور ذکر با حکمت کے تحقیق اللہ تعالی ہے بڑا سخی کریم بادشاہ سلوک کرنے والا پروردگار بہت مہربان رحم کرنیوالا

اللھم بارک لھما فی دینھما ودنیاھما واصلح ذات بینھما اصلاحا

الہی برکت کر واسطے ان دونوں کے دین ان دونوں کے میں اور دنیا ان دونوں کے میں اور سنوار معاملہ ان

مِنْكَ وَاكْفِهِمَا بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاغْنِهِمَا بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ

اپنی جانب سے اور کفایت کران دونوں کو ساتھ حلال اپنے کے حرام اپنے سے اور غنی کران دونوں کو ساتھ فضل اپنے کے اونکے سوا سے

وَافْتَحْ لَهُمَا اَبْوَابَ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ وَلَا تَكِلْهُمَا اِلٰى اَنْفُسِهِمَا طَرْفَةَ عَيْنٍ

اور کھول انکے لیے دروازے اپنے فضل کا اور رحمت کے اور نہ سونپ انکو طرف نفسوں انکے کے ایک پلک مارنے سے

وَاَصْلِحْ لَهُمَا شَاْنَهُمَا كُلَّهٗ وَاٰتِهِمَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً

اور سنوار اونکے لیے سب کام اونکے اور دے اونکو دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی

وَقِهِمَا عَذَابَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ وَبِبَرَكَةِ

اور بچا اونکو عذاب دوزخ سے ساتھ رحمت اپنی کے اے ارحم الراحمین اور ساتھ برکت

حَبِيْبِكَ رَحْمَةٍ لِّلْعٰلَمِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

حبیب اپنے کے کہ رحمت ہیں عالموں کے لیے رحمت بھیجے اللہ تعالے اُنپر اور انکی اولاد اور انکے اصحاب

وَاٰخِرُ مَرَامِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ذِى الْاِنْعَامِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ سَيِّدِ

اور آخر مقصد حمد ہے اللہ صاحب انعام کی اور درود اور سلام اوسکے رسول پر جو سردار

الْاَنَامِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الْكِرَامِ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى

سب خلائق کے اور انکی آل اور اصحاب بزرگ پر اور سلام اسپر کہ پیروی کرے ہدایت کی

خاتمۃ الکتاب

الحمد بعد حمد ایزد کی نعمت و یگانگی خرید گرید تمام ہوا یہ رسالہ یا الٰہی جو ہمیں بھول چوک ہوئی ہو مجھسے اپنے کرم عمیم سے معاف فرما اور اسکو قبول کر اور اسپر عمل نصیب کر تا ہم سبکو صلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

خاتمۃ الطبع احسان خدا کا کہ یہ رسالہ نافع فلاح و مناص دارین اعنی تحفۃ الزوجین من تصنیف جناب قدوۃ عمدۃ الفضلا لوذعی المعی مولانا مولوی محمد قطب الدین خانصاحب دہلوی مطبع فیض منبع منشی نولکشور سی آئی ای واقع کانپور ماہ اپریل ۱۸۹۱ء میں باہتمام کامل منشی بھگوان دیال صاحب عاقل تحسین انتظام مہتمم دوسری مرتبہ طبع